e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 283 Tuesday , July 16 2024 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۳) شمارہ نمبر (۲۸۳) لکھنؤ، منگل ۱۶- جولائی ۲۰۲۴ء، مطابق ۹/محرالحرام -۱۴۴۶ھ صفحات -۸

تاج محل کے گنبد کے اوپر اڑا ڈرون، پولیس انکوائری میں مصروف

آگرہ۔ اتر پردیش کے ضلع آگرہ میں پولیس انتظامیہ نے تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود تاج محل کے آس پاس اتوار کی صبح ڈرون کیمروں کو اڑائے جانے کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایک ڈرون کیمرہ کل صبح تاج محل کے مین گنبد کے اوپر تک پہنچ گیا۔ پولیس ڈرون کیمرہ اڑانے والے شخص کے بارے میں پتہ لگانے میں مصروف ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سیکورٹی وجوہات سے تاج محل کے نزدیک ڈرون اڑانے پر پابندی ہے لیکن یہاں وقتاً فوقتاً غیر ملکیوں کے ذریعہ ڈرون اڑائے جانے کے واقعات سامنے آتے رہیں۔ پولیس ایسے غیر ملکی سیاحوں کی تلاش بھی کرتی ہے لیکن وہ ڈرون اڑانا ممنوع ہے اس کی جانکاری نہ ہونے کا کہہ کر بچ نکلتے ہیں۔ پولیس کے ذریعہ بھی ان کو وارننگ دے کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

ہول سیل شرح مہنگائی 16 ماہ کی اعلیٰ سطح پر

لگاتار چوتھے ماہ اضافہ کے بعد جون میں 3.36 فیصد پر پہنچی، مہنگائی پر کانگریس کا پی ایم مودی پر تیکھا حملہ، غریبوں کے منہ سے نوالہ چھین رہی ہے حکومت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ملک میں ہول سیل مہنگائی جون میں لگاتار چوتھے ماہ بڑھ کر 3.36 فیصد ہوگئی۔ خوردنی اشیا، خصوصاً سبزیوں اور مینوفیکچرڈ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ اس کی اہم وجہ رہی ہے۔ ڈبلیو پی آئی (ہول سیل پرائس انڈیکس) پر مبنی مہنگائی مئی ماہ میں 3.61 فیصد تھی۔ جون 2023 میں یہ صفر سے 4.18 فیصد نیچے رہی تھی۔ وزارت برائے کامرس وصنعت نے پیر کے روز ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے کہ ”جون 2024 میں مہنگائی بڑھنے کی اہم وجہ خوردنی اشیا، خوردنی مصنوعات کی مینوفیکچرنگ، خام کیمیکل اور قدرتی گیس دیگر مینوفیکچرنگ وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔“ پیش کردہ اعداد وشمار کے مطابق خوردنی اشیاء کی مہنگائی جون میں 10.87 فیصد بڑھی، جبکہ مئی میں یہ 9.82 فیصد تھی۔ سبزیوں کی شرح مہنگائی جون میں 38.76 فیصد رہی، جو مئی میں 32.42 فیصد تھی۔ پیاز کی شرح مہنگائی 93.35 فیصد رہی، جبکہ آلو کی شرح مہنگائی 66.37 فیصد رہی۔ دالوں کی بات کی جائے تو اس کی شرح مہنگائی جون میں 21.64 فیصد رہی۔ ایندھن اور بجلی شعبہ میں مہنگائی 1.03 فیصد رہی جو مئی میں 1.35 فیصد سے کچھ کم ہے۔ مینوفیکچرڈ مصنوعات میں مہنگائی جون ماہ میں 1.43 فیصد رہی جو مئی میں 0.78 فیصد سے زیادہ تھی۔ جون میں ہول سیل پرائس انڈیکس میں اضافہ مہینے کی خوردہ مہنگائی کے اعداد وشمار کے مطابق تھی۔ گزشتہ ہفتہ جاری اعداد وشمار کے مطابق جون میں خوردہ مہنگائی بڑھ کر چار ماہ کی اعلیٰ سطح 5.1 فیصد پر پہنچ گئی۔ قابل ذکر ہے کہ آر بی آئی (ریزرو بینک آف انڈیا) مانیٹری پالیسی تیار کرتے وقت خاص طور سے خوردہ مہنگائی کو ہی دھیان میں رکھتا ہے۔

کانگریس نے مہنگائی کے سلسلے میں حکومت پر شدید حملہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی غریبوں سے کھانا چھین کر اپنے دوستوں کو دیتے ہیں، اس لیے انہیں مہنگائی سے دوچار غریبوں کے دکھوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا پارٹی نے کہا، ’مہنگائی مین‘ مودی کا چابک پھر سے عوام پر چلا ہے۔ اشیائے ضروریہ کی مہنگائی کے اعداد وشمار دیتے ہوئے کانگریس نے آج ٹوئٹ کیا کہ کھانے پینے کی اشیاء کی مہنگائی میں 8.68 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ دالوں کی مہنگائی میں 21.64 فیصد اور سبزیوں کی مہنگائی میں 38.76 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سبزیوں میں پیاز سب سے مہنگی ہے اور اس حوالے سے پارٹی کا کہنا تھا کہ ’پیاز کی مہنگائی کی شرح 93.35 فیصد ہے جبکہ آلو کی مہنگائی کی شرح میں 66.37 فیصد اور پھلوں کی مہنگائی کی شرح میں 10.14 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پارٹی نے مہنگائی کے لیے مسٹر مودی کو ذمہ دار ٹھہرایا اور کہا، نریندر مودی کو غریبوں کی تکلیف کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ وہ غریبوں کے منہ سے نوالہ چھین رہے ہیں اور اپنے امیر دوستوں کو مزہ دے رہے ہیں۔“

کانگریس نے کہا کہ ملک میں بے روزگاری کا مسئلہ بہت سنگین ہے، لیکن مودی حکومت اسے نظر انداز کر رہی ہے اور بجٹ میں بھی وہ معیشت کی ایک گلابی بجٹ تصویر پیش کر کے بے روزگاری کی سنگین صورتحال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرے گی۔ کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ مودی حکومت حقیقت کو چھپائے گی اور بجٹ کی صرف گلابی تصویر پیش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت صرف ایک اچھی تصویر پیش کرنے اور حقیقت سے توجہ ہٹانے کا کام کر رہی ہے اور اس بار بھی وہ حقیقت سے ہٹ کر گلابی بجٹ پیش کرنے کی کوشش کرے گی۔ ترجمان نے کہا کہ آنے والا بجٹ بلاشبہ آر بی آئی کے اعداد وشمار کو معیشت کی گلابی تصویر پیش کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا، لیکن ملازمتوں کے محاذ پر حقیقی صورتحال انتہائی سنگین ہے۔ بڑے پیمانے پر بے روزگاری اور کم معیار کی ملازمتیں دونوں کی وجہ سے۔ اگلے منگل کی بجٹ تقریر میں اس دوہرے سانحے کو یقیناً نظر انداز کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ریزرو بینک کے نئے تخمینہ کی بنیاد پر حکومت جاب مارکیٹ میں تیزی کا دعویٰ کر رہی ہے کہ اس کی قیادت میں آگے بڑھ رہی معیشت نے آٹھ کروڑ نوکریاں پیدا کی ہیں، جب کہ سچائی یہ ہے کہ روزگار کے اعداد وشمار میں یہ اضافہ حقیقت کے مطابق نہیں ہے۔ اس وقت نجی سرمایہ کاری کمزور رہی ہے اور کھپت میں اضافہ بہت سست رہا ہے۔ حکومت نے روزگار کے معیار اور حالات کو مدنظر رکھے بغیر، روزگار کی ایک بہت وسیع تعریف کو اپناتے ہوئے ملازمتوں کی تخلیق کا دعویٰ کرنے کے لیے کچھ فنی اعداد وشمار کی ہیرا پھیری کا سہارا لیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ جس روزگار میں اضافے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے اس میں خواتین کی طرف سے روزگار کے طور پر کیے جانے والے بلا معاوضہ گھریلو کام بھی شامل ہیں اور خراب معاشی ماحول کے باعث لیبر مارکیٹ میں تنخواہ دار، رسمی ملازمت کا حصہ کم ہوا ہے۔ مزدور کم پیداواری غیر منظم اور زرعی شعبے کی ملازمتوں میں جا رہے ہیں یہ ایک معاشی المیہ ہے۔ حکومت کم اجرت والی ملازمتوں کی تخلیق کو ایک کامیابی کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ ریزرو بینک کے اعداد وشمار کورونا کی مدت کے دوران روزگار میں اضافہ دکھاتے ہیں حالانکہ معیشت کا ایک بڑا حصہ مکمل طور پر ٹھپ پڑ گیا تھا۔

بھوج شالہ کی سروے رپورٹ ہائی کورٹ میں پیش

22 جولائی کو ہوگی سماعت، رپورٹ میں مسجد کے ستونوں پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں اور نشانات کا ذکر کیا گیا

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے دھار ضلع میں واقع بھوج شالہ کی سروے رپورٹ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) نے پیر (15 جولائی) کو ہائی کورٹ کی اندور بنچ کو سونپ دی ہے۔ یہ سروے اس بات کا جائزہ لینے کے لیے تھا کہ آیا بھوج شالہ مسجد ہے یا مندر۔ اس معاملے کی سماعت اب 22 جولائی کو ہوگی۔ بھوج شالہ کے مندر ومسجد کے حوالے کافی عرصہ سے تنازع جاری ہے، یہاں منگل کو پوجا کی جاتی ہے اور جمعہ کو نماز پڑھی جاتی ہے۔ یہ تنازعہ جب ہائی کورٹ کی اندور بنچ تک پہنچا تو ہائی کورٹ نے اس کا اے ایس آئی کے ذریعے سروے کرنے کی ہدایت دی۔ اے ایس آئی نے 22 مارچ سے سروے شروع کیا جو 27 جون تک جاری رہا۔ یہ سروے کل 98 دنوں تک کیا گیا۔ اے ایس آئی کی درخواست پر ہائی کورٹ نے 10 دن کا اضافی وقت دیا تھا۔ اے ایس آئی نے سروے کے دوران کھدائی کی، جس کی ویڈیو گرافی اور فوٹو گرافی بھی کی گئی۔ اس کے علاوہ گراؤنڈ پینیٹریٹنگ ریڈار (جی پی آر) اور گلوبل سسٹم (جی پی ایس) کی مدد لی گئی ہے۔ اس سروے کے دوران اے ایس آئی کو 1700 سے زائد باقیات ملی ہیں۔ بھوج شالہ کے مندر ہونے کا دعویٰ کرنے والے ’بھوج شالہ مکتی یگیہ‘ کے اہلکاروں کا کہنا ہے کہ سروے کے دوران اے ایس آئی کو جو باقیات ملے ہیں، وہ بھوج شالہ کے مندر کے ہونے کا ثبوت ہیں۔ ملنے والی 37 مورتیوں میں کرشن، ہنومان، شیوا، برہما، واگ دیوی، گنیش، پاروتی، بھیرو ناتھ وغیرہ کی مورتیاں ہیں۔

معلومات کے مطابق اس رپورٹ میں مسجد کے ستونوں پر ہندو دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں اور نشانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے دوران شری کرشنا، شیوا، جٹادھری بھولناتھ، برہما سمیت 94 دیوی دیوتاؤں کی مورتیاں ملی ہیں۔ اے ایس آئی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ حال ہی میں احاطے سے چاندی، تانبا، ایلومینیم اور اسٹیل کے کل 31 سکے ملے ہیں۔ یہ سکے 10 ویں صدی کے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ کچھ سکے اس وقت کے ہیں جب پرمار بادشاہ مالوا پر اپنی راجدھانی دھر کے ساتھ حکومت کر رہے تھے۔ 11 مارچ کو اندور ہائی کورٹ نے اے ایس آئی کی نگرانی میں کمال الدین مسجد کے سائنسی سروے کا حکم دیا تھا۔

منی بل تنازعہ:

سپریم کورٹ سماعت کے لیے آئینی بنچ کی تشکیل پر غور کرے گی

نئی دہلی، 15 جولائی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو کہا کہ وہ مبینہ طور پر راجیہ سبھا کو نظر انداز کر کے آدھار ایکٹ جیسے قانون کو منی بل کے طور پر منظور کرنے کی قانونی حیثیت کو چیلنج کرنے والی عرضیوں کی سماعت کے لیے ایک آئینی بنچ تشکیل دینے کی درخواست کرنے والی عرضی پر غور کرے گی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور جسٹس جے بی پارڈی والا اور منوج مشرا کی بنچ نے سینئر وکیل کپل سبل کی درخواست سے اتفاق کیا کہ اس معاملے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر سبل نے اس معاملے میں بنچ کے سامنے ذکر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت منی بلز کی آڑ میں قانون پاس کئے جا رہی ہے۔ بنچ کی جانب سے جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ میں دیکھوں گا کہ میں آئینی بنچ کب بناتا ہوں۔ اس پر مسٹر سبل نے کہا کہ یہ معاملہ پہلے ہی فہرست میں ہے۔ سینئر ایڈوکیٹ ابھیشیک منو سنگھوی اور ایڈوکیٹ اندرا جے سنگھ نے مسٹر سبل کے دلائل کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے کہا کہ کیس میں دلائل مکمل ہو چکے ہیں۔ سینئر وکیل اندرا جے سنگھ نے یہ بھی کہا کہ منی بل سے متعلق ایل آئی سی کا معاملہ بھی ہے۔ جس کے بعد چیف جسٹس نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس معاملے کو لسٹڈ کریں گے۔ جسٹس چندر چوڑ نے کہا کہ میں جب میں آئینی بنچوں کی تشکیل کروں گا تب اس پر غور کروں گا۔ چیف جسٹس نے پہلے اعلان کیا تھا کہ آدھار ایکٹ جیسے قانون کو منی بل کے طور پر منظور کرنے کی قانونی حیثیت کے معاملے پر غور کرنے کے لیے سات ججوں کی آئینی بنچ تشکیل دی جائے گی۔ اس فیصلے کا مقصد منی بلوں کے تنازعہ کو حل کرنا ہے کیونکہ حکومت نے منی بلوں کی شکل میں آدھار ایکٹ اور منی لانڈرنگ کی روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) جیسے قوانین میں ترامیم متعارف کرائی ہیں۔ الزام لگایا جاتا ہے کہ حکومت کا یہ طریقہ راجیہ سبھا کو نظر انداز کرنے کے لیے تھا، جہاں اس وقت حکومت کے پاس اکثریت نہیں تھی۔ دراصل منی بل صرف لوک سبھا میں ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ راجیہ سبھا منی بل میں ترمیم یا رد نہیں کر سکتی۔ وہ صرف سفارشات کر سکتی ہے، جسے لوک سبھا قبول یا نظر انداز کر سکتی ہے۔

راجیہ سبھا میں بی جے پی کی طاقت ہوئی کم

نئی دہلی: نہ صرف لوک سبھا بلکہ راجیہ سبھا میں بھی بی جے پی اور این ڈی اے کی عددی طاقت کم ہوئی ہے۔ راجیہ سبھا میں بی جے پی کے چار نامزد ارکان سنیچر کو ریٹائر ہوگئے۔ اس کے ساتھ ہی ایوان بالا یعنی راجیہ سبھا میں بی جے پی کی تعداد گھٹ کر 86 اور این ڈی اے کی تعداد 101 رہ گئی ہے۔ 19 سیٹیں خالی ہونے کی وجہ سے راجیہ سبھا میں ممبران کی موجودہ تعداد 226 ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا راجیہ سبھا میں بی جے پی کی مشکلات بڑھیں گی، کیا تعداد کم ہونے سے این ڈی اے کو نقصان ہوگا؟ کیا این ڈی اے کے پاس اہم قوانین پاس کرنے کی تعداد ہے یا نہیں؟ جواب یہ ہے کہ بی جے پی اب بھی مضبوط پوزیشن میں ہے۔ وہ نمبر زگیم میں اب بھی آگے ہے۔ این ڈی اے کے پاس اب بھی سات غیر سیاسی نامزد اراکین، 2 آزاد اور اتحادی جماعتوں جیسے AIADMK اور YSRCP کی حمایت سے آئندہ بجٹ اجلاس میں اہم قوانین پاس کرنے کی تعداد موجود ہے۔ لیکن دوسروں پر انحصار کم کرنے کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ نامزد کیٹیگری کے تحت خالی آسامیوں کو جلد از جلد پر کیا جائے۔

لوک سبھا کے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرانے کا معاملہ سپریم کورٹ پہنچا

22 جولائی کو ہوگی سماعت

نئی دہلی۔ (ایجنسی) لوک سبھا کے اسپیکر عہدہ کے لیے انتخاب کے بعد اب ایوان زیریں کے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرانے سے متعلق معاملہ سرخیوں میں ہے۔ یہ معاملہ ایوان سے اب عدالت کے دروازے تک پہنچ گیا ہے۔ لوک سبھا میں ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب کرانے کا مطالبہ کرنے والی ایک مفاد عامہ عرضی سپریم کورٹ میں داخل کی گئی تھی، جس پر جلد سماعت کا راستہ ہموار ہو گیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 22 جولائی کو اس معاملے میں سماعت ہوگی۔ عرضی دہندہ کے وکیل کا کہنا ہے کہ حکومت کو بتانا چاہیے کہ لوک سبھا میں ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ کیوں خالی ہے، اس کے لیے انتخاب کیوں نہیں کرایا جا رہا؟ چونکہ لوک سبھا کے اسپیکر عہدہ کو لے کر حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان پہلے ہی تلخی دیکھنے کو ملی تھی، اس لیے ڈپٹی اسپیکر معاملہ پر یہ تلخی بڑھنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حزب اختلاف لگاتار کہہ رہا ہے کہ ڈپٹی اسپیکر کے لیے وہ دعویٰ کرے گا۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ مرتبہ لوک سبھا میں ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ خالی پڑا رہ گیا تھا، حالانکہ ملک میں ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ حزب اختلاف کو دینے کی روایت رہی ہے۔ پچھلی بار چونکہ اپوزیشن کا وجود انتہائی کمزور تھا، اس لیے ڈپٹی اسپیکر عہدہ کو لے کر کوئی ہنگامہ نہیں ہوا، لیکن اس مرتبہ اپوزیشن پارٹیاں، خصوصاً کانگریس اس معاملے میں قدم پیچھے ہٹانے کو تیار دکھائی نہیں دے رہی۔ واضح رہے کہ لوک سبھا ڈپٹی اسپیکر سے جڑے ایک معاملے میں سپریم کورٹ نے فروری 2023 میں نوٹس جاری کر مرکزی حکومت سے جواب طلب کیا تھا، لیکن اب تک جواب داخل نہ ہونے کی وجہ سے سماعت ملتوی ہوتی رہی۔

مختار انصاری کو جیل میں زہر دینے کا معاملہ

سپریم کورٹ نے یوپی حکومت کو جاری کیا نوٹس

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مختار انصاری کی موت کو تین ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن ان کے اہل خانہ کا یہ دعویٰ ہنوز قائم ہے کہ انہیں جیل کے اندر زہر دیا گیا تھا۔ اسی دعوے کے تحت مختار انصاری کے اہل خانہ نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا، جس پر آج (15 جولائی) سماعت ہوئی۔ اہل خانہ کی جانب سے پیش ہونے والے سپریم کورٹ کے سینئر وکیل کپل سبل نے عدالت کے روبرو مختار انصاری کی حراستی موت پر سوال اٹھائے اور ترمیم شدہ درخواست داخل کرنے کی اجازت طلب کی۔ سماعت کے بعد عدالت نے یوپی حکومت کو نوٹس جاری کیا ہے۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ کپل سبل نے کہا کہ یہ الزام ہے کہ مختار انصاری کو جیل میں زہر دیا گیا تھا۔ اس کی تحقیق ضروری ہے۔ کپل سبل نے کہا کہ اس سے پہلے مختار انصاری کو باندہ جیل میں جان کا خطرہ ہونے کا اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔

آسام حکومت جلد ہی سی اے اے کو نافذ کرے گی، ڈی جی پی کو ہدایت جاری

گوہاٹی، 15 جولائی (ایجنسی) ہمانتا بسوا سرما حکومت آسام میں متنازعہ ایکٹ سی اے اے مخالف احتجاج کے باوجود ریاست میں سی اے اے کو نافذ کرنے کے لیے پوری طرح تیار نظر آ رہی ہے۔ اس متنازعہ ایکٹ کی عوام کی جانب سے پچھلے کچھ سالوں میں بڑے پیمانے پر مخالفت دیکھنے میں آئی ہے۔ لیکن مرکز اور ریاست دونوں میں بی جے پی زیر قیادت حکومت نے اس کی وکالت کی ہے۔ اب آسام حکومت کے حالیہ اقدامات سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ حکومت 31 دسمبر 2014 سے پہلے ریاست آسام میں داخل ہونے والے افغانستان، بنگلہ دیش یا پاکستان سے آنے والے غیر مسلم افراد کا استقبال کرنے جا رہی ہے۔ آسام حکومت کے ہوم اینڈ پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ نے ریاستی پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ 31 دسمبر 2014 کو یا اس سے پہلے ہندوستان میں داخل ہونے والے افغانستان، بنگلہ دیش یا پاکستان سے ہندو، سکھ، بدھ، جین، پارسی یا عیسائی برادریوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو گرفتار نہ کریں۔ ان کے خلاف غیر ملکی ٹریبونل میں کیس دائر کریں کیونکہ وہ شہریت (ترمیمی) ایکٹ 2019 کے مطابق ہندوستانی شہریت کے اہل ہیں۔ اسپیشل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس (بارڈر) آسام کے نام 5 جولائی کو لکھے گئے خط پر، جس پر حکومت آسام کے ہوم اینڈ پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کے سکریٹری پارتھا پرتھم مجمدار نے دستخط کیے ہیں۔

کے پی شرما اولی چوتھی بار بنے نیپال کے وزیر اعظم

اولی کے ساتھ 21 نئے وزراء نے بھی عہدہ اور رازداری کا حلف لیا، کانگریس نے یاد دلائے دوستانہ تعلقات

کاٹھمنڈو (ایجنسی) نیپال میں سی پی این-یو ایم ایل پارٹی کے صدر کے پی شرما اولی نے پیر کو وزیر اعظم کے عہدے کا حلف لیا۔ سابق وزیر اعظم پشپ کمار دہل پرچنڈ کی تحریک عدم اعتماد میں ناکامی کے بعد اتوار (14 جولائی) کو اولی کو نئی مخلوط حکومت کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا۔ نیپال کی کمیونسٹ پارٹی (یونیفائیڈ مارکسسٹ لیننسٹ) (سی پی این-یو ایم ایل) کے صدر کے پی شرما اولی نے پیر کو نیپال کے نئے وزیر اعظم کے طور پر حلف لیا مسٹر اولی کے ساتھ 21 نئے وزراء نے بھی عہدہ اور رازداری کا حلف لیا صدر رام چندر پوڈیل نے 72 سالہ مسٹر اولی کو عہدے کا حلف دلایا مسٹر اولی نے چوتھی بار وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا ہے صدارتی پریس ایڈوائزر کرن پوکھرل نے ژنہوا کو بتایا، صدر نے 21 وزراء کے ساتھ وزیر اعظم کے پی شرما اولی کو عہدے کا حلف دلایا۔ نیپال کانگریس پارٹی کے صدر اور سابق وزیر اعظم شیر بہادر دیوبا کی اہلیہ آرزو رانا دیوبا وزیر خارجہ بنیں۔ پچیس رکنی کابینہ میں اب تین وزرائے مملکت کی کمی ہے۔ یکم جولائی کی رات نیپالی کانگریس پارٹی کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کے تحت مسٹر اولی چار پارٹیوں کی مخلوط حکومت کے سربراہ بنے۔ سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم پشپ کمل دہل نے جمعہ کو ایوان نمائندگان میں اعتماد کا ووٹ کھونے کے بعد اقتدار میں رہنے کا مینڈیٹ کھو دیا، کیونکہ سی پی این-یو ایم ایل نے اتحاد سے اپنی حمایت واپس لے لی۔ اس کے بعد اتوار کی شام مسٹر اولی کو وزیر اعظم نامزد کیا گیا۔

اولی کے وزیر اعظم کے عہدے کی حلف برداری کے بعد کانگریس پارٹی نے انہیں مبارکباد دیتے ہوئے ہند-نیپال دوستانہ تعلقات کی بھی یاد دہانی کرائی ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس کی جانب سے ہم کے پی شرما اولی کو نیپال کے وزیر اعظم کے طور پر ان کی تقرری پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ قریبی پڑوسیوں کے طور پر ہندوستان اور نیپال دوستی اور شراکت داری کے انوکھے (گہرے) تعلقات رکھتے ہیں۔ جو رشتے داری اور ثقافت کے ذریعے لوگوں کے درمیان گہرے رابطوں کی خصوصیت ہے۔ ہر ہندوستانی روشن مستقبل کے لیے باہمی تعاون کے اس بندھن کو مزید مضبوط کرنے کا منتظر ہے۔

پاکستان حکومت کا تحریک انصاف پر پابندی لگانے کا فیصلہ

اسلام آباد، 15 جولائی (ایجنسی) پاکستان کی وفاقی حکومت نے تحریک انصاف پر پابندی لگانے کا فیصلہ کر لیا۔ اسلام آباد میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے کہا کہ 9 مئی کو ملکی دفاع پر حملے کیے گئے، بانی پی ٹی آئی کا خاندان 9 مئی واقعات میں ملوث تھا، بانی پی ٹی آئی کی تینوں بہنیں کور کمانڈر ہاؤس کے باہر موجود تھیں، قوم کو کہا جا رہا تھا کہ انقلاب برپا ہونے لگا ہے فوری اپنی اپنی لوکیشنز پر پہنچیں۔ ان کا کہنا تھا بانی پی ٹی آئی نے انتشار اور تشدد کی سیاست کو فروغ دیا، انہوں نے ملک کے دفاعی اداروں کو نقصان پہنچایا، ملک نے اگر ترقی کرنی ہے تو پاکستان اور تحریک انصاف ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف یہ دہشت گردوں کو لا کر پناہ گاہیں دے رہے تھے کہ یہ ملکی سالمیت میں کردار ادا کریں گے، دوسری طرف انہوں نے جی ایچ کیو اور کور کمانڈر ہاؤس پر حملہ کیا، انہوں نے نیشنل ایکشن پلان کو ختم کیا۔ وفاقی وزیر اطلاعات کا کہنا تھا حکومت نے چار بڑے فیصلے کیے ہیں، آئین و قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی، آپ نے سائفر کے ساتھ جو کیا آپ نے ملک دشمن قوتوں کو تقویت دی، یہ اربوں روپے آپ کے پاس آتے کہاں سے ہیں؟ آنے والے دنوں میں اس سارے عمل کو مکمل کیا جائے گا۔ عطا تارڑ کا کہنا تھا آئین حکومت کو ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث جماعت پر پابندی لگانے کا اختیار دیتا ہے، تحریک انصاف پر پابندی کے لیے جواز موجود ہے، تحریک انصاف نے غیر آئینی طور پر اسمبلیوں کو توڑا، ملک کو آگے لے کر جانا ہے تو شرپسند عناصر پر پابندی لگانا ہی ہوگی۔ وفاقی وزیر کا کہنا تھا حکومت نے پی ٹی آئی پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا ہے، حکومت پی ٹی آئی پر پابندی کے لیے کیس دائر کرے گی، پی ٹی آئی کا کیس سپریم کورٹ کو بھیجا جائے گا، بہت واضح ثبوت موجود ہیں کہ پی ٹی آئی پر پابندی لگائی جائے، پی ٹی آئی پر پابندی لگانے کا فیصلہ وفاقی کابینہ کے آئندہ ہونے والے اجلاس میں آسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے سابق صدر عارف علوی، بانی پی ٹی آئی اور سابق ڈپٹی اسپیکر قاسم سوری کے خلاف آرٹیکل 6 کا کیس چلایا جائے، ان تینوں اشخاص کے خلاف وفاقی کابینہ سے منظوری کے بعد یہ ریفرنس سپریم کورٹ کو بھجوایا جائے گا۔

اسرائیل کی 5 اسکولوں پر بمباری میں درجنوں فلسطینی شہید

غاصب فوجیوں نے شاتی کیمپ میں مسجد پر بھی وحشیانہ حملے کیے، اسرائیلی حملوں کے باوجود جنگ بندی مذاکرات سے دستبردار نہیں ہوئے، حماس

غزہ: (ایجنسی) اسرائیل کی جانب سے فلسطینی مسلمانوں کی آبادیوں کے ساتھ ساتھ اسکولوں کو نشانہ بنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے، جہاں جنگ زدہ فلسطینی پناہ لیے ہوئے ہیں، ایک ہفتے کے دوران اسرائیلی طیاروں نے پانچ اسکولوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں وہاں پناہ گزین درجنوں فلسطینی شہید اور 80 کے لگ بھگ زخمی ہوئے۔ڈان نیوز کے مطابق اسرائیلی فوج نے شاتی کیمپ میں مسجد پر بھی وحشیانہ حملے کیے۔الجزیرہ نے فلسطینی شہری دفاع کے حکام کے حوالے سے بتایا ہے کہ اتوار کو اسرائیلی طیاروں نے نصیرت پناہ گزین کیمپ میں اقوام متحدہ کے تحت چلنے والے اسکول پر بم برسائے جس کے نتیجے میں کم از کم 17 افراد شہید اور 80 کے لگ بھگ زخمی ہوئے، ان میں اکثریت بچوں اور خواتین کی تھی۔قبل ازیں 9 جولائی کو خان یونس کے الاودا اسکول کے قریب نصب خیموں پر شدید بمباری کے نتیجے میں 29 فلسطینی شہید ہوگئے تھے۔اس سے دو روز قبل غزہ سٹی میں چرچ کے زیر اہتمام ہولی فیملی اسکول کو صیہونی طیاروں نے نشانہ بنایا تھا جس میں چار افراد جاں بحق ہوئے تھے۔اسرائیل غزہ میں واقع اسکولوں کو، جہاں فلسطینی باشندے پناہ لیے ہوئے ہیں، تسلسل سے نشانہ بنا رہا ہے۔ اسرائیلی حکام درس گاہوں پر بموں کی صورت میں موت برسانے کا یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ یہاں حماس کے جنگجو پناہ لیے ہوئے ہیں مگر وہ اب تک ان پناہ گاہوں میں حماس کے جنگجوؤں کی موجودگی کا ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

صیہونی طیاروں نے 7 اکتوبر 2023 سے شروع ہونے والی جنگ کے دوران شہری عمارتوں اور اسکولوں کو تواتر سے نشانہ بنایا ہے۔ ہفتے کو سیف زون قرار دیے گئے ال مواصی کے علاقے میں اسرائیلی طیاروں نے بمباری کی جس کے نتیجے میں 90 فلسطینی شہید اور 300 سے زائد زخمی ہوگئے۔ 7 اکتوبر سے شروع ہونے والی جنگ میں اسرائیل غزہ میں اب تک 400 اسکولوں کو بمباری سے تباہ کر چکا ہے، جبکہ جون میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے رپورٹ جاری کی تھی کہ اسرائیل کی جانب سے شہری عمارتوں بشمول اسکولوں کو نشانہ بنانا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

حماس کے سینئر رہنما نے جنگ بندی مذاکرات سے دستبرداری کی اطلاعات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کی مستقل بمباری کے باوجود حماس سیز فائر مذاکرات سے دستبردار نہیں ہوا ہے۔خبر رساں ایجنسی رائٹرز کی رپورٹ کے مطابق یہ اطلاعات زیر گردتھیں کہ اسرائیلی بمباری میں اپنے رہنما محمد دیف کی شہادت کے بعد حماس نے جنگ بندی کے لیے جاری مذاکرات سے دستبرداری کا اعلان کیا ہے۔حماس کے سیاسی دفتر کے رکن عزت الشرق نے کہا کہ اسرائیل نے حملوں میں اضافہ کر کے ثالث کا کردار ادا کرنے والے عرب دوستوں اور امریکا کی سیز فائر کی کوششوں کو کوڑی ریل کرنے کی کوشش کی ہے۔تاہم ان کا کہنا ہے کہ اس سب کے باوجود اب تک حماس جنگ بندی کے لیے جاری مذاکراتی عمل سے دستبردار نہیں ہوا۔ہفتے کو غزہ کے علاقے خان یونس میں اسرائیل کی بمباری میں کم از کم 90 فلسطینی شہید ہوگئے تھے جس سے جنگ بندی کے لیے جاری مذاکرات کے سبوتاژ ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔اسرائیل کی جانب سے حالیہ عرصے میں بمباری میں اضافے کے باوجود گزشتہ کچھ دنوں کے دوران جنگ بندی کا معاہدہ جلد طے پانے کے مثبت اشارے ملے ہیں۔اس سے قبل دوحہ اور قاہرہ میں موجود دو مصری ذرائع نے بتایا تھا کہ تین ہفتوں تک جاری رہنے والی تند و تیز گفتگو کے بعد مذاکرات تعطل کا شکار ہوگئے تھے تاہم آج اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو آج اس حوالے سے اپنے وزرا سے گفتگو کریں گے۔گزشتہ روز اسرائیلی فوج نے محمد دیف کو نشانہ بنانے کے لیے کارروائی کی تھی جس میں حماس کے خان یونس بریگیڈ کمانڈر رفا سلمہ شہید ہوگئے تھے تاہم ابھی تک یہ علم نہیں ہوسکا کہ حماس کے کمانڈر زندہ ہیں یا نہیں۔شن بیت ڈومیسٹک سیکیورٹی سروس کے سربراہ کا کہنا ہے کہ ہفتے کو کیا گیا فضائی حملہ سرجیکل انٹیلی جنس کا نتیجہ تھا۔تاہم اسرائیلی دعوؤں کے برعکس حماس نے سینئر کمانڈر کی موت کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل کے اس دعوے کا مقصد اپنے حملے کے لیے جواز پیش کرنا ہے۔اسرائیلی فوج اتوار کے روز بھی ساحلی پٹی پر زمینی اور فضائی کارروائی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے بم برساتی رہی جہاں اس وقت نقل مکانی کرنے والے تقریباً 23 لاکھ افراد خیموں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ نے بھی غزہ میں فوری سیز فائر کا مطالبہ کردیا

لندن، 15 جولائی (یو این آئی) برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ نے بھی غزہ میں فوری سیز فائر کا مطالبہ کردیا۔عرب میڈیا کے مطابق برطانیہ کے نئے وزیر خارجہ ڈیوڈ لیمی جلد اسرائیل اور فلسطین کا دورہ کریں گے جہاں وہ غزہ میں سیز فائر اور یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ایک پریس کانفرنس بھی کریں گے۔برطانوی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ڈیوڈ لیمی اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور فلسطینی صدر محمود عباس سے دو ریاستی حل کے لیے ٹھوس اقدامات پر بھی بات کریں گے۔ایک بیان میں برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ غزہ میں اموات اور تباہی ناقابل قبول ہے، اس جنگ کو ہر صورت ختم ہونا چاہیے اور ہنگامی بنیادوں پر سیز فائر ہونا چاہیے۔برطانوی وزارت خارجہ کے مطابق ڈیوڈ لیمی اسرائیلی وزیر اعظم سے 680 ٹن برطانوی امداد کے غزہ میں داخل نہ ہونے کے معاملے پر بھی بات کریں گے۔

قاتلانہ حملوں سے میرا انتخابی شیڈول بدلنے والا نہیں: ٹرمپ

سابق امریکی صدر پر فائرنگ کرنیوالے حملہ آور سے متعلق نئی تفصیلات منظر عام پر

واشنگٹن، 15 جولائی (یو این آئی) سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ قاتلانہ حملے مجھے شیڈول تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ نے پینسلوانیا میں ریلی کے دوران ہونے والے حملے کے بعد نئے عزم کا اعادہ کیا ہے۔اپنے ایک بیان میں انہوں نے امریکیوں سے متحد رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج ملواکی میں ہونے والے ریپبلکن نیشنل کنونشن میں لازمی شرکت کروں گا۔دوسری جانب ڈونلڈ ٹرمپ پر ہونے والے حملے کی تحقیقات میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، حملہ آور کی گاڑی اور گھر سے دھماکا خیز مواد برآمد ہوا ہے۔اس حوالے سے پولیس کا کہنا ہے کہ مشکوک حرکات پر سکیورٹی نے میتھیو کی نشاندہی کرلی تھی میتھیو نے گاڑی جلسہ گاہ کے میدان سے دور پارک کی اور ایک عمارت کی چھت سے ڈونلڈ ٹرمپ کو نشانہ بنایا۔یاد رہے کہ گزشتہ روز جب ڈونلڈ ٹرمپ پر فائرنگ ہوئی وہ پنسلوینیا کے علاقے بٹلر میں منعقد ریلی سے خطاب کر رہے تھے اس دوران گولی سابق صدر کے دائیں کان کے اوپری حصے کو چھو کر گزر ری۔ٹی وی چینلز پر چلنے والی فوٹیج میں دیکھا جاسکتا ہے کہ فائرنگ کے واقعے میں ڈونلڈ ٹرمپ کا کان زخمی ہوا ہے اور اس سے خون بہہ رہا ہے۔امریکی سکرٹ سروس نے جاری بیان میں کہا تھا کہ مشتبہ شوٹر نے ریلی سے باہر کسی اونچے مقام سے سٹیج کی جانب متعدد فائر کیے۔سکیورٹی ایجنٹس نے حملہ آور کو گولی مار کر موقع پر ہی ہلاک کر دیا تھا۔حملہ آور کی فائرنگ سے ریلی میں موجود ایک شخص ہلاک ہوا ہے جبکہ دو شدید زخمی ہیں۔

واضح رہے کہ ہفتے کو امریکہ کے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر انتخابی ریلی کے دوران فائرنگ ہوئی جس سے وہ زخمی ہوگئے اور فائرنگ سے ریلی میں شریک ایک شخص بھی ہلاک ہوا جبکہ حملہ آور کو فوراً ہی مار دیا گیا۔فرانسیسی خبر رساں ایجنسی کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ پنسلوینیا کے علاقے بٹلر میں منعقد ریلی کے شرکا سے خطاب کے لیے اسٹیج پر موجود تھے جب فائرنگ کا واقعہ پیش آیا، گولی بظاہر ٹرمپ کے کان کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔امریکی تحقیقاتی ایجنسی ایف بی آئی نے بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ پر فائرنگ کرنے والا 20 سال کا مقامی نوجوان تھا جس کی شناخت تھامس میتھیو کروکس کے نام سے ہوئی ہے جو یاست پینسلوینیا کا ہی رہائشی ہے۔تاہم ابھی حملہ کرنے کی وجوہات کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا ہے۔امریکی تحقیقاتی ایجنسی ایف بی آئی کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کی ریلی میں مشتبہ حملہ آور نے اکیلے سب کچھ کیا، حملہ آور کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے کوئی دھمکی آمیز مواد نہیں ملا۔ایف بی آئی کا کہنا ہے کہ بم اسپیشلسٹ نے حملہ آور کی گاڑی سے مشکوک ڈیوائس قبضے میں لے لی، حملہ آور نے جو بندوق استعمال کی اسے اس کے والد نے قانونی طور پر خریدا تھا۔اس کے علاوہ امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے کہا ہے کہ حملہ آور تھامس کروکس کا کوئی فوجی بیک گراؤنڈ نہیں، حملہ آور کی گاڑی میں دھماکا خیز اشیا بھی تھیں، گاڑی ٹرمپ کی ریلی کے مقام سے نزدیک پارک تھی۔امریکی سینیٹ کی ہوم لینڈ سکیورٹی کمیٹی ٹرمپ پر قاتلانہ حملے اور سکیورٹی کی ناکامی کی تحقیقات کرے گی۔

جو بائیڈن کی زبان پھر پھسلی، بیلٹ باکس کو بیٹل باکس کہہ دیا

ڈونلڈ ٹرمپ پر حملہ: امریکی صدر کا عوام سے اتحاد، یکجہتی، تشدد کا خاتمہ کرنے پر زور

واشنگٹن، 15 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر 81 سالہ جو بائیڈن اب اکثر اپنے ذہن اور زبان میں تال میل قائم رکھ نہیں پاتے اور مختلف الفاظ اور ناموں پر ان کی زبان پھسل جاتی ہے۔گزشتہ روز ایک بار پھر اس وقت جو بائیڈن کی زبان پھسلی جب وہ ڈونلڈ ٹرمپ پر ہونے والے حملے کے بعد قوم سے خطاب کر رہے تھے، اور سیاسی ماحول کی گرما گرمی کو ٹھنڈا کرنے کا مؤقف پیش کر رہے تھے۔وہ کہہ رہے تھے کہ سیاسی اختلافات بیلٹ باکس سے حل ہوتے ہیں، گولی سے نہیں، لیکن ان کی زبان پھسل گئی اور انھوں نے بیلٹ باکس کو بیٹل باکس کہہ دیا۔

ان کا کہنا تھا کہ تشدد سے کوئی بھی مسئلہ حل نہیں کیا جاسکتا، اگر معاملات کو درست کرنا ہے تو رائے دہی کا طریقہ ہی اختیار کرنا پڑے گا، تاہم اس مرحلے پر وہ ووٹوں کے باکس کو "لڑائی کا باکس" کہہ گئے۔اس مختصر تقریر میں انھوں نے کہا تھا کہ گرما گرمی بہت ہوئی، اب سیاسی درجہ حرارت کو کم کیا جائے، اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں، اسے ٹھنڈا کرنے کا وقت آ گیا ہے، انھوں نے کہا یہ مفاہمت کا وقت ہے کیوں کہ غیر ملکی ایکٹرز ہمارے درمیان اختلافات کو ہوا دے رہے ہیں، اختلافات بیلٹ باکس کے ذریعے حل کرتے ہیں، گولی سے نہیں۔

وہیں امریکی صدر جو بائیڈن نے سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر حملے کے بعد عوام سے اتحاد، یکجہتی اور تشدد کا خاتمہ کرنے پر زور دیا ہے۔ڈان نیوز کے مطابق قوم سے خطاب کرتے ہوئے امریکی صدر جو بائیڈن نے اعتراف کیا کہ صدارتی انتخاب میں خطرات بہت زیادہ ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ سیاست کو میدان جنگ نہیں بنانا چاہیے، سیاسی بیان بازی کافی حد تک بڑھ گئی ہے جسے ہر صورت کم کرنے کی ضرورت ہے۔امریکی صدر نے کہا کہ اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں ہونا چاہیے، اختلافات بیلٹ باکس کے ذریعے حل کرتے ہیں گولی سے نہیں۔

جو بائیڈن نے بتایا کہ حملہ آور کا مقصد تا حال واضح نہیں ہوسکا ہے۔واضح رہے کہ گزشتہ روز سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ انتخابی ریلی کے دوران قاتلانہ حملے میں زخمی ہوگئے تھے تاہم ٹرمپ کے محافظوں نے حملہ آور کو ہلاک کر دیا تھا۔ڈونلڈ ٹرمپ پنسلوینیا میں منعقد ریلی کے شرکا سے خطاب کیلئے اسٹیج پر موجود تھے اچانک فائرنگ کا واقعہ پیش آیا اور گولی بظاہر سابق امریکی صدر کے کان کو چھوتی ہوئی نکل گئی۔سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ پر حملہ کرنے والے شخص کی شناخت ہوگئی تھی، امریکی میڈیا نے تحقیقاتی ادارے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ڈونلڈ ٹرمپ پر حملہ کرنے والے شخص کی عمر 20 سال ہے اور اس کا تعلق ریاست پینسلوینیا سے ہے۔

ایک سیکنڈ کیلئے بھی پابندی کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہونے دیں گے: بیرسٹر علی ظفر

اسلام آباد، 15 جولائی (یو این آئی) پاکستان تحریک انصاف کر رہنما علی ظفر نے کہا ہے ہم ایک سیکنڈ کے لیے بھی پابندی کے فیصلے پر عملدرآمد نہیں ہونے دیں گے۔نجی ٹی وی چینل 'جیو نیوز' سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ حکومت کسی اور ہی دنیا میں رہ رہی ہے، وہ قانون کی دنیا سے باہر بات کر رہے ہیں، قانون میں اس کی کوئی گنجائش نہیں، حکومت ایسی کوئی پابندی نہیں لگا سکتی۔انہوں نے بتایا کہ یہ سارے معاملات قانون کے تحت دیکھے جاتے ہیں، وہ ناممکن سی بات کر رہے ہیں اور اگر ایسی کوئی حرکت کریں گے تو عدالتیں بھی موجود ہیں اور ہم بھی موجود ہیں، ہم ایک سیکنڈ کے لیے بھی اس فیصلے پر عمل درآمد نہیں ہونے دیں گے۔

بیرسٹر علی ظفر نے بتایا کہ مخصوص نشستوں کے کیس کے فیصلے کے بعد حکومت کو دھچکا ملا ہے، یہ بالکل ناجائز بات ہے اور ہم اسے رد کرتے ہیں، آرٹیکل 6 کے حوالے سے بھی وفاقی وزیر نے بات کی تو شاید وہ لوگ قانون نہیں پڑھتے، آرٹیکل 6 غداری کا جرم ہے وہ ایک مختلف قسم کا جرم ہے، صرف قانون کی خلاف ورزی کرنا غداری نہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اگر ایسے ہی غداری کے مقدمے لگے تو پھر تو پارلیمنٹیر ینز کے خلاف بھی غداری کے مقدمے ہوں گے، آرٹیکل 6 کا کوئی مقدمہ نہیں بن سکتا، وہ مقدمہ اتنا بے بنیاد ہوگا کہ وہ چل ہی نہیں سکے گا۔مخصوص نشستوں پر نظر ثانی کی درخواست پر بات کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ حکومت کا حق ہے نظر ثانی درخواست دائر کرنے کا مگر یہ ریویو کیس انہی ججز کے پاس جاتا ہے جنہوں نے فیصلہ کیا ہے، میری نظر میں اب جو فیصلہ آ گیا ہے وہ تبدیل نہیں ہوگا، ججز نے سوچ سمجھ کر فیصلہ دیا ہے۔بعد ازاں رہنما سلمان اکرم راجا نے ڈان نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پابندی لگانے کا اختیار حکومت کا نہیں، یہ معاملہ سپریم کورٹ کو جائے گا اور یہ انہی کا اختیار ہے، یہ صرف ریفرنس بھیج سکتے ہیں، ان کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ پی ٹی آئی ملکی سالمیت کے خلاف کوئی جماعت ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ بدحواس ہو چکے ہیں، جو پی ٹی آئی کو سپریم کورٹ سے کامیابی ملی ہے تو وہ بوکھلاہٹ میں ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں، اتنا آسان نہیں ہے ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت کو ختم کرنا۔بیرسٹر سلمان اکرم راجا نے مزید بتایا کہ ہمارا خیال نہیں تھا کہ حکومت اس حد تک گر جائے گی، ان کی کم عقلی اور کم ظرفی کی یہ سطح ہوگی بہر حال، ہم واضح ہیں کہ پی ٹی آئی کے خلاف ایسا کوئی الزام ثابت نہیں ہوسکتا، پی ٹی آئی ملک کو جوڑ کے کھڑی ہے، پی ٹی آئی نے استحکام دیا ہے، ان کو منظر سے ہٹائیں گے، ووٹر کو تتر بتر کریں گے تو کچھ پتا نہیں کہ ملک کس طرف جائے گا۔ان کا کہنا تھا کہ حکومت جھوٹ کی بنیاد پر مفروضہ قائم کرے گی اور کوشش کرے گی کہ سپریم کورٹ اس مفروضے کو مان لے، یہ تمام معاملات عوام کے سامنے ہیں، ایک طرف اے پی سی میں بلایا ہمیں، ہم نے حمایت کی تو انہوں نے یہ کر دیا۔انہوں نے بتایا کہ ہم مذاکرات سے پیچھے نہیں ہٹے، ہم پارلیمان میں بیٹھے ہیں، کمیٹی میں ہیں، ہر سطح پر بات ہو رہی ہے، بیک ڈور بات چیت کے حوالے سے میں کچھ نہیں کہہ سکتا یہ تو فرنٹ ڈور سے ہمارے ساتھ یہ کر رہے ہیں۔

جنوبی سوڈان میں نیم فوجی دستوں کے حملے میں 23 افراد ہلاک

خرطوم، 15 جولائی (یو این آئی) جنوبی سوڈان کی شمالی ریاست کردوفان میں نیم فوجی ریپڈ سپورٹ فورسز (RSF) کی فائرنگ میں کم از کم 23 افراد ہلاک ہوگئے۔غیر سرکاری گروپوں نے اتوار کے روز اعلان کیا۔غیر سرکاری قانونی ادارے مشہد آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے اتوار کے روز ایک بیان میں کہا کہ RSF ملیشیہ نے شمالی کردوفان ریاست میں الرحد علاقہ کے متعدد گاؤں میں قتل عام کیا، جس میں کم از کم 23 شہری ہلاک اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب RSF فورس نے الرحد شہر سے آنے والی اور ام روبہ شہر کے شمال میں ام صائمہ گاؤں کے ہفتہ وار بازار کی طرف جانے والی کئی گاڑیوں کو روکا اور مسافروں پر فائرنگ کی۔غیر سرکاری گروپ سوڈانی ڈاکٹرز نیٹ ورک نے اتوار کے روز ایک بیان میں کہا کہ " آر ایس ایف نے ریاست شمالی کردوفان کے گاؤں فانغوغہ کے باشندوں کے خلاف نیا قتل عام کا ارتکاب کیا، غیر مسلح مسافروں پر اس وقت فائرنگ کی گئی جب وہ سفر پر جا رہے تھے۔خریداری کے دوران 23 افراد موقع پر ہی ہلاک اور متعدد دیگر زخمی ہوئے۔نیٹ ورک نے اسے نہتے شہریوں کے خلاف گھناؤنا جرم قرار دیا۔

فتح اللہ دہشت گرد تنظیم کی مذموم بغاوت کی کوشش کی آٹھویں برسی

ہم اس بہادر قوم کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کریں گے: ایردوان

انقرہ، 15 جولائی (یو این آئی) آج فتح اللہ دہشت گرد تنظیم کی مذموم بغاوت کی کوشش کی آٹھویں برسی ہے۔جمہوریہ ترکیہ کے قومی اتحاد اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے ملک کو اندھیروں میں دھکیلنے کے درپے ہونے والے فیتو کے کارندوں نے 15 جولائی 2016 کو ملک میں بغاوت کرنے کی کوشش کی۔ترک جمہوریت کو نشانہ بنانے کی اس غدارانہ کوشش کو ترک عوام کی جمہوریت اور منتخب شدہ حکومت کے تحفظ کے لیے بھرپور مزاحمت نے ناکام بنا ڈالا۔ملک کے بہت سے اداروں، خاص طور پر فوج اور پولیس میں دراندازی کر کے اپنے حقیقی عزائم کو 15 جولائی 2016 کو عملی جامہ پہنانے والی فیتو کے خونی بغاوت اقدام کو صدر رجب طیب ایردوان کی اپیل پر ترکیہ کے چاروں گوشوں میں جمہوریت کے دفاع کے نام پر چوکوں میں نکل آنے والے عوام کی مدد سے ناکام بنا دیا گیا۔ترک قوم کے حوصلے اور عزم سے حاصل کی گئی اس فتح سے دنیا میں بے نظیر ہونے والا جمہوریت کا جذبہ اور شعور منظر عام پر آیا۔تاریخ میں ایک پر عظمت رقم ہونے والی اس مزاحمت میں ترکیہ بھر میں سڑکوں پر نکلنے اور ٹینکوں اور گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہونے والے 253 محب وطن شہید ہوئے۔ 15 جولائی کی فتح کی 8ویں برسی کے موقع پر ترکیہ، وطن اور پرچم کے لیے بلا کسی ہچکچاہٹ و تردد کے جام شہادت نوش کرنے والے شہریوں کی بڑے احترام سے یاد منا رہا ہے۔فتح سے ہمکنار ہونے والی اس بامعنی مزاحمت اور جدوجہد کے جذبے کو معاشرے کے ذہنوں میں زندہ و تابندہ رکھنے کے زیر مقصد ہر سال "15 جولائی یوم جمہوریت و قومی اتحاد" مختلف سرگرمیوں کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

صدر رجب طیب ایردوان کا کہنا ہے کہ وہ 15 جولائی 2016 کو ٹینکوں اور ہتھیاروں کے خلاف ترک قوم کی عظیم جدوجہد کو بڑے فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔صدر ایردوان اور ان کی اہلیہ امینہ ایردوان نے فتح اللہ دہشت گرد تنظیم فیتو کی ناکام بغاوت کی 8ویں برسی کے موقع پر استنبول میں 15 جولائی شہداء پل پر واقع "15 جولائی شہداء یادگار" کی زیارت کی۔اس دورے کے دوران جس کا آغاز شہداء کے لیے قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا، صدر ایردوان نے بھی قرآن پاک کی تلاوت کی۔شہداء کے لیے دعا کے بعد خطاب کرتے ہوئے صدر ایردوان نے 15 جولائی کی رات شہید ہونے والوں کی مغفرت کی دعا کی اور غازیوں سے اظہار تشکر کیا۔ایردوان نے ایک بار پھر ان تمام شہریوں کا شکریہ ادا کیا جو بغاوت کی کوشش کے پہلے لمحوں سے کسی کال کا انتظار کیے بغیر غداروں کے خلاف مزاحمت کے لیے سڑکوں اور چوکوں پر نکل پڑے۔ایردوان نے یاد دہانی کرائی کہ باغیوں نے رات بھر سے صبح تک بغاوت شروع ہونے والے اس پُل پر بے گناہوں کا خون بہانے اور قتل عام کیا، "ہم سب نے بغاوت کے منصوبہ سازوں کے غدار اور سفاک چہرے کو یہاں پر ہونے والی قتل کی وارداتوں میں دیکھا۔ہم اپنے ذہنوں میں کندہ ان مناظر میں سے کسی کو بھی نہیں بھولے اور نہ بھولیں گے۔ اسی طرح ہم نہتے ہاتھوں سے ٹینکوں اور مہلک ہتھیاروں کے خلاف اپنی قوم کی عظیم جدوجہد کو بڑے فخر سے یاد کرتے ہیں۔ "15" جولائی کو کسی چال، تھیٹر اور بڑی بے شرمی سے ملی بھگت کہنے والوں کو روز محشر تک معاف نہ کرنے پر زور دیتے ہوئے ایردوان نے کہا "یہ قوم ہر اس چال کو، جو اس کی آزادی کو چھوتی ہے اس کے ارادے اور مرضی کو طوق ڈالنے کے درپے ہوتی ہے، کو پہلے کی طرح اب کے بعد بھی ناکام بناتی رہے گی۔"

متحدہ عرب امارات؛ ولی عہد حمدان بن محمد نائب وزیر اعظم مقرر

دبئی: متحدہ عرب امارات کے نائب صدر و وزیر اعظم شیخ محمد بن راشد المکتوم نے اپنے صاحبزادے اور ولی عہد 41 سالہ حمدان بن محمد کو نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع مقرر کر دیا۔عرب میڈیا کے مطابق متحدہ عرب امارات کی کابینہ میں بڑے پیمانے پر رد و بدل کی گئی ہے۔جس کا اعلان نائب صدر اور وزیر اعظم محمد بن راشد المکتوم نے کیا۔متحدہ عرب امارات کے وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زاید النہیان کو نائب وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا اسی طرح ولی عہد دبئی حمدان بن محمد کو بھی نائب وزیر اعظم مقرر کیا گیا ہے۔کابینہ میں دو خاتون وزرا بھی شامل ہیں۔ وزیر تعلیم سارہ امیری اور وزیر مملکت برائے انٹر پرنیور شپ عالیہ عبداللہ ہوں گی۔یاد رہے کہ ولی عہد شیخ حمدان 2008 سے دبئی کے ولی عہد ہیں اور سوشل میڈیا پر سب سے زیادہ مقبولیت رکھنے والے شہزادے ہیں۔ان کے انسٹاگرام پر ایک کروڑ 50 لاکھ سے زائد فالورز ہیں۔

سعودی وزیر خارجہ کی صدر ایردوان سے ملاقات

ترک۔سعودی رابطہ کونسل کا قیام باہمی تعلقات میں ایک اہم موڑ ثابت ہوگا: سعودی وزیر خارجہ

انقرہ، 15 جولائی (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے سعودی وزیر خارجہ فیصل بن فرحان الاسعود کو شرف ملاقات بخشا۔استنبول کے دولما باہچے پیلس میں اپنے اموری دفتر میں پریس کی عدم موجودگی میں ہونے والی اس ملاقات کے دوران ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان بھی موجود تھے۔

سعودی عرب کے وزیر خارجہ فیصل بن فرحان کا کہنا ہے کہ ترک سعودی رابطہ کونسل کو فعال کرنے کا پروٹوکول دونوں ممالک کے تعلقات میں اہم موڑ ثابت ہوگا۔سعودی عرب کے وزیر خارجہ بن فرحان نے ترک وزیر خارجہ حاقان فیدان کے ساتھ ملاقات کے بعد دولما باہچے صدارتی اموری دفتر میں منعقدہ مشترکہ پریس کانفرنس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔دونوں ممالک کے باہمی تعلقات کے بڑی اعلیٰ سطح پر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرحان نے کہا کہ ہمارا باہمی تجارتی حجم 8.6 بلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ہم کہتے ہیں، یقیناً، آیئے تمام مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔خاص طور پر مضبوط معیشت کے لیے ان اقدامات کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔آج ہم نے ایک نئے پروٹوکول پر دستخط کیے ہیں۔ہم اس پروٹوکول کے ساتھ اب سے رابطہ کونسل کے اجلاس کو فعال کر رہے ہیں۔ تمام تر معاملات کا اس رابطہ کونسل کے اجلاس میں جائزہ لیا جائے گا، ہم اسے آگے بڑھانے کی ہر ممکنہ کوششیں سر انجام دیں گے۔اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ وہ سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے دلجمعی سے کام کر رہے ہیں، بن فرحان نے کہا کہ ترک۔سعودی رابطہ کونسل کا اجلاس امسال منعقد ہوگا۔بعض اقدامات، اہداف اور روڈ میپ کا تعین کیے جانے کی طرف اشارہ دیتے ہوئے سعودی وزیر نے بتایا،" یہ یقیناً دونوں ممالک کے باہمی تعلقات میں ایک نیا رجحان، ایک اہم موڑ ثابت ہوگا۔

وفاقی حکومت کا مخصوص نشستوں پر سپریم کورٹ کے فیصلے کیخلاف نظر ثانی اپیل دائر کرنے کا اعلان

اسلام آباد، 15 جولائی (یو این آئی) وفاقی حکومت نے مخصوص نشستوں پر سپریم کورٹ کے فیصلے کیخلاف نظر ثانی اپیل دائر کرنے کا اعلان کر دیا۔تفصیلات کے مطابق وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ 2014 کے دھرنوں سے لیکر آج تک مخصوص ذہنیت کو پروان چڑھایا جا رہا ہے، بانی پی ٹی آئی بدتمیز اور فاشسٹ حکمران تھا، ان کی لندن میں ایک ڈنر کی تصاویر آئی ہیں، اس ڈنر میں اسرائیلی ارب پتی ان کیساتھ بیٹھا ہوا تھا۔عطا تارڑ کا کہنا تھا کہ بس بہت ہو گیا اب پاکستان اور تحریک انصاف ایک ساتھ نہیں چل سکتے، ترقی کرنی ہے تو پاکستان اور پی ٹی آئی ساتھ نہیں چل سکتے، اب ان سے کہوں گا بس نو مور۔وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں بن مانگے انھیں ریلیف دیا گیا ہے، حکومت اور اتحادی جماعتوں نے مخصوص نشستوں پر سپریم کورٹ کے فیصلے کیخلاف ریویو دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔انھوں نے بتایا کہ نظر ثانی اپیل میں سوالات کئے جائیں گے کیا جن کو ریلیف دیا گیا وہ لوگ عدالت میں موجود تھے، کیا آئین پر عملدرآمد نہ کیا جائے، کیا الیکشن ایکٹ 2017 کی شقوں کو کالعدم قرار دیا جائے، کیا آئین کو بالائے طاق رکھ کر اسکی شقوں پر عمل نہ کیا جائے، کیا آئین کی تشریح اور ترمیم کرنا کیا پارلیمان کا اختیار نہیں؟ وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ وہ خواتین، اقلیتی ممبر جنہیں سنا نہیں گیا وہ سمجھتے ہیں ریویو دائر کرنا لازم ہے، ہمارے پاس آئینی شق کے حوالے سے مضبوط مؤقف موجود ہے، ہمارے تحمل اور دانشمندی کو کمزوری سمجھا جاتا ہے۔پی ٹی آئی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اس سیاسی جماعت نے فارن فنڈنگ لی، الیکشن کمیشن نے فیصلہ دیا، فارن فنڈنگ کے واضح طور پر ثبوت موجود ہیں جس میں بھارتی نژاد امریکی شامل ہیں، فارن فنڈنگ کیس میں اسٹے آرڈر پر اسٹے آرڈر لیا 6 سال تک معاملہ کا تاخیر کا شکار رہا۔وزیر اطلاعات نے بانی پی ٹی آئی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا پورا خاندان ملوث ہے، آپ کی تینوں بہنیں کور کمانڈر ہاؤس کے باہر موجود تھیں، آپ نے ملک میں تشدد اور انتشار کی سیاست کو فروغ دیا گیا، آپ کی ہی حکومت اور کابینہ تھی جس نے طالبان کو واپس لاکر پاکستان میں بسایا۔ان کا مزید کہنا تھا کہ بانی پی ٹی آئی کا بھانجا شہدا کی وردیوں کی بے حرمتی کر رہا تھا، آپ نے آئین کی خلاف ورزی کو فروغ دیا، دفاعی اداروں کو نقصان پہنچایا، ایک طرف دہشت گردوں کو لا کر پناہ گاہیں دے رہے تھے۔

www.avadhnama.com
AVADHNAMA
ریاستی خبریں
اودھ نامہ
لکھنؤ منگل ۱۶ جولائی ۲۰۲۴ء

مومن اور منافق کی پہچان کے لئے ذکر علیؑ ضروری ہے: مولانا کلب جواد نقوی

مجلس کے بعد علم مبارک کی شبیہ کی زیارت کرائی گئی

لکھنؤ ۱۵ جولائی: امام باڑہ غفران مآب میں عشرہ محرم الحرام کی آٹھویں مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ پیغمبر اسلامؐ کی معروف اور متفق علیہ حدیث شریف ہے کہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: پروردگار حق کو اُدھر اُدھر موڑ دے جدھر علیؑ جائے۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاں علیؑ ہیں حق وہیں ہے۔ اور جو علیؑ سے آگے بڑھ جائے وہ باطل ہے کیونکہ حق علیؑ کے پیچھے ہے۔ مولانا نے کہا کہ مسلمانوں کی معروف کتابوں میں اصحاب کرام کا یہ جملہ موجود ہے کہ زمانہ رسالت مآبؐ میں ہم ذکر علیؑ کے ذریعہ مومن

اور منافق کی پہچان کرتے تھے، اس لئے آج بھی مومن اور منافق کی پہچان کے لئے علیؑ کا ذکر کسوٹی ہے۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے علمدار کربلا حضرت عباس ابن علیؑ کی شجاعت اور شہادت کو بیان کیا۔ مجلس کے بعد علم مبارک کی شبیہ کی زیارت کرائی گئی۔

اگر ہمارے گھر غیر قانونی ہیں تو ہمارے منتخب کردہ وزیر اعلیٰ بھی غیر قانونی ہیں

ابرار نگر، پنت نگر، رحیم نگر اور اندرا پرستھ کالونی میں محکمہ آبپاشی کے سروے کی مخالفت بڑھ رہی ھے

لکھنؤ: 15 جولائی (پی این ایس) راجدھانی میں ککریل ندی کے کنارے واقع ابرار نگر، پنت نگر، رحیم نگر اور اندرا پرستھ کالونی میں محکمہ آبپاشی کے سروے کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ یہاں رہنے والے لوگوں نے اس سے قبل قانونی نالے ندی کو غیر قانونی قرار دینے والے پوسٹر لگائے تھے۔ اس کے بعد ان علاقوں میں مزید کئی پوسٹرز لگائے جا رہے ہیں۔ ان علاقوں میں جو نئے پوسٹر لگائے گئے ہیں ان میں لکھا ہے کہ اگر ہمارے گھر غیر قانونی ہیں تو ہمارے ووٹر کارڈ کے ذریعے ووٹ حاصل کرنے والے کارپوریٹر، ایم ایل اے، ایم پی، وزیر اعلیٰ بھی غیر قانونی ہیں۔ یہاں رہنے والوں کے گھروں کے سامنے لگائے گئے پوسٹروں میں لکھا ہے کہ ہم سب کا حکومت سے ایک ہی سوال ہے۔ اگر ہمارے گھر غیر قانونی ہیں تو ہمارے ووٹر آئی ڈی بھی غیر قانونی ہے۔ ہمارا دیا ہوا ووٹ بھی غیر قانونی ہے۔ اس لیے ہمارے علاقے کا کونسلر، ہمارا ایم ایل اے، ہمارے پارلیمانی حلقے کا ایم پی اور ہمارے منتخب کردہ وزیر اعلیٰ بھی غیر قانونی ہیں۔ الیکشن کمیشن اس معاملے کا نوٹس لے۔ ان سب کی رکنیت منسوخ کر کے دوبارہ انتخابات کرائے جائیں۔

یہاں کئے گئے سروے کے خلاف تشکیل دی گئی سنگھرش کمیٹی نے زمین بچاؤ ستیہ گرہ آندولن شروع کی ہے۔ اس میں ککریل ریور فرنٹ پلان کو منسوخ کرنے، من مانی پیمائش کو مسترد کرنے، نزول پراپرٹی آرڈیننس 2024 کو واپس لینے، کچی آبادیوں کو مسمار کرنے کے حکم کو منسوخ کرنے اور انتظامیہ کی مذاکراتی کمیٹی تشکیل دینے جیسے مسائل اٹھانے کا کہا گیا ہے۔ اس سروے کے خلاف بنائی گئی سنگھرش کمیٹی سے لوگوں کو جوڑنے کے لیے ان علاقوں میں فارم کی تقسیم بھی شروع کر دی گئی ہے۔ اس فارم میں لوگوں کے نام، پتہ اور علاقے کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ کمیٹی سے وابستہ عہدیداروں کے مطابق اب تک اس میں تقریباً 2000 افراد کو شامل کیا گیا ہے۔

طالب علم اغوا معاملے کے انکشاف کے لئے سبھی تھانے الرٹ

بستی: 15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بستی میں کوتوالی تھانہ علاقے کے پکورا دتو رائے محلے سے اغوا طالب علم معاملے میں پولیس نے چار ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے لیکن ابھی تک اغوا طالب علم کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ اور اس کی تلاش کے لئے سبھی تھانے کی پولیس الرٹ موڈ پر ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس رام کرشن بھاردواج نے پیر کو یہاں بتایا کہ کوتوالی تھانہ علاقے کے پکورا دتو رائے محلے سے طالب علم موہت یادو کے اغوا معاملے میں شامل چار اراکین کو اتوار کو پولیس نے گرفتار کیا ہے۔ جن سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ سی سی ٹی وی فوٹیج اور دیگر ذرائع سے چھان بین کی جا رہی ہے۔ واقعہ کے انکشاف کے لئے ضلع بستی سمیت سرحدی سبھی تھانے الرٹ موڈ پر ہیں۔ اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) بھی لگی ہوئی ہے۔

جلوس کی کٹنگ کو غلط طریقے سے پیش کر کے شیعہ فرقہ کے عقیدے کو چوٹ پہنچائی گئی

لکھنؤ۔ شیعہ چاند کمیٹی کے صدر مولانا سید سیف عباس نقوی کے علم میں ایک معاملہ سامنے آیا جہاں پر شیعہ فرقہ کے جلوس کی کٹنگ کو غلط طریقے سے پیش کر کے شیعہ فرقہ کے عقیدے کو چوٹ پہنچائی گئی ہے۔ اس کے خلاف مولانا سید سیف عباس نے اعتراض کرتے ہوئے چوک کوتوالی پہنچے جہاں پر انہوں نے علی طیب انڈرا سکور ۲۴ انسٹاگرام پر وائرل کی گئی ویڈیو کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے تحریر دی گئی۔ مولانا سیف عباس نے کہا غلط طریقے سے ویڈیو وائرل کرنے والے علی طیب کے خلاف ایف آئی آر درج کر مقدمہ لکھا جائے۔ مولانا نے بتایا یہ شیعہ فرقہ کا جلوس کا جو ویڈیو ڈالی گئی ہے وہ شیعہ عقیدے کے خلاف اس اواز بھری گئی ہے محرم کے دوران جو لوگ فتنہ پھیلانا چاہتے ہیں ان پر فوراً ایف آئی آر درج کر کے گرفتاری کی جائے۔ میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ وزیر اعلیٰ کا یہ حکم ہے کہ شرارتی لوگ باہر نہیں رہیں گے مگر اس میں پولیس کوتاہی دکھا رہی ہے مگر پولس نے مولانا کو یہ یقین دلایا ہے کہ صبح تک ایف آئی آر کی کاپی مقدمہ درج کر کے آپ کو دے دونگا اور میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر مقدمہ درج کر کارروائی نہیں ہوئی تو پھر ہم آپ کو آگاہ کرینگے کہ اس میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

عزادار حضرت عباس کی شہادت کا سن کر ہوئے غمزدہ

لکھنؤ: عراق سے تشریف لائے ہوئے شیعہ مذہبی رہنما مولانا سید قمر حیدر زیدی نے سعادت علی خان کے مقبرے پر مجلس پڑھی۔ مجلس میں بیان دیتے ہوئے مولانا نے کہا کہ امام حسین علیہ السلام دنیا کے لیے مشعل راہ ہیں۔ انسانوں کے لیے ضروری چیزیں عباس علیہ السلام کے ذریعے حسین علیہ السلام تک پہنچیں۔ جس طرح پیغمبر نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، اسی طرح مولا امام حسین کے لیے بہترین ذریعہ اور اصول توحید اور انسانیت ہیں۔ لیکن اگر یہ اصول ممکن ہیں تو ان کی وفاداری ان کی عظیم شخصیت کے ذریعے ہی ممکن ہے، عباس ع نے انسانیت اور بھائی چارے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ آج سب کو مل جل کر رہنے اور انسانیت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا نے امام حسین (ع) کے بھائی عباس (ع) کی شہادت سنائی جسے سن کر عزادار رونے لگے۔

وزیر آیوش نے محکمہ جاتی جائزہ میٹنگ کی

آئی جی آر ایس کیسوں کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹانے کی ہدایات

لکھنؤ: 15 جولائی۔ ریاستی وزیر آیوش (آزادانہ چارج) ڈاکٹر دیا شنکر مشرا دیالو نے آج آڈیٹوریم میں محکمہ آیوش (آیوروید، یونانی، ہومیوپیتھی) اور اتر پردیش ریاستی آیوش سوسائٹی کی ایک جائزہ میٹنگ کی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ آئی جی آر ایس کے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر نمٹائیں۔ انہوں نے ریاست کے آیوش محکمہ کے تحت تمام میڈیکل کالجوں میں ہاسٹل اور میس کے بہترین انتظامات کرنے کی بھی ہدایات دیں۔ عہدیداروں کو ہدایات دیتے ہوئے ڈاکٹر دیالو نے کہا کہ 50 خالی اسپتالوں کا کام ترجیحی بنیادوں پر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ آیوش کے تحت کئے جا رہے تعمیراتی کاموں کے معیار پر خصوصی توجہ دی جانی چاہئے۔ انہوں نے معیار اور بروقت کے لیے مشترکہ ٹیم بنانے اور اس کی باقاعدگی سے نگرانی کرنے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ جو تعمیراتی کام چل رہے ہیں اس میں کوئی بھی غیر معیاری میٹریل استعمال نہ کیا جائے۔ آیوش وزیر نے کہا کہ آیوش کے تحت ریاست کے تمام اسپتالوں میں ادویات کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے، تاکہ مریضوں کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ اسپتال کیمپس کی صفائی پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ اسپتالوں میں صاف ستھرا ماحول برقرار رہے۔ انہوں نے لیب کو جدید بنانے کے لیے مزید موثر اقدامات کرنے کی ہدایات دیں۔ اس موقع پر پرنسپل سکریٹری آیوش محترمہ لینا جوہری، یوپی راج آیوش سوسائٹی کے ڈائرکٹر مہیندر ورما، اسپیشل سکریٹری آیوش جناب ہرکیش چورسیا، ڈائرکٹر آیوروید ڈاکٹر پی سی سکسینہ، ڈائرکٹر ہومیوپیتھ ڈاکٹر اے کے ورما اور محکمہ کے سینئر افسران موجود تھے۔

درگاہ شاہ مینا میں ذکر شہدائے کربلا کا آٹھواں جلسہ منعقد

لکھنؤ۔ حجر اسود کو صرف ایک بار چوم کر جس نبیؐ نے اس کی عظمت کو اتنا بلند کر دیا کہ آج ہر مومن بندہ اسے ایک بار چومنے کو اپنے لئے باعث نجات سمجھتا ہے تو حسنین کریمینؓ کو رسول پاک ﷺ نے بے شمار بار چوما ہو، ان کی عظمت ورفعت کا ہم کیسے گمان کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حسنین کریمینؓ سے اسی طرح محبت والفت رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ میناشاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام ذکر شہدائے کربلا کے آٹھویں جلسے سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد فیروز خاں نوری استاذ جامعہ مسعود العلوم نے پیش کئے۔ انہوں نے دختر رسول حضرت فاطمہ زہراؓ کے ساتھ شیر خدا حضرت علیؓ کے ساتھ نکاح مسنونہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ انہوں نے جب نکاح کیلئے اللہ کے رسولؐ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو ایک تلوار ہے، ایک گھوڑا ہے اور ایک ذرہ جس سے میں جہاد میں شامل ہوتا ہوں اس کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے یہ سن کر سرور کونینؐ نے فرمایا کہ تلوار اور گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے لیکن ذرہ زائد ہے۔ اس کو فروخت کر دو اور اس سے جو رقم حاصل ہو اس سے نکاح کے ضروری سامان خرید کر لے آؤ۔ یہ سن کر حضرت علیؓ بازار گئے اور زرہ بیچنے کے لئے ساتھیوں سے بات چیت کی۔ اس کی خبر حضرت عثمان غنیؓ کو ہوئی تو انہوں نے ذرہ جس کی قیمت محض کچھ درہم تھی، اسے چار سو سے بھی زیادہ درہم میں خرید لئے اور پھر بعد میں وہ ذرہ بھی عثمان غنیؓ نے حضرت علیؓ کو بطور تحفہ پیش کر دیا۔ مسجد نبوی میں چند صحابہ کے درمیان اس مبارک جوڑے کا نکاح عمل میں آیا۔ اور پھر انھیں پاک زوجین کریمینؓ کی ولادت ہوئی یوں تو رسول پاکؐ ہر بچے سے پیار کرتے تھے مگر جب حسنین کریمینؓ کی دنیا میں آمد ہوئی تو رسول پاک ﷺ ان کی جانوں پر سو بار فدا نظر آتے، جیسے حسنینؓ کو پاتے چومنے لگتے یہاں تک نمازوں کے سجدوں کے درمیان حسنینؓ آپ کے اوپر چڑھ جاتے تو آپ ﷺ اپنے سجدوں کو طویل فرما دیتے۔ مولانا نے کہا کہ ایک بار جب خلیفہ دوم حضرت عمرؓ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے اسی درمیان جب حجر اسود چومنے کی باری آئی تو اس کالے پتھر کو پکڑ کر کہا کہ سن اے کالے پتھر تو ایک جنتی پتھر ضرور ہے لیکن میں تجھے ہرگز نہ چومتا اگر میرے آقاؐ نے تمہیں نہیں چوما ہوتا، اس طرح اگر صرف ایک بار چومنے پر حجر اسود کا مرتبہ اتنا بڑھ گیا کہ اسے عمر کو بھی چومنے پر مجبور ہونا پڑا تو جن حسنین کریمینؓ کو بے شمار بار رسول پاک ﷺ نے چوما ہو ان کے مراتب کی بلندی کا کیا عالم ہوگا۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز قاری محمد اسلام قادری کی تلاوت کلام اللہ سے ہوا۔ اس کے بعد شاعر اسلام ڈاکٹر رضوان الرضا، قمر سیتاپوری، ثابت لکھنوی، قاری معین الدین نے نعت ومنقبت کے نذرانے پیش کئے۔ جلسہ کی نظامت قاری محمد اجمل نے کی۔

سنی بورڈ اف انڈیا کے زیر اہتمام

بزم نور میں ذکر رسول اور ذکر شہدا عنوان سے جلسوں کا سلسلہ جاری

لکھنؤ۔ سنی بورڈ اف انڈیا کے زیر اہتمام بزم نور میں ذکر رسول اور ذکر شہدا عنوان سے جلسوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سنی بورڈ آف انڈیا کے صدر شہاب الدین خاں کی سرپرستی میں ہونے والے آج کے جلسہ اور نعتیہ مشاعرے کی صدارت مولانا قمر سیتاپوری نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر محمد شکیل اور مہمان اعزازی کے طور پر عارف علوی نے شرکت فرمائے۔ نظامت کا فریضہ حسب سابق عاصم کاکوروی نے انجام دیا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا کفیل احمد ندوی نے نماز میں یکسوئی کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔

جو ذکر سیرت خیر الانام کرتے ہیں
فرشتے ان کا بڑا احترام کرتے ہیں
قمر سیتاپوری

تھی ہواؤں کو بھی آقا سے محبت اتنی
ہمسفر بادلوں کو سر پہ مچلتا دیکھا
طارق سخا

رب نے بنایا رحمت عالم ہے اس لیے
سارے جہاں میں پھیلا ہے شہرہ رسول کا
عاصم کاکوروی

جس دم در نبی پر ہو حاضری تمہاری
آقا کے غم میں ہم بھی ہیں بے قرار کہنا
مسعود احمد فہمی

ان کے علاوہ رفعت شیدا، عثمان عازم، ثابت لکھنوی، نے بھی اپنے کلام پیش کئے۔ شرکا میں عاصم عظیم۔ بلال الدین خاں۔ سعد الدین خاں حسن۔ محمد نسیم اور شنی قابل ذکر ہیں۔ آخر میں صدر بورڈ شہاب الدین خاں نے کلمات تشکر ادا کیے اور انہی کی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔

آل انڈیا محمدی مشن کے وفد کی ڈی سی پی مغرب درویش کمار سے ملاقات

لکھنؤ۔ آل انڈیا محمدی مشن کے سکریٹری جنرل سید بابر اشرف اور احمد میاں یوتھ صدر (آل انڈیا محمدی مشن) نے ڈی سی پی (ویسٹ) جناب درویش کمار سے ملاقات کر عاشقانِ اہلِ بیت کے مذہبی حقوق کے بارے میں آگاہ کیا جس پر ڈی سی پی (ویسٹ) نے پرمپرگت طریقے سے امن کے ساتھ ہونے والی تمام جائز مانگوں کو مانتے ہوئے امام حسین (علیہ السلام) جنہوں نے ناموس رسالت، قرآن کے تحفظ، حقوق انسانی کی بازیابی، ظالم اور ظلم کے خلاف مظلوموں کے لئے تاریخ انسانی میں سب سے بڑی مثال قائم کی جو قیامت تک دنیائے انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے۔ بابر اشرف نے اس موقع پر مسلمانوں سے امام حسین کی زندگی کو نمونہ عمل بنانے کی تاکید کی۔ یہ خبر اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ کس طرح عاشقانِ اہلِ بیت اپنے مذہبی حقوق کے بارے میں بیداری پیدا کر رہے ہیں اور مقامی حکام بھی اس سلسلے میں تعاون کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، امام حسین (علیہ السلام) کی شہادت کی یاد کو اسلامی تاریخ میں ان کے عظیم قربانی کے طور پر یاد کیا جاتا ہے اور ان کی زندگی سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

ماں چندریکا دیوی مندر کے قریب 08 کروڑ روپے کی رقم سے ملٹی لیول پارکنگ تعمیر کی جائے گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 15 جولائی۔ لکھنؤ کے بخشی تالاب میں واقع ماں چندریکا دیوی مندر کے قریب عقیدت مندوں اور زائرین کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کی طرف سے 08 کروڑ روپے کی رقم سے ایک کثیر سطحی پارکنگ بنانے کا منصوبہ ہے۔ اس کے علاوہ اس رقم سے سیاحتی سہولیات بھی تیار کی جائیں گی۔ چندریکا دیوی ایک قدیم اور تاریخی مندر ہے، جو مذہبی مقامات میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ مختلف مواقع پر، عقیدت مندوں کی ایک بڑی تعداد اس مندر میں درشن اور پوجا کے لیے آتی ہے۔ یہ معلومات آج ریاستی سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے بتایا کہ بخشی کا تالاب ترقیاتی بلاک کے کٹھواڑہ گاؤں واقع ماں چندریکا دیوی کا بہت قدیم اور عظیم الشان مندر ہے۔ ریاست میں اس شکتی پیٹھ کی اپنی اہمیت ہے۔ یہاں ہر روز بڑی تعداد میں عقیدت مند آتے ہیں۔ اماوسیہ پر ایک بڑا میلہ لگایا جاتا ہے۔ مقامی لوگوں کے علاوہ باہر سے بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند یہاں آتے ہیں۔ یہاں بڑی تعداد میں عقیدت مند بھی آتے ہیں جو یہاں پوجا ادا کرنے کے بعد بڑا امام باڑہ، چھوٹا امام باڑہ اور رومی دروازہ جیسے مقامات پر جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آنے والے عقیدت مندوں کی بڑی تعداد کے پیش نظر ملٹی لیول پارکنگ کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ تجویز کے مطابق ملٹی لیول پارکنگ کے علاوہ یہاں مسافروں کی سہولیات بھی تیار کی جائیں گی۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اتر پردیش کو دنیا کے سیاحتی نقشے پر لانے کی مسلسل کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس کے لیے سیاحتی مقامات تیار کیے جا رہے ہیں۔ یہاں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ سہولیات میں مزید اضافہ کیا جا رہا ہے۔

ٹیکس محکمہ نے معزز اسکاچ گروپ کے ذریعہ ریونیو کے زمرے میں اعلیٰ ترین پلاٹینم ایوارڈ سے نوازا

لکھنؤ: 15 جولائی۔ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (AI) پر مبنی ریٹرن اسکروٹنی نوٹس پروجیکٹ جو اتر پردیش اسٹیٹ ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے ذریعے چلایا گیا ہے، اس نے محکمہ کو باوقار اسکوچ گروپ کے ذریعہ ریونیو کے زمرے میں سب سے زیادہ تسلیم شدہ پلاٹینم ایوارڈ سے نوازا ہے۔ اس ایوارڈ کا اعلان اسکاچ گروپ نے ہفتہ کو نئی دہلی میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران کیا۔ مذکورہ ایوارڈ ایڈیشنل کمشنر گریڈ-2 جناب وویک آریہ اور جوائنٹ کمشنر جناب پرکاش یادو نے کمشنر اسٹیٹ ٹیکس کی جانب سے وصول کیا۔ یہ پروجیکٹ سابق کمشنر اسٹیٹ ٹیکس محترمہ منسٹری ایس کی ہدایت پر شروع کیا گیا تھا اور اسے موجودہ کمشنر اسٹیٹ ٹیکس ڈاکٹر نتن بنسل نے آگے بڑھایا ہے۔ یہ معلومات دیتے ہوئے کمشنر اسٹیٹ ٹیکس ڈاکٹر نتن بنسل نے کہا کہ اتر پردیش پہلی ریاست ہے جو ریٹرن اسکروٹنی کے لیے جدید ترین ڈیٹا تجزیہ اور مصنوعی ذہانت ٹیکنالوجی پر مبنی نظام کا استعمال کر رہی ہے۔ اس نظام کا استعمال کرتے ہوئے مختلف جی ایس ٹی ٹیکس ریاستی ٹیکس حکام کے ذریعے جمع کیے جاتے ہیں۔

شاہجہاں پور میں ادھیڑ نے نابالغ کے ساتھ کی عصمت دری

شاہجہاں پور: 15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع شاہجہاں پور ضلع کے تھانہ صدر بازار علاقے میں ایس سی ذات کی نابالغ لڑکی کے ساتھ عصمت دری کا معاملہ پیش آیا ہے۔ اڈیشنل ایس پی (شہر) سنجے کار نے پیر کو بتایا کہ صدر بازار تھانہ علاقے کی رہنے والی لڑکی اتوار کو اپنے گھر کے دروازے پر کھڑی تھی۔ تبھی اسرار عرف گڈو (50) لڑکی کو بہلا پھسلا کر ایک دوکان میں لے گیا۔ انہوں نے درج کرائی گئی رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ دوکان کے اندر اسرار عرف گڈو نے لڑکی کو جان سے مارنے کی دھمکی دے کر اس کے ساتھ عصمت دری کیا۔ متاثرہ کو طبی معائنے کے لئے سرکاری میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا ہے۔ کمار نے بتایا کہ اہل خانہ کی شکایت کی بنیاد پر ملزم اسرار عرف گڈو کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تمام گائے پناہ گاہوں میں درخت لگائے جائیں گے: دھرم پال سنگھ

سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں بے سہارا مویشیوں کے تحفظ کا کام ترجیحی بنیادوں پر ہونا چاہیے

لکھنؤ: 15 جولائی۔ اتر پردیش کے مویشیوں اور دودھ ترقیات کے وزیر دھرم پال سنگھ نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ اضلاع میں بے سہارا مویشیوں کے تحفظ کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر یقینی بنایا جانا چاہیے۔ مویشیوں کو سیلاب سے متاثرہ علاقوں سے بچانے کے لیے گائے پناہ گاہوں کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں۔ گائے خانوں میں گائے کی لاشوں کو فوری طور پر مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جانا چاہئے، تاکہ انفیکشن دوسری گایوں میں نہ پھیلے۔ انہوں نے کہا کہ مویشیوں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے ویکسی نیشن کے کام کو ترجیح دی جائے اور اس کی معلومات پورٹل پر اپ لوڈ کی جائیں۔ ویکسینیشن میں کم پیش رفت والے اضلاع کے اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ دھرم پال سنگھ آج ودھان بھون میں اپنے دفتر کے کمرے میں منعقدہ میٹنگ میں عہدیداروں کو ہدایت دے رہے تھے کہ وہ بے سہارا مویشیوں کو گائے پناہ گاہ میں لے جائیں اور بارش سے محفوظ رکھنے کے لیے گائے پناہ گاہوں کا مناسب انتظام کریں۔ انہوں نے کہا کہ جن اضلاع میں گائے کا تحفظ ناکافی ہے، وہاں ترجیحی بنیادوں پر کنزرویشن سائٹس کی تعمیر کی جانی چاہئے۔ تمام گاؤں میں درخت لگانے کا کام کیا جائے۔ چرنے والی زمین کو تجاوزات سے آزاد کرایا جائے اور زمین کو مویشیوں کے لیے چارہ اگانے کے لیے استعمال کیا جائے۔ نیز 15 اگست تک 20 ہزار ہیکٹر تجاوزات سے پاک چرائی اراضی پر سبز چارہ بونے کی سختی سے ہدایات دی گئیں۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری رویندر نے وزیر موصوف کو یقین دلایا کہ وزیر موصوف کی طرف سے دی گئی تمام ہدایات پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ عہدیداروں کو سخت ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ گائے کے بچوں کا ویکسینیشن جلد از جلد مکمل کریں۔ انہوں نے بتایا کہ سیلاب متاثرہ علاقوں میں مویشیوں کو بچانے کا کام جنگی بنیادوں پر جاری ہے اور مناسب چارہ، بھوسے، ادویات وغیرہ کے خاطر خواہ انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ کام میں غفلت برتنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ بارش کے موسم کے پیش نظر تمام اضلاع کے حکام کی جانب سے مویشیوں کی حفاظت کے لیے ضروری انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر محکمہ مویشی کے خصوصی سکریٹری دیویندر پانڈے، محکمہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رگھوناتھ سنگھ، ڈاکٹر پی این سنگھ، ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر جگدیش کمار پانڈے اور ایڈیشنل ڈائریکٹر ڈاکٹر اروند کمار سنگھ اور دیگر نے شرکت کی۔

مجتبیٰ حسن صدیقی کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض

لکھنؤ: 15 جولائی۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کے اسکالر مجتبیٰ حسن صدیقی ابن مجیب احمد صدیقی کو اردو میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنا مقالہ ڈاکٹر مجاہد الاسلام، اسسٹنٹ پروفیسر (مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس) کی زیر نگرانی "دبستانِ لکھنؤ میں صنفِ رباعی کا آغاز وارتقاء" کے موضوع پر مکمل کیا۔ جس کا فائنل وائیوا 23 اپریل 2024 کو منعقد ہوا تھا۔ جس میں ممتحن پروفیسر شہاب ظفر اعظمی (صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی، بہار) تھے۔ اس وائیوا میں صدر شعبہ اردو پروفیسر شمس الہدیٰ دریا آبادی، لکھنؤ کیمپس کی انچارج ڈاکٹر ہما یعقوب، نگراں ڈاکٹر مجاہد الاسلام، ڈاکٹر عمیر منظر، ڈاکٹر عشرت ناہید، ڈاکٹر نور فاطمہ، ڈاکٹر اکبر علی بلگرامی، ڈاکٹر شاہ محمد فائز، ڈاکٹر جابر حمزہ کے علاوہ شعبہ اردو حیدرآباد ولکھنؤ کے اساتذہ کے ساتھ ساتھ دیگر شعبہ جات کے پروفیسرز اور اسکالرز نے شرکت کی۔ مجتبیٰ حسن صدیقی کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری تفویض کیے جانے پر ان کے والد مشہور استاد شاعر مجیب احمد صدیقی نے خوشی کا اظہار کیا اور روشن مستقبل کی دعائیں دیں۔ ان کے علاوہ لکھنؤ کیمپس کے تمام اساتذہ اور دیگر اہم ادبی شخصیات نے مبارکباد پیش کی۔ مجتبیٰ حسن صدیقی نے اس کامیابی پر اپنے والدین، بھائیوں سمیت تمام رفیقان ومحبان، اساتذہ بالخصوص اپنے نگراں ڈاکٹر مجاہد الاسلام کا شکریہ ادا کیا۔

اودھ نامہ

۔۔۔لانا ہے جوئے شیر کا

مرکزی حکومت نے جمہوری قدروں کو پامال کرتے ہوئے اور اپنی من مانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گذشتہ دور میں یعنی الیکشن سے پہلے کے سیشن میں تین فوجداری قوانین کی تبدیلی کا بل پاس کیا اور مخالفتکے چلتے اس کے نفاذ میں کچھ تعطل سے کام لیا اور جب دوبارہ اقتدار کی بناغ ڈور بیسکھیوں پر ہی سہی مل گئی تو اس نے ان کا نفاذ بھی کر دیا۔اس مرتبہ انقوانین کے نفاذ پر کوئی احتجاج نہیں کیا گیا۔ جہاں تک ان قاوانی کی بات ہے تو ان کے نام خالص ہندی اور سنسکرت میں رکھے گئے۔اور یہ زبان اتنی غیر مانوس ہے کہ بآسانی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہاں تک کہ ان بلوں کے انگریزی ورژن میں بھی ہندی اور سنسکرت نام ہی اختیار کئے گئے جس سے حکومت کی نیت اور ارادوں کا پتہ چلتا ہے۔جب یہبل پاس ہوئے تھےاس وقت تاریخ کی سب سے بڑی قابل ذکر بات یہ ہوئی تھی کہ ایوان سے اتنی بڑی تعداد میں ارکان معطل کئے گئے تھے کہ ایسا لگ رہا تھا کہ شاید اب ایوان میں کوئی حزب اختلاف کا ممبر رہ ہی نہیں جائے گا۔جس نے بھی ذرا بھی آواز نکالی اسے باہر کا راستہ دکھا دیا گیا۔

دلچسپی اور حیرت کی بات یہ ہے کہ نئے بلوں کو ہندی یا سنسکرت میں نام دیئے گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ان بلوں کے انگریزی ورژن میں بھی یہی نام ہیں۔صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے بھی ان بلوں کو منظوری دے دی اور حکومت نے آگاہ کیا کہ نئے قوانین یکم جولائی 2024ء سے نافذ العمل ہوجائیں گے اور نافذ العمل ہو بھی گئے۔کئی گوشوں سے ان نئے قوانین کی سخت مخالفت کی گئی۔ حکومت نے اپوزیشن کے دلائل کو غیر متعلقہ اور محرک قرار دے کر مسترد کر دیا یعنی اُس کا کہنا تھا کہ اپوزیشن کے اعتراضات غیر واجبی ہیں اور اپوزیشن تنقید برائے تعمیر نہیں بلکہ تنقید برائے تنقید کر رہی ہے۔اگرچہ حکومت نے ان بلوں پر سخت موقف اختیار کیا ہے لیکن وہ اپوزیشن کی مزاحمت کو کم نہ کرسکی۔دو ریاستی حکومتوں نے تو اعلان کر دیا ہے کہ وہ اپنے متعلقہ ریاستی مقننہ میں ان بلوں میں یقیناً ترمیم کریں گی۔اس ضمن میں جنوبی ہند کی ریاست تامل ملناڈو کی حکومت نے بلوں میں تبدیلیوں کیلئے اندرون ماہ تجاویز پیش کرنے ایک رکنی کمیٹی مقرر کی ہے۔کرناٹک اور دوسری ریاستی حکومتیں بھی اسی طرح کی راہ اختیار کر سکتی ہیں۔ایسے میں خاص طور پر حقائق عوام کے سامنے لانا اور ان سے یہ پوچھنا ضروری ہوگیا کہ آپ لوگ ان بلوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو مرکزی حکومت نے من مانی کرتے ہوئے منظور کئے۔ کیونکہ بہت سے ماہرین قانون کا یہ کہنا ہے کہ یہ تینوں بل غریبوں، اقلیتوں اور دلتوں کیلئے نقصاندہ ہیں۔کیونکہ ان سے پولیس کے اختیارات میں حد درجہ اضافہ کیا گیا ہے۔پولیس جو پہلے سے حاصل اختیارات کے حدود میں ہی نہیں رہتی بلکہ اس سے تجاوز کرتی رہتی ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ پولیس کی زیادتیوں کے خلاف پولیس کو سزا دی گئی ہو۔(الاماشاءاللہ)

یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ پارلیمنٹ اور ریاستی مقننہ دونوں فوجداری قانون سازی کے اہل ہیں۔ بلاشبہ اگر پارلیمنٹ کی طرف سے بنایا گیا قانون اور ریاستی مقننہ کی جانب سے بنایا گیا قانون ناگوار ہے تو دستور کی دفعہ 254 اپنی طرف متوجہ ہوگی تاہم یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ریاستی مقننہ کے ایک قانون بنانے کے بعد پیدا ہوگا۔اس میں عدم مطابقت تھی اور صدر نے ریاستی مقننہ کے منظورہ قانون کی منظوری نہیں دی۔دریں اثناء نئے قوانین کی مخالفت کرنے والوں کی جانب سے اُٹھائے گئے سوالات کو سننا اور اُن کا جواب دینا ضروری ہے۔ بدقسمتی سے مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ یا پارلیمنٹ کے باہر جواب دینے سے انکار کیا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ تین نئے قوانین کی دفعات کا بڑا حصہ ان تین قوانین سے کاپی پیسٹ کیا گیا ہے جنھیں تبدیل کیا گیا تھا۔کیا یہ درست ہے کہ آئی پی سی اور سی آر پی سی کا 90-95 فیصد اور ایویڈنس ایکٹ کا 95-99 فیصد حصہ نئے قوانین میں برقرار رکھا گیا ہے اور ہر سیکشن کو دوبارہ نمبر دیا گیا ہے۔سوال اٹھتا ہے کہ اگر چند اضافوں کے ساتھ موجودہ قوانین میں حذف اور تبدیلیوں کی ضرورت تھی تو کیا ترامیم کے ذریعہ وہی نتیجہ حاصل نہیں کیا جاسکتا تھا۔دوسرا سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر حکومت کا ارادہ فوجداری قوانین پر مکمل نظر ثانی تھا تو لا کمیشن کا حوالہ دینے کیلئے وقتی طور پر قابل احترام عمل کیوں نہیں کیا گیا ؟ کیا لا کمیشن حکومت اور پارلیمنٹ کے غور وخوض کیلئے تمام STAKE HOLDERS سے مشورہ کرنے اور مسودہ بل کے ساتھ اپنی سفارشات پیش کرنے والا سب سے زیادہ قابل عمل ادارہ نہیں تھا؟ لا کمیشن کو بائی پاس کیوں کیا گیا اور یہ کام ایک کمیٹی کے تفویض کیا گیا جس میں جز وقتی ارکان شامل تھے جو کہ ایک کے سواء مختلف یونیورسٹیز میں کل وقتی پروفیسرس کے طور پر خدمات انجام دے رہے تھے۔سب سے اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا نئے قوانین فوجداری قانون کے جدید اُصولوں سے مطابقت رکھتے ہیں کیا نئے قوانین میں گزشتہ دس برسوں میں دیئے گئے تاریخی فیصلوں میں سپریم کورٹ سے وضع کردہ ترقی پسند اُصولوں کو تسلیم کیا گیا ہے اور ان کو شامل کیا ہے؟ کیا نئے قوانین کی متعدد دفعات ہندوستان کے آئین کے خلاف ہیں جیسا کہ سپریم کورٹ نے تشریح کی ہے۔سوال یہ بھی ہے کہ نئے قانون میں سزائے موت کو کیوں برقرار رکھا گیا ہے جب کہ کئی جمہوری ملکوں میں سزائے موت کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ناجائز تعلقات اور مرضی سے زنا کے جرم کو فوجداری قانون میں واپس کیوں لایا گیا ہے۔دوسرے شخص کی رضامندی کے بغیر ہم جنسوں کا رشتہ اب جرم کیوں نہیں رہا۔

سوال اور بھی بہت سے ہیں لیکن سب سے بڑا اور اہم سوال یہ ہے کہ اس قسم کے سوالات کے جوابات کون دے گا۔جب کہ ان کی تشریح کرنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔

نئے ایرانی صدر کی رہنمائی میں ہند-ایران تعلقات کا مستقبل

اسد مرزا

اسلامی جمہوریہ پر برسوں کی پابندیوں اور مظاہروں کے بعد اصلاح پسند امیدوار مسعود پیزشکیان نے مغربی ممالک تک پہنچنے اور ملک کے متنازعہ ہیڈ اسکارف قانون کے نفاذ میں آسانی پیدا کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے سخت گیر سعید جلیلی کو شکست دے کر ایران کا صدارتی انتخاب جیت لیا ہے۔پیزشکیان نے اپنی مہم میں ایران کی شیعہ تھیوکریسی میں کوئی بنیادی تبدیلی نہ لانے کا وعدہ کیا اور طویل عرصے سے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کو ریاست کے تمام معاملات کے لیے حتمی لیڈر کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

تاہم، ایک ایرانی حکومت جواب بھی زیادہ تر سخت گیر پالیسی سازوں کے قبضے میں ہے، وہ پیزشکیان کے معمولی مقاصد کو بھی چیلنج کر سکتی ہے۔مرحوم صدر ابراہیم رئیسی، جو مئی 2024 میں ایک ہیلی کاپٹر کے حادثے میں انتقال کر گئے تھے، کو خامنہ ای کے حامی اور سپریم لیڈر کے طور پر ممکنہ جانشین کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔جبکہ خامنہ ای ریاست کے معاملات میں حتمی فیصلہ ساز ہیں، لیکن جو بھی شخص صدارتی عہدے پر فائز ہوتا ہے وہ ملک کی خارجہ پالیسی کو یا تو محاذ آرائی یا مغرب کے ساتھ تعاون کی طرف موڑ سکتا ہے، جس پر ایرانی سفارت کاری کی پوری عمارت ٹکی ہوئی ہے۔

اگرچہ، زیادہ تر ممالک میں صدر عام طور پر ریاست یا حکومت کے سربراہ -یا دونوں- کے طور پر اپنی صلاحیت میں حتمی اتھارٹی ہوتے ہیں-لیکن ایران میں ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں سپریم لیڈر خامنہ ای موجود ہیں، جو کہ ایران میں حتمی اتھارٹی ہیں اور ملک کی داخلی اور خارجہ پالیسیاں مرتب کرتے ہیں اور تمام اہم فیصلے کرتے ہیں۔اسی طرح، کوئی یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ شاید صدارتی انتخابات محض ایک فریب ہیں اور صدر کا عہدہ محض ایک علامتی عہدہ ہے۔تاہم، حقیقت اس سے کافی زیادہ پیچیدہ ہے۔

درحقیقت ایرانی صدر محض ایک سجے ہوئے مکینیکل بیوروکریٹ نہیں ہیں۔ ایک صدر اور اس کے وزراء کا اہم ایگزیکٹو رول ہوتا ہے اور وہ جس طریقے سے پالیسیوں کو نافذ کرتے ہیں اور فیصلوں کو نافذ کرتے ہیں اس کیذ پالیسیوں اور فیصلوں کے نتائج میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔کافی دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ ہندوستان میں بھی ان انتخابات کے لیے چار پولنگ اسٹیشن بنائے گئے تھے-دہلی، ممبئی، پونے، حیدرآباد- 3000 سے زیادہ ایرانی آبادی کو انتخابات میں ووٹ ڈالنے کے لیے سہولت فراہم کرانے کے لیے۔عملی سطح پر دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات خوشگوار رہے ہیں اور یہاں تک کہ تجارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ مالی سال 2022-23 کے دوران ہندوستان-ایران دوطرفہ تجارت 2.33 بلین ڈالر تھی، جس میں 21.76 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔اس مدت کے دوران، ہندوستان کی ایران کو برآمدات 1.66 بلین ڈالر (14.34% کی ترقی) تھی اور ایران سے ہندوستان کی درآمدات کی مالیت بھی $ 672.12 ملین (45.05% کی ترقی) تھی۔

ایران کو بھارت کی حمایت

مضبوط تعلقات اس طریقے سے مزید ظاہر ہوتے ہیں جس میں ہندوستانی حکومت نے حال ہی میں ایران کو برکس کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کیا اور جس طریقے سے وہ ایران میں چابہار بندرگاہ کو ترقی دینے کے پروگرام کے لیے پوری طرح سے ایرانی حکومت کو مدد مہیا کرا رہا ہے۔ایرانی دانشوروں، سفارت کاروں اور سیاست دانوں میں برکس گروپ میں اپنے ملک کی رکنیت کے لیے پی ایم مودی کی شاندار حمایت کے حوالے سے بے پناہ تعریف ہے۔مودی نے گزشتہ اگست میں جوہانسبرگ میں برکس سربراہی اجلاس میں ایران کی رکنیت کو بامقصد طریقے سے کامیاب کرانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔

مبینہ طور پر، اہم لمحہ سربراہی اجلاس سے ایک ہفتہ قبل ایرانی صدر مرحوم ابراہیم رئیسی کی مودی کو فون کال تھی۔ تاہم، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول نے گزشتہ ہفتوں میں سفارتی سرگرمیوں کے آخری لمحات میں کافی کوششیں کیں، اور ایران کی رکنیت کے لیے برکس سربراہان کے درمیان زمین تیار کی تھی۔ جب وہ جولائی 2023 کے آخر میں جوہانسبرگ میں برکس کے قومی سلامتی کے مشیروں کی میٹنگ میں شرکت کرنے گئے تھے، جو کہ سربراہی اجلاس سے چند ہفتے قبل بھی منعقد کی گئی تھی، برکس کی سیکورٹی اور اقتصادی تعاون کا جائزہ لینے کے لیے

مزید برآں، تہران یہ تصور کرتا ہے کہ چابہار بندرگاہ کے مکمل ہوجانے کے بعد، ہندوستانی صنعت تجارت، سرمایہ کاری اور پراجیکٹ کی برآمدات کے ذریعے بڑے پیمانے پر اندرونی علاقوں میں داخل ہوسکتی ہے اور ہونی بھی چاہیے۔ایرانی فریق محسوس کرتے ہیں کہ چابہار ایران کے ساتھ ہندوستان کی شراکت داری کو مکمل طور پر اعلیٰ اسٹریجک سطح تک لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

چابہار پراجیکٹ

13 مئی 2024 کو، ہندوستان نے ایران کی اسٹریٹجک چابہار بندرگاہ کے شاہد بہشتی ٹرمینل کو تیار کرنے اور چلانے کے لیے ایران کے ساتھ 10 سالہ معاہدے پر دستخط کیے تھے۔نیا معاہدہ 2016 میں 500 ملین ڈالر کی ممکنہ ہندوستانی سرمایہ کاری کے وعدے کی پیروی کرتا ہے۔ یہ مئی 2016 میں چابہار بندرگاہ پر دو ٹرمینلز اور پانچ برتھوں کو تیار کرنے کے لیے کیے گئے پچھلے معاہدے کو مکمل طور پر نافذ کرنے میں متعدد ناکامیوں کے بعد سامنے آیا ہے تاکہ وسطی ایشیا سے بھارت تک سامان اور گیس کی ترسیل اور دیگر بین الاقوامی کارگو کو ہینڈل کیا جاسکے۔پی ایم مودی نے 2016 میں ایران کا سفر کیا تھا اور اصل چابہار معاہدے کو مکمل کرنے کے لیے، اور ایک بین الاقوامی ٹرانسپورٹ اور ٹرانزٹ کوریڈور معاہدے پر دستخط کرنے کے لیے تہران نے بندرگاہ کے بنیادی ڈھانچے کو بڑھانے کے لیے تیار کیا ہے۔لیکن تہران پر امریکی زیر قیادت پابندیوں نے نئی دہلی کو عارضی طور پر اس پروجیکٹ کو روکنے پر مجبور کر دیا۔ آخرکار ہندوستان نے امریکہ کے ساتھ ایک معاہدے پر بات چیت کی تاکہ بندرگاہ میں ہندوستانی سرمایہ کاری کی اجازت دی جاسکے۔مارچ 2023 تک، تہران نے ہندوستان سے چابہار بندرگاہ کو باہمی فائدہ مند تجارت کے لیے استعمال کرنے کا مطالبہ کیا، جس میں ایرانی تیل کی ہندوستانی درآمدات بھی شامل ہیں، جسے نئی دہلی نے امریکہ کی جانب سے پابندیوں کی چھوٹ میں توسیع کرنے سے انکار کرنے کے بعد معطل کر دیا تھا۔

انڈین پورٹس گلوبل لمیٹڈ اور ایران کی پورٹ اینڈ میری ٹائم آرگنائزیشن کی طرف سے مئی میں دستخط کیے گئے تازہ ترین معاہدے میں، شاہد بہشتی ٹرمینل کی توسیع پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، جس میں انڈین پورٹس گلوبل کی جانب سے 120 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری اور 250 ملین ڈالر کی کریڈٹ ونڈو شامل ہے، جس کے ذریعے نئی سرمایہ کاری کی جاسکتی ہے۔ اگرچہ، معاہدے پر دستخط کے بعد، امریکہ نے دھمکی دی کہ ہندوستان کو ایران کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن ہندوستان نے ابھی تک ان دھمکیوں کا کوئی جواب نہیں دیا ہے۔

جہاں تک ہند-ایران تعلقات کے مستقبل کی توقع ہے، تو اس کا ایک مثبت اشارہ حال ہی میں ہندوستان میں ایرانی سفیر، ایراج الٰہی کے ایک اخباری انٹرویو میں مل جاتا ہے جس میں انھوں نے کہا کہ "اقتدار میں کوئی بھی آئے جائے ہندوستان اور ایران کے باہمی تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ساتھ ہیخارجہ پالیسی میں کسی تبدیلی کا امکان بھی نہیں ہے، جس کی قیادت سپریم لیڈر اور اعلیٰ درجے کے سیاستدانوں کے مختلف ادارے کرتے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ ایرانیوں کا ایک بڑا طبقہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر وہ مغرب کے ساتھ دوبارہ رابطہ کریں تو بھی ایران کے خلاف پابندیاں عائد کی جائیں۔" یعنی کہ ایرانی قائدین کا ماننا ہے کہ اگر وہ علاقائی سطح پر علاقائی ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر رکھتا ہے تو وہ امریکی پابندیوں کا سامنا بھی قدرے بہتر طور پر کرسکتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ ہند-ایران تعلقات میں کمی کے بجائے ان کے اور زیادہ بہتر ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

ضمنی انتخاب: اب کی بار، ہار کی بوچھار

ڈاکٹر سلیم خان

حالیہ ضمنی انتخاب کے نتائج دیکھ کر وزیر اعظم نے آر ایس ایس نے اس دانشور کے پیچھے ای ڈی کو چھوڑ دیا ہوگا جس نے انہیں سمجھایا تھا لوگ ان کو بار بار دیکھ اور سن کر اوب چکے ہیں۔اس لیے وہ تشہیر کے لیے جانے کی زحمت گوارہ نہ فرمائیں۔نیز چونکہ دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں اس لیے اپنا آٹھ ہزار کروڑ کا اڑن کھٹولہ لے کر ماسکو چلے جائیں۔وہاں سے سستے داموں پر ایندھن لاکر اپنے رائے دہندگان کو مہنگے داموں پر فروخت کر کے احسان چکائیں۔ماسکو جانے کے بجائے اگر وہ ہری دوار جاتے تو ایودھیا جیسی ہزیمت اٹھانے سے بچ جاتے۔ضمنی کے اندر 13 ر نشستوں میں سے 2 ر نشستیں اگر شرمناک ہار نہیں تو کیا ہے؟ اتراکھنڈ اور ہماچل پردیش جیسے بی جے پی کے گڑھ اور پارٹی کا صدر کی جنم بھومی میں بی جے پی شکست اور مغربی بنگال میں ہار ہوا کے رخ میں تبدیلی کا اظہار ہے۔

ایوان پارلیمان کے اندر اپنی طول طویل تقریر میں وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس کو پرجیوی یعنی دوسری جماعتوں کے سہارے انتخاب جیتنے والی پارٹی بتاتے ہوئے کہا تھا کہ جب اس کا سیدھا مقابلہ بی جے پی سے ہوتا ہے وہ ہار جاتی ہے۔حالیہ ضمنی انتخاب نے اس خیال کو جھٹلا دیا کیونکہ کئی مقامات پر کانگریس نے براہِ راست بی جے پی کو پٹخنی دی ہے۔انتخابی نتائج کا تفصیلی جائزہ بتاتا ہے کہ بی جے پی پرُ پر بھکشی، یعنی دوسروں کو نگل جانے والی جماعت کا لقب بجا ہے کیونکہ اس نے اپنے مخالفین کو خوب ٹکٹ دیئے مگر دو کے سوا سب ہار گئے۔اس لیے آگے کامیابی کی لالچ میں کمل تھامنے والے احتیاط برتیں گے کیونکہ اب مودی جی جیت کی نہیں ہار کی گارنٹی بن چکے ہیں۔نر بھکشی بنیے آدم خور بی جے پی اڑیشہ کی بیجو جنتا دل کو وہ سالم نگل گئی اور شیوسینا کو بھی ڈکارنے کی کوشش کی مگر وہ اس کے گلے کی ایسی ہڈی بن گئی جسے نہ تو اگلا اور نہ نگلا جاسکتا ہے۔مہاراشٹر کے اندر سب سے زیادہ سیٹیں جیتنے والی کانگریس نے بیشتر مقامات پر بی جے پی کو ہرا کر مودی جی کے پرجیوی والے نعرے کی ہوا نکال دی۔

کانگریس پر پرجیوی کا الزام تو مودی جی کی کرم بھومی اتر پردیش میں بھی غلط ثابت ہوگیا جہاں سماجوادی پارٹی نے ڈبل بلڈوزر سرکار کو دوسرے مقام پر ڈھکیل دیا۔یوپی میں یقیناً کانگریس کا اپنے سے بڑی سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد ہے مگر وہاں گوں ناگوں وجوہات کی بنیاد پر یادو اور دیگر پسماندہ سماج کی دلتوں اور براہمنوں سے دوری ہے۔اس فاصلے کو کم کرکے ایس پی پر دلت اور برہمن سماج کا اعتماد بحال کرنے میں کانگریس نے اہم کردار ادا کیا ہے۔راہل گاندھی نے مودی سے بڑے فرق کے ساتھ بی جے پی امیدوار کے ہرا کر اور سمرتی ایرانی کو بھی کانگریس کے ایک شرما سے شکست دلوادی۔ 10 جولائی کو 7 ریاستوں کی 13 ر اسمبلی سیٹوں کے لیے ضمنی انتخاب کے نتائج نے 3 ر دن بعد 13 ر جولائی کو بی جے پی کے تین تیرہ کر دیئے۔پارٹی سطح پر دیکھیں تو کانگریس و ترنمول کانگریس کو 4-4، بی جے پی کو 2 اور عآپ و ڈی ایم کے کو 1-1 سیٹ پر کامیابی ملی ہے۔ایک اسمبلی سیٹ پر آزاد امیدوار بھی کامیاب رہا۔

مذکورہ بالا 13 ر میں سے بی جے پی نے خود کمل کے نشان پر گیارہ مقامات پر الیکشن لڑا تھا اور دو جگہ کامیابی حاصل کی جبکہ کانگریس نے 9 ر نشستوں پر انتخاب لڑ کر چار سیٹیں جیت لیں۔گزشتہ انتخاب کے مقابلے بی جے پی کو ایک سیٹ کا نقصان ہو جبکہ کانگریس کو دو سیٹوں کا فائدہ ہوا۔این ڈی اے کی جے ڈی یو اور پی ایم کے دونوں سیٹیں ہار گئے۔اس لیے بی جے پی جہاز میں سوراخ کا حلیف جماعتوں کو پتہ چل گیا ہے۔اس لیے وہ موقع پا کر باہر کودنے میں عافیت سمجھیں گے۔اس کے برعکس کانگریس کی حلیف آر جے ڈی نے ایک مقام پر کامیابی درج کر کے بتادیا کہ کانگریس کے ہاتھ کا ساتھ مفید ہے۔اس بار سب سے بڑا فائدہ ترنمول کانگریس کا ہوا جس نے بی جے پی سے ۳ سیٹ جیت کر ۴ پر کامیابی درج کرائی۔ بی ایس پی پہلے اتراکھنڈ کی ایک سیٹ پر قابض تھی مگر اس بار وہ بھی ہار گئی۔کانگریس نے عام آدمی پارٹی اور ترنمول کی کامیابی کے خلاف الیکشن لڑنے کے باوجود ان کی کامیابی کو انڈیا محاذ کی فتح قرار دیا۔ انفرادی سطح پر کامیابی و ناکامی کا جائزہ مختلف دلچسپ پہلو اجاگر کرتا ہے۔

اتراکھنڈ میں ڈبل انجن سرکار ہے جو عوام کو بیوقوف بنانے کے لیے یکساں سیول کوڈ کا ڈرامہ کھیل رہی ہے۔اتراکھنڈ کو چاردھام مندروں کے سبب دیو بھومی بھی کہا جاتا ہے۔وہاں پر واقع بدری ناتھ مندر میں 2019 انتخاب کے آخری دن مودی جی دھنی رمانے بیٹھ گئے تھے اور اس کی خوب تشہیر کر کے ووٹ بٹورنے کی گھناونی سازش کی تھی۔ 2022 ر میں کانگریس امیدوار راجندر سنگھ بھنڈاری نے ہری دوار سے بی جے پی امیدوار مہندر سنگھ بھٹ کو 2065 ووٹ سے شکست دی تھی۔اس بار بی جے پی نے کانگریس کے کامیاب امیدوار کو ٹکٹ تھما دیا اس کے باوجود کانگریس کے لکھپت سنگھ کو 28161 ووٹ ملے جبکہ راجندر سنگھ 22937 پر آگئے۔اس طرح کانگریس ساتھ چھوڑنے والے بھٹ صاحب 5224 ووٹوں سے شکست کھا گئے۔یہ ہار ایودھیا کی ہار سے کم نہیں ہے۔

اتراکھنڈ میں ہی منگلور اسمبلی سیٹ پر بھی کانگریس نے ہی کامیابی کا پرچم لہرایا ہے۔یہ مسلم اکثریتی علاقہ ہے اس لیے یہاں پر بی جے پی کی دال کبھی نہیں گلی۔ پچھلی بار ہارنے والے کانگریسی امیدوار قاضی محمد نظام الدین نے 31727 ووٹ حاصل کر کے بی جے پی امیدوار کرتار سنگھ بھڈانا کو 31305 ووٹ پانے کے باوجود 422 ووٹوں کے فرق سے ہرادیا حالانکہ تیسرے مقام پر رہنے والے بی ایس پی امیدوار عبید الرحمن مونٹی نے کانگریس کے 19559 ووٹ کاٹے مگر اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑا۔اتراکھنڈ میں الیکشن سے قبل شدید بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ کے بعد کئی اضلاع کا دیگر مقامات سے رابطہ منقطع ہوگیا اور اتراکھنڈ کے ڈیموں سے چھوڑے جانے والے لاکھوں کیوسک پانی نے اتر پردیش کے ترائی اور میدانی علاقوں میں سیلاب کی صورت وتباہی مچائی مگر انتخابی نتائج کے بعد بی جے پی کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی کیونکہ اتراکھنڈ میں اس کو سپڑا صاف ہونے کی بالکل امید نہیں تھی۔

قومی انتخاب میں ہماچل پردیش سے بی جے پی نے زبردست کامیابی درج کرائی تھی مگر وہاں بھی دیہرا سے وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو کی اہلیہ کملیش ٹھاکر نے 32737 ووٹ حاصل کیے اور اس طرح 25 سال بعد کانگریس نے اس حلقۂ انتخاب میں کامیابی کا پرچم لہرایا ہے۔کملیش نے دو مرتبہ جیت حاصل کرنے والے بی جے پی کے ہوشیار سنگھ کو یہاں 9399 ووٹوں سے شکست دے کر ان کی ہوشیاری نکال دی۔پچھلی بار ہوشیار سنگھ آزاد امیدوار تھے اس بار انہوں نے کمل تھام کر حماقت کرنے کی قیمت چکائی۔اسی صوبے میں نالہ گڑھ سیٹ پر بھی کانگریس امیدوار ہردیپ سنگھ باوا نے 34608 ووٹ حاصل کر کے بی جے پی امیدوار کے ایل ٹھاکر کو 8990 ووٹوں کے فرق سے شکست دی۔ٹھاکر صاحب بھی پہلے آزاد تھے تو جیت جاتے تھے اب کی بار بی جے پی کی بیڑی پیروں میں ڈالی تو وہ گلے کا طوق بن گئی۔ہمیر پور (ہماچل پردیش) کے آشیش شرما نے اس بار بی جے پی کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ کر کانگریس امیدوار ڈاکٹر پشپندر ورما کو محض 1571 ووٹوں کے فرق سے ہرایا جبکہ پچھلی بار جب وہ آزاد تھے تو 12 ر ہزار سے زیادہ ووٹ کے فرق سے جیتے تھے۔اب اگلی بار وہ کمل تھامنے سے قبل دس بار سوچیں گے۔

جالندھر مغرب میں بی جے پی نے عآپ کے کامیاب امیدوار شیتل انگورل کو ٹکٹ دے دیا۔ وہ پچھلی بار کانگریس کے شیتل سنگھ سے صرف 4253 ووٹ سے جیتے تھے لیکن کمل تھامنے کے بعد عام آدمی پارٹی کے موہندر بھگت سے 37325 ووٹ ہار گئے۔اس طرح ان کی غداری انہیں خوب مہنگی پڑی۔امرواڑا (مدھیہ پردیش) میں بی جے پی نے کانگریس کے کملیش پرتاپ شاہ کو کمل تھمایا۔وہ پچھلی بار پنجے کے نشان پر 25058 ر ووٹ سے جیتے تھے لیکن اس بار وہ فرق گھٹ کر 3027 پر تو آیا مگر وہ کامیاب ہوگئے۔بہار کے روپولی اسمبلی حلقہ میں پچھلی بار ایل جے پی کے ٹکٹ پر لڑنے والے شنکر سنگھ نے اس بار آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑا اور 8246 ووٹ سے بی جے پی کی حلیف جنتا دل یو امیدوار کالادھر پرساد منڈل کو شکست دے دی۔مغربی بنگال میں کلین سویپ کرتے ہوئے ترنمول نے بی جے پی سے تین سیٹیں چھین لیں اور تمل ناڈو کی واحد سیٹ بھی ڈی ایم کے نے بی جے پی کی حلیف پی ایم کے سے جیت لی۔ان نتائج نے بی جے پی کے پرجیوی والے الزام کو اسی پر پلٹ کر اُسے بھکشی ثابت کر دیا نیز دوسروں کو 'بال بدھی' (بچکانہ) کا طعنہ دینے والوں کی 'بیل بدھی' (خرکھوپڑی) بھی کھل کر سامنے آگئی۔☆

استعماریت کا رجحان جمہوریت کیلئے خطرناک

نواب علی اختر

انسان کے تلون مزاجی، طوطا چشمی اور موقع پرستی زمانے کے مزاج کے ساتھ لفظوں کے معنوی قوت میں مزید اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ موجودہ عہد میں یہی ماحول ہماری عالمی سیاسیات و سماجیات کی منافقت کا ایک بھرپور استعارہ بن چکا ہے۔اس ضمن میں ہمارے سیاسی سماج پر اب کھل کر بحث ہونی چاہئے اس لئے کہ عوامی بیداری کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ حالانکہ آج کے دور میں ہر دور اندیش شخص اس بات کو اچھی طرح سے جانتا اور سمجھتا ہے کہ ہماری موجودہ سیاست کے کتنے چہرے اور کتنے رنگ ہوتے ہیں۔اس سیاست کا روپ سروپ دور سے جتنا خوبصورت دکھائی دیتا ہے قریب سے اتنا ہی بھیانک ہے۔اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ موجودہ عہد میں سیاست محض سیاست نہیں رہی بلکہ موجودہ سیاست کو سامراجی، فسطائی اور استعماری طاقتوں نے یرغمال بنالیا ہے۔

لہٰذا اب سیاست کا کام عوامی مہم جوئی، پسماندہ اور کمزور عوام کے حقوق کی بازیابی اور دنیا میں امن وامان کی بحالی کے بجائے مٹھی بھر طاقتور لوگوں کو ساری دنیا پر مسلط کرنے کا نام سیاست بن کر رہ گیا ہے۔ جمہوریت کی یہ داشتہ ان طاقتور لوگوں یا (ممالک) کے توسیع پسندانہ نظریات کو فروغ دینے میں مصروف ہے۔اپنے اسی مزموم مقاصد کے حصول کے لیے پورے انسانی سماج کو نیشنل ازم، مذہب، مسلک، ذات پات، رنگ ونسل کے نام پر تقسیم کرنے کی مسلسل کوشش کر رہی ہے۔ گویا دنیا میں ایک ایسی آگ کو ہوا دی جارہی ہے جس کی نفرت انگیز حرارت سے زمین کی کوکھ تک جل کر راکھ ہوجانے کا خطرہ لاحق ہوچکا ہے اور یہ استعماری سیاست اپنے ہدف کے حصول کے لئے دنیا کے تمام تر جدید ذرائع ابلاغ وترسیل کا بھرپور استعمال کر رہی ہے۔

آج دنیا کا ہر ملک اس کی زد میں ہے۔ جس کی ایک تجربہ گاہ ہمارے ہندوستان جیسا سیکولر ملک بھی ہے۔ ہماری جمہوریت کے سینے میں تہذیب وثقافت، مذہب ومسلک ذات وپات کے نام سے دھد ھکنے والی آگ دھیرے دھیرے جوالا مکھی کی شکل اختیار کر رہی ہے، جو ہمارے ملک کے امن وامان کے لئے انتہائی خطرناک ہے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ اس مسئلہ پر ہمارے ملک کے دانشوروں کو اپنے خیال کے اظہار کو محض اظہار افسوس کے دائرے تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہئے۔اس جمہوریت کی بحالی کے لئے کسی عملی اقدام کی سخت ضرورت ہے۔دنیا کے تمام جمہوری ممالک کو اس بات کو سمجھنے کی سخت ضرورت ہے کہ استعماریت کا بڑھتا ہوا غلبہ جمہوریت کی بنیادوں کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔

بظاہر انتہا پسندی کا تعلق میدان سیاست سے رہا ہے مگر آج انتہا پسندی زندگی کے ہر شعبہ میں داخل ہوچکی ہے۔ چونکہ آج سرمایہ دار اور حکمراں طبقہ سیاسی حیلہ گری سے زیادہ مذہب کی آڑ میں سیاسی شعبدہ بازی کا حامی ہے اس لئے انتہا پسندی سیاسی طبقہ سے زیادہ مذہبی طبقہ میں حلول کر گئی ہے۔اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ مذہبی انتہا پسندی سیاسی انتہا پسندی سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ سیاست کی فریب کاریوں اور نظریاتی تحفظات کو سمجھنا گو کہ آسان نہیں ہے مگر پھر بھی عام انسان سیاست مداروں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ سیاسی شعبدہ بازی اور سیاست مداروں کی عیاریوں سے ایک زمانہ واقف ہے مگر اس واقفیت کے بعد بھی عوام سیاسی پروپیگنڈہ کا شکار ہوتی ہے اور اپنی معلومات پر غفلت اور لاعلمی کا کفن ڈال لیتی ہے۔مذہب کا معاملہ سیاست سے قدرے مختلف ہے۔مذہب کچھ لوگوں کے لئے منفور ہوسکتا ہے مگر دنیا کی آدھی سے زیادہ آبادی مذہب، مذہبی رہنماؤں اور ان کے نظریات کی پابند ہوتی ہے۔یہ رہنما مذہب کی ترقی اور بقا کے لئے عوام کے جذبات کا استحصال کرتے ہیں کیونکہ جس مذہب کی ترقی اور بقا کے لئے وہ جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں دراصل انکے یا ان جیسوں کے ذاتی نظریات پر مشتمل مذہب ہوتا ہے جسے عوام پر تھوپنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اصل مذہب صرف کتابوں اور مسودوں میں قید ہوتا ہے جس کی حقیقت عوام کے سامنے آشکار نہیں کی جاتی۔دراصل یہ طبقہ عوام کو مذہبی جارحیت اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے تاکہ سیاست اور سماج میں اپنی ساکھ کو برقرار رکھ سکے یا میدان سیاست میں اپنے مفاد کے لئے تگ ودو کر سکے۔ چونکہ مذہب ایک مقدس نظام کا آئینہ دار ہوتا ہے اس لئے عوام مذہبی رہنماؤں کو بھی مقدس سمجھ لیتے ہیں اور انکے پروپیگنڈہ کے شکار ہو جاتے ہیں۔انسانوں میں اختلاف رائے ایک فطری جذبہ ہے۔اس جذبہ کی مذمت نہیں کی جاسکتی کیونکہ اختلاف رائے ایک صحت مند رائے کو استوار کرتی ہے۔نظریوں کا اختلاف فکری اختلاف کو جنم دیتا ہے اور فکری اختلاف انسان کو تحقیق کے میدان میں عرق ریزی پر ابھارتا ہے۔تحقیق انسان کو ایک صحت مند نظریہ کی طرف لے جاتی ہے۔ایسا نظریہ جو سماج اور معاشرہ کے لئے کارآمد اور صحت مند سماج کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحت مند اختلاف کے لئے لازم ہے کہ وہ زندہ موضوعات پر ہو اور نتیجہ خیز بھی ہو۔اختلاف اور عداوت میں بال کے برابر حد فاصل ہوتی ہے جسے ارباب نظر سمجھتے ہیں مگر صاحبان سیاست اور کم نظر علمائے مذہب اس حد فاصل کو جان بوجھ کر نظر انداز کرتے ہیں تاکہ اپنے مفاد کو حاصل کرسکیں۔سیاست اور مذہب دونوں جگہ اختلاف رائے کو مذموم تصور نہیں کیا گیا ہے بلکہ نظریاتی اختلاف کو علمائے سیاست و مذہب نے بہت اہم قرار دیا ہے۔ آج دنیا میں جتنی بھی ترقی ہمارے سامنے ہے اس کی بنیادی وجہ نظریوں اور آراء کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کے بعد جو نئی تحقیق ہوتی ہے وہ نئی ترقیاتی راہوں کو ہموار کرتی ہے۔یہ اختلاف اس وقت خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے جب انسان اس فکری و نظریاتی اختلاف کو ذاتی اختلاف سمجھ لیتا ہے اور اس اختلاف کو ایک پروپیگنڈہ کی شکل دے دیتا ہے۔یا ایک نظریہ کو اس طرح رد کر دیا جائے کہ اس کے دلائل پر بھی غور وخوض نہ کیا جائے۔ خطرناک ترین صورتحال اسی ماحول کی کوکھ سے جنم لیتی ہے اور ایک انسان پوری انسانیت کو گمراہی کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔

ہندوستان کا موجودہ سماج تیزی سے شدت پسندی اور مذہبی جنون کی طرف بڑھ رہا ہے۔ایسا سماج جہاں کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔خواہ وہ سیاست مدار ہو یا مذہبی مقدس افراد۔ ہر طرف انتہا پسندی کا عروج ہے۔ ایسا سماج وجود میں آچکا ہے جو اپنے نظریات وافکار کو جبراً تسلیم کرانے یا اپنی سوچ کے خلاف سوچنے والے افراد کو زندہ رہنے کا حق نہیں دیتے۔اس کی بنیادی وجہ ہمارے معاشرہ میں 'عدم برداشت' کا بڑھتا ہوا رجحان رواداری کا ختم ہوتا ہوا ماحول ہے۔نظریاتی طور پر مفلوج انسان فکشن کو حقیقت کا روپ دے دیتا ہے اور حقیقت اس کے لئے فکشن بن جاتی ہے۔جس کے نتیجہ میں خطرناک صورتحال جنم لیتی ہے جو سماج ومعاشرہ کے لئے مہلک بن جاتی ہے۔

ہمارا سماج یوں تو روشن خیالی کا دعویدار ہے مگر ہر طبقہ کے افراد میں تحمل کا جذبہ ناپید ہے۔عدم برداشت کے ماحول نے انتہا پسندی کو فروغ دیا ہے۔ یہ سماج کبھی جانوروں کے مذہبی تقدس کے نام پر انسانوں کا بے دریغ خون بہا دیتا ہے اور کبھی سیاست مداروں کے ورغلانے پر 'لو' کو جہاد کا نام دے کر قتل کے جواز تلاش کرتا ہے۔اگر ہم اس صورتحال سے نپٹنے میں ناکام رہتے ہیں اور برسر اقتدار طبقہ یا دیگر جماعتیں اور تنظیمیں اسی طرح مذہب کو سیاسی مفادات کے حصول کے لئے استعمال کرتے رہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ایوان سیاست اور مذہبی عبادت گاہوں میں دہشت گردوں کے ٹولے نظر آئیں گے۔ بہتر ہوگا کہ ہم اپنے نظریات کو اپنی ذات تک محدود رکھیں اور مذہب کے سیاسی استعمال کو ختم کرنے پر مضبوط لائحہ عمل ترتیب دیں۔☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

لکھنؤ کے علم شب عاشور کی تاریخ اور اہمیت

عزیر حسن رضوی

اردو عزاداری میں لکھنؤ ایک طویل عرصے سے شراکت دار رہا ہے۔ جنوبی ایشیائی باشندوں میں وہ جہاں بھی قیام پذیر ہیں، لکھنؤ شہر ہی ان کی عزاداری کا ذریعہ ہے، عزاداری اودھ (لکھنؤ) کے نوابوں کے دور میں پروان چڑھی۔

نوابوں کے دور سے لے کر اب تک، لکھنؤ کے شیعوں نے پیغمبر اسلام کے نواسے امام حسین کی شہادت کی یاد میں محرم کے مہینے میں کئی اہم مذہبی محفلیں اور جلوس قائم کیے ہیں۔

ان میں سے ایک علم شب عاشور ہے جو محرم کی نویں تاریخ کو منعقد ہوتی ہے۔ یہ جلوس سب سے پہلے 1920 کی دہائی میں نکالا گیا تھا اور پھر اسے یادگار حسینی کمیٹی کے زیر اہتمام "یادگار حسینی علم" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جس میں شہر کے مشہور علماء اور قابل ذکر شخصیات شامل تھیں۔ 1939 میں تحلیل کے بعد کمیٹی کا نام تبدیل کر کے "علم شب عاشور" کر دیا گیا اور مرحوم سید قیصر حسین رضوی کی رہنمائی میں اسے نکالنا شروع کیا گیا۔

یہ جلوس 1977 تک وکٹوریہ اسٹریٹ پر امام باڑہ ناظم صاحب سے شروع ہوتا تھا اور اکبری گیٹ اور غلام حسین پل سے ہوتا ہوا درگاہ حضرت عباس پر اختتام پذیر ہوتا تھا۔ لیکن فرقہ وارانہ تنازعات کی وجہ سے 70 کی دہائی کے آخر سے مذہبی جلوسوں کو روک دیا گیا۔

ان دنوں مرحوم مولانا سید کلب حسین جو کہ کبن صاحب کے نام سے مشہور ہیں، رات کو جلوس سے پہلے یہ مجلس پڑھا کرتے تھے۔

کبن صاحب کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے مرحوم کلب عابد صاحب نے امام باڑہ ناظم صاحب میں اسی مجلس کو پڑھا،

علم کو احترام کے ساتھ رضا کار ایک دائرے میں لے کر چلتے تھے۔ ہر عقیدت مند کو دائرے میں داخل ہونے سے پہلے اپنے جوتے اتارنے ہوتے تھے۔

اگردان اور گلاب پاش کو بھی علم کے ساتھ کشتی میں بڑے قرینے سے لے جایا جاتا تھا،

عزادار پورے راستے ہاتھوں سے "ہائے حسینا یا حسین" کہتے ہوئے ماتم کرتے تھے، یہ لکھنؤ کے سب سے مشہور جلوسوں میں سے ایک ہے جس میں ایک لاکھ لوگ شریک ہوتے ہیں۔

مرحوم شہنشاہ حسین رضوی کے بیٹے مرحوم قیصر حسین رضوی پیشے کے اعتبار سے وکیل تھے، لیکن لکھنؤ کی عزاداری میں ان کا بڑا حصہ تھا، انہوں نے درگاہ حضرت عباس میں قیدخانہ یا جناب سکینہ کے روزے کی تعمیر کی تجویز بھی پیش کی تھی۔

وہ شاعر اہل بیت بھی تھے اور انہوں نے بہت مرثیہ اور نوحے بھی لکھے تھے۔ جس میں مشہور نوحے بھی شامل ہیں، ، جو آج بھی لکھنؤ اور اردو عزاداری کے مختلف حصوں میں پڑھے جاتے ہیں:

اے جان دل حیدر کرار علمدار،
خون میں جب ڈوبا ہوا آیا علم عباس کا،
نادان سکینہ آجاؤ

یہ بھوکے پیاسے کی حاضری ہے۔ جو عاشورہ میں پڑھا جاتا ہے اور

یا شاہ قید خانے میں تشریف لایئے

قیصر صاحب کی کوئی اولاد نہیں تھی، 1971 میں ان کی وفات کے بعد ان کے بھتیجے جو کہ نخاس میں "شہنشاہ بلڈنگ" میں رہتے ہیں، اس جلوس کی ذمہ داری لی۔ جس میں سید امتنان حسین رضوی عرف علی سردار، سید اخلاق حسین رضوی (وکیل) عرف حسن سردار اور سید صابر حسین رضوی عرف تقی سردار شامل تھے۔

امتنان سحاب کا 2007 میں انتقال ہوگیا تھا اور اخلاق سحاب کا انتقال 2020 میں۔ اب یہ علم انکے چھوٹے بھائی صابر سحاب اور صابر سحاب کے بھتیجوں کے زیر نگرانی نکالا جاتا ہے

قیصر صاحب کے ایک اور بھتیجے مرحوم ڈاکٹر عارف رضا سحاب بھی شاعر اہلبیت ہیں اور انجم شہید فرات کے بانی مصنف مرحوم سید اخلاق حسین رضوی کے بیٹے اور پیشے سے صحافی ہیں۔

نہضت امام حسینؑ اہل سنت کی نظر میں

حجۃ الاسلام والمسلمین احمد عالمی

تحریک عاشورہ کو اس کی وسیع اور ہمہ گیر جہتوں کے پیش نظر، تاریخ کے ایک ایسے تاثیر گزار ترین اور یادگار ترین سانحہ کی حیثیت حاصل ہے جو ملتوں اور فرقوں سے ماوراء سب کو متاثر کرتا نظر آتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ یہ دینی، مذہبی وملکی اور جغرافیائی حد بندیوں سے پرے جا کر دنیا بھر کے دانشوروں، علماء و سیاست دانوں کو بھی اپنی طرف جذب کرتا نظر آتا ہے۔ بعض نظریات کی رو سے یہ بات بآسانی سمجھ میں آجاتی ہے کہ واقعہ کربلا کبھی بھی محض شیعہ معاشرہ تک محدود و مختص نہیں رہا۔ اس واقعیت کے مدنظر کہ واقعہ کربلا کے اثرات صرف اسلامی سماج تک محدود نہیں ہیں۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عاشورہ اور شہادت سرکار سید الشہداء ؑ کی اہمیت کو بین المذاہب گفتگو کی بنیاد اور معیار قرار دیا جانا چاہئے۔ اسے اہل تسنن اور اہل تشیع کے مابین مذاکرہ کی محوری حیثیت کا حامل ہونا چاہئے چونکہ برادران اہل تسنن کے حدیثی، تاریخی، روایتی ودرایتی مآخذ ومنابع بالخصوص صحیح بخاری میں جسے اہل تسنن کے یہاں غیر معمولی اعتبار حاصل ہے، ایسی بے شمار احادیث وروایات موجود ہیں جو حضور اکرمؐ کی رو سے امام حسینؑ کی شخصیت کی عظمت ومنزلت کی نشاندہی کرتی ہیں، علاوہ ازیں دیگر کتابوں میں بھی احادیث موجود ہیں جو برادران اسلامی کے مابین مذاکرہ کے اسباب فراہم کرتی ہیں۔ سردست ہم نے یہ کوشش کی ہے امام حسینؑ کی شخصیت اور آپ کے فضائل ومناقب کو اہل تسنن کے نقطہ نظر سے بیان کریں نیز آپ کی تحریک کا تجزیہ پیش کرتے ہوئے برادران اسلام کے یہاں عزاداری کی روایت کا تذکرہ کریں۔

امام حسینؑ۔ اہل سنت کے معتبر حوالہ جات میں
(الف) امام حسینؑ کے تئیں پیغمبر کا والہانہ لگاؤ

۱۔ اہل سنت کے بزرگ عالم دین، مؤلف تفسیر کشاف، علامہ زمخشری اپنی کتاب ''ربیع الابرار'' میں نقل کرتے ہیں:

حضرت فاطمہؑ اپنے دونوں بیٹوں امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور فرمایا یا رسول اللہؐ ان بچوں کو کوئی تحفہ دیجئے؛ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ تم پر قربان جائے، میرے پاس مال دنیا سے کچھ نہیں ہے جو میں ان بچوں کو ہدیہ کرسکوں، اس کے بعد آپ نے امام حسنؑ کو اپنے سینے سے لگایا، بوسہ دیا اور اپنے داہنے زانو پر بٹھایا اور پھر فرمایا: میں اپنے اس نواسے کو اپنی ہیبت اور اخلاق ہدیہ کرتا ہوں اور پھر امام حسینؑ کو سینے سے لگایا، بوسہ دیا اور بائیں زانو پر بٹھایا اور فرمایا: میں نے اپنی شجاعت کو اسے بخشا۔ ا۔

۲۔ ابوہریرہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسولؐ خدا نے امام حسینؑ کو سینے سے لگایا اور پھر فرمایا: اے پروردگار! میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں تو بھی اسے عزیز رکھ۔ ۲۔

۳۔ قاضی نور اللہ شوشتری نے اپنی کتاب ''احقاق الحق'' میں لکھا: ابوالموید موفق بن احمد نے ''مقتل الحسین'' میں مختلف راویوں سے اور انہوں نے ابوبکر سے نقل کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا: حسنؑ وحسینؑ جوانان جنت کے سردار ہیں۔ ۳۔

۴۔ حافظ ابونعیم اصفہانی نے ''حلیۃ الاولیا''، ج ۴، ص ۱۳۹ پر نقل کیا ہے کہ مختلف سلسلۂ روایت کے علاوہ خلیفہ دوم سے روایت ہے پیغمبرؐ نے فرمایا: حسنؑ وحسینؑ، جوانان جنت کے سردار ہیں؛

۵۔ احمد بن حنبل نے مسند میں متعدد راویوں سے نقل کیا ہے: رسولؐ حسن وحسین کو اپنے سینے سے لگا کر فرماتے ہیں: خدایا، میں ان دونوں کو عزیز رکھتا ہوں تو بھی انہیں عزیز رکھ، تو ان سے محبت فرما: ۴۔

(ب) کربلا میں امام حسینؑ کی شہادت اور سرکار رسالت مآبؐ

۶۔ زوجہ رسولؐ عائشہ سے منقول ہے: امام حسینؑ اس وقت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی، آپ نے خود کو حضور پر گرا دیا اور پشت پر سوار ہو گئے، جبرئیل نے پوچھا: یا رسولؐ اللہ کیا آپ انہیں عزیز رکھتے ہیں؟ حضور نے فرمایا: میں اپنے فرزند کو کیوں عزیز نہ رکھوں! جبرئیل نے کہا: آپ کی امت آپ کے بعد انہیں مار ڈالے گی۔ جبرئیل نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا اور تھوڑی سی سفید مٹی اٹھا کر پیغمبر کو دی اور کہا: اسی مٹی پر آپ کے نواسہ کو شہید کر دیا جائے گا اور اس سرزمین کا نام ''طف'' ہے جیسے ہی جبرئیل، پیغمبرؐ کے پاس سے تشریف لے گئے، پیغمبر گھر سے باہر نکلے، آپ کے ہاتھ میں وہی مٹی تھی اور گریہ فرماتے جارہے تھے اور فرمایا: عائشہ! جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے بعد اپنا راستہ کھودے گی اور میرے فرزند حسینؑ کو قتل کر دے گی اس کے بعد روتے ہوئے اپنے اصحاب، جن میں حضرت علیؑ، ابوبکر، عمر، حذیفہ، عمار اور ابوذر شامل تھے، کے پاس گئے، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے کیوں گریہ فرمایا، حضورؐ نے فرمایا: جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے فرزند حسینؑ کو میرے بعد سرزمین طف میں شہید کر دیا جائے گا اور یہ میرے ہاتھوں میں اسی سرزمین کی مٹی ہے، اسے وہیں دفن بھی کر دیا جائے گا۔ ۵۔

۷۔ ابن کثیر جو مسلک شافعی کے معروف عالم دین ہیں اپنی کتاب '' البدایۃ والنہایۃ'' میں امام حسینؑ کی منزلت سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: پیغمبرؐ، امامین حسنین کو انتہائی عزیز رکھتے تھے اور ان سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ امام حسینؑ، اصحاب پیغمبرؐ میں بھی شمار ہوتے تھے، آپ رسول کے آخری وقت تک ان کے ساتھ ساتھ تھے، پیغمبر ان سے راضی تھے، باوجود اس کے امام حسینؑ کم سن تھے؛ ۶۔

۸۔ ابن کثیر لکھتے ہیں: بخاری نے ابونعیم سے نقل کیا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا، جب وہ کسی آدمی کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے کہ محرم میں مکھی مارنا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا: لوگ مکھی کے مارے جانے کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ انہوں نے فرزند رسولؐ کو قتل کر دیا ہے (مگر اس کے بارے میں نہیں پوچھتے ہیں) حالانکہ رسولؐ نے امامین حسنینؑ کے بارے میں فرمایا تھا: یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو کے پھول ہیں؛ ۷۔

۹۔ مؤلف الحسین ابو الشہداء، عباس محمود عقاد (مصری) کہتے ہیں: شجاعت امام حسینؑ ایسی صفت ہے جو کسی کے لئے باعث حیرت نہیں ہونا چاہئے، آپ کی ذات والا صفات سے شجاعت کا ظہور ایسے ہی ہے جیسے معدن ومخزن سے سونا نکلنا، امام حسینؑ معدن شجاعت ہیں اور یہ وہ فضیلت ہے جو انہیں موروثی طور پر ملی تھی اور ان سے انکی اولاد تک منتقل ہوئی البتہ ساری تاریخ بنی آدم میں کوئی شخص کربلا کے ان حالات کے پیش نظر، امام حسینؑ سے زیادہ شجاع نہیں نظر آتا شاید اسی لئے سیکڑوں سال گزرنے کے بعد بھی وہ سید و سالار شہیدان کے عنوان سے جانے جاتے ہیں؛

(ج)۔ تحریک امام حسین، میزان عدالت میں

۱۰۔ اشاعرہ کے پیشوا ابو الحسن اشعری (متوفی ۳۲۴ھ) کہتے ہیں: جب یزید کا ظلم حد سے بڑھ گیا تو امام حسینؑ اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور کربلا میں شہید ہوئے۔ ۸۔

۱۱۔ عراق کے اہل تسنن کے مفتی ومرجع علامہ آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) ''تفسیر روح المعانی'' میں آیۂ '' فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّـهُ کے ذیل میں احمد بن حنبل سے نقل کرتے ہیں ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بیٹے نے یزید پر لعنت بھیجنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: **کیف لا یلعن من لعنہ اللہ فی کتابہ**؛ اس پر کیسے لعنت نہ بھیجی جائے جس پر خدا نے اپنی کتاب میں لعنت بھیجی ہے، احمد بن حنبل کے بیٹے عبد اللہ نے پوچھا: میں نے قرآن پڑھا ہے مگر کہیں یزید پر لعنت نظر نہیں آئی احمد بن حنبل نے اس کے جواب میں آیہ فهل عسیتم۔۔۔ الخ کی تلاوت کی اور کہا! **ای فساد وقطیعۃ اشد مما فعلہ یزید**، کون سا ایسا مفسدہ اور قطع رحم ہے کہ یزید جس کا مرتکب نہیں ہوا۔

۱۲۔ آلوسی کہتے ہیں: یزید پر لعنت قابل تامّل مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ گناہان کبیرہ کا مرتکب اور اوصاف خبیثہ کا حامل تھا، اس نے مدینہ والوں پر ظلم وزیادتی کی اور امام حسینؑ کو شہید کیا نیز اہل بیتؑ کی توہین کی۔

۱۳۔ مولوی محمد شہداد حنفی نہضت امام حسینؑ سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: امام حسینؑ نے حق کی راہ میں اپنا سر دیدیا مگر باطل کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا، باجود اس کے کہ ان کے ساتھیوں کی تعداد، وافر نہ تھی باطل کے مقابل پوری قوت اور استقلال کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور اس کے بعد شہادت عظمیٰ پر فائز ہوئے۔

۱۴۔ ابن روز بہان لکھتے ہیں:

امام حسینؑ نے انتہائی مصیبت وکرب کے عالم میں جام شہادت نوش کیا اور کربلا میں دفن ہوگئے۔ تاریخ اسلام میں اس سے زیادہ غم انگیز اور دردناک واقعہ نہیں گزرا؛ خدا کے علم کے برابر لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اس جنگ میں امام حسینؑ کے مقابل آیا اور اس جنگ میں شریک اور راضی رہا۔ ۹۔

۱۵۔ ابن خلدون کا کہنا ہے:

یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کرنے کے لئے اجتہاد کیا چنانچہ وہ بے گناہ ہے کیونکہ وہ اصحاب جنہوں نے امام حسینؑ کی ان کی تحریک میں ہمراہی نہیں کی، انہوں نے بھی ان کے قتل کو جائز نہیں قرار دیا۔ یزید نے امام حسینؑ سے جنگ کی، یزید کا یہ عمل اس کے فاسق ہونے کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ امام حسینؑ اپنی شہادت کے سبب عند اللہ ماجور ہیں۔ یزید نے غیر عادلانہ کام کئے چنانچہ امام حسینؑ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ ۱۰

۱۶۔ ڈاکٹر طہٰ حسین (متوفی ۱۹۷۳ء) کا خیال ہے:

اس بات کے پیش نظر کہ امام حسینؑ، دین کے محافظ اور اس کے سرخیل ہیں ہرگز یزید کی بیعت ان کے لئے قابل قبول امر نہیں تھا چنانچہ آپ نے اپنے مقصد کو بچانے کے لئے ایک جائز اور شرعی راستے کا انتخاب کیا اور مطالبہ بیعت سے دوری اختیار کرتے ہوئے کوفہ کا رخ کیا اور شہادت کو یزید کی بیعت پر ترجیح دی چونکہ یزید کی بیعت اس کے مظالم کی تائید قرار پاتی۔ ۱۱۔

د: امام حسینؑ، مسلمانوں اور آزادی خواہوں کے لئے نمونہ عمل:

ایسے حالات میں جب معاشرہ میں ایک انصاف ورقیادت پائی جائے اور اس کا مقصد شریعت اور قوانین الٰہیہ کا پاس ولحاظ اور اس کا اجرا ہو مگر اس کے مقابل ایک ظالم حکومت آجائے جو دامن عدالت کو تار تار کرنے والی ہو، تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس عادل حکومت کا ساتھ دیں اس کی حمایت کریں۔ امام حسینؑ کا انقلاب اسی زمرہ میں آتا ہے چونکہ آپ ایک ظالم حکومت کے مقابل اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ۱۲۔

ہ: عزائے امام حسینؑ سے متعلق اہل تسنن کے اشعار:

اہل سنت کے مسالک میں سے ایک مسلک کے پیشوا امام شافعی، اہل بیتؑ سے خصوصی عقیدت رکھتے تھے، انہوں نے عاشورہ سے متعلق بہت اہم اشعار کہے ہیں، ان میں سے بعض کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

''یہ وہ سانحہ ہے جس سے میری نیند اڑ گئی، میرے بال سفید ہوگئے ہیں۔

میرے دیدہ ودل کو اس نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے اور مجھے غمگین کر رہا ہے، میری آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور میری نیند اڑ چکی ہے۔

دنیا، خاندان رسالت میں ہوئے اس سانحہ سے دم بخود ہے، پہاڑ پگھل رہے ہیں۔

کوئی ہے جو میرا پیغام حسینؑ تک پہنچا دے باوجود اس کے کہ سب کے دل غمگین ہیں۔

امام حسینؑ بے خطا مارے گئے، ان کا پیراہن ان کے خون سے رنگین کر دیا گیا۔

ہم لوگ بڑے عجیب ہیں ایک طرف آل رسولؐ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اور دوسری طرف ان کی اولاد کو قتل کرتے ہیں اور انہیں تکلیف پہنچاتے ہیں۔

اگر اہل بیتؑ سے محبت گناہ ہے تو میں اس گناہ پر ہرگز توبہ نہیں کروں گا۔

اہل بیت رسولؐ روز قیامت میری شفاعت کرنے والے ہوں گے، اگر میں ان کے لئے دل میں حسد رکھوں گا تو میرا یہ گناہ کبھی بخشا نہیں جائیگا''۔ ۱۳۔

۱۷۔ علامہ اقبال امام حسینؑ اور فلسفہ تحریک عاشورہ سے متعلق فرماتے ہیں:

آن امام عاشقان، پور بتولؐ
سرو آزادی زبستان رسولؐ
اللہ اللہ بای بسم اللہ، پدر
معنی ذبح عظیم، آمد پسر
چون خلافت رشته از قرآن گسیخت
حریت را زهر اندر کام ریخت
خون آن سر، جلوه خیر الامم
چون سحاب قبله باران در قدم
برزمین کربلا بارید ورفت
لاله در ویرانه ها کارید ورفت
تاقیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد
بهر حق در خاک وخون گردیده است
پس بنای "لااله" گردیده است
مدعایش سلطنت بودی اگر
خود نکردی با چنین سامان سفر
دشمنان چون ریگ صحرا، لاتعد
دوستان او به یزدان هم عدد
سر ابراهیم واسماعیل بود
یعنی آن اجمال را تفصیل بود
عزم او چون کوهساران استوار
پایدار وتند سیر وکامکار
تیغ بهر عزت دین است وبس
مقصد او حفظ آیین است وبس
خون او تفسیر این اسرار کرد
ملّت خوابیده را بیدار کرد
تیغ "لا" چون از میان برون کشید
از رگ ارباب باطل، خون کشید
نقش "الا اللہ" بر صحرا نوشت
سطر عنوان نجات مانوشت
رمز قرآن از حسین آموختیم
زآتش او شعله ها افروختیم
شوکت نام و فربغداد رفت
سطوت غرناطه هم از یاد رفت
تار ما از زخمه اش لرزان هنوز
تازه از تکبیر او ایمان هنوز
ای صبا! ای پیک دور افتاد گان!
اشک ما برخاک پاک او رسان

عاشورہ کے روز اہل تسنن کے مراسم عزاداری

سوگواری اور مرثیہ گوئی، صدر اسلام سے رائج رہی ہے، ہر گروہ ہر قبیلہ نے اپنی تہذیب کے مطابق البتہ جہاں تک شریعت نے اجازت دی، مراسم عزا برپا کی ہیں۔ برادران اہل سنت نے نہ صرف یہ کہ اہل بیت رسولؐ کے لئے مرثیے کہے ہیں بلکہ عاشورہ کی مناسبت سے مجالس سوگواری اور بزم غم کا انعقاد کیا ہے۔

عبد الجلیل رازی نے اپنی اہم تالیف کتاب ''النقض'' (اشاعت ۵۶۰ھ) میں ایسے افراد کا تذکرہ کیا ہے جو اہل تسنن کے معروف واعظ تھے انہوں نے شہدائے کربلا کے لئے مجالس برپا کیں، ان پر روئے۔ ان کے رشحات قلم سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ معدودے چند متعصب قسم کے افراد کے علاوہ، رسولؐ وآل رسولؐ پر ہوئے ظلم پر سارے مسلمان بلاتفریق مذہب وملت ومسلک، غم مناتے ہیں اور اس رنج کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

اس زمانے میں اس قسم کی سرگزشت کی تاریخ نگاری کو مقتل نویسی کہتے ہیں جس میں ان مصائب کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو اہل بیت رسولؐ پر پڑے ہیں۔ چھٹی صدی ہجری میں ''مقتل الحسین'' نامی ایک اہم کتاب اس موضوع پر لکھی گئی جس کے مؤلف خوارزمی ہیں۔ انہوں نے ایسے موضوعات جس کا تعلق، فضائل ومصائب امام حسینؑ سے ہے، اس کتاب میں جمع کیا ہے۔

عبد الجلیل رازی لکھتے ہیں:

''شیعہ ہی اس نالہ وشیون سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ تمام ان شہروں میں جہاں جناب شافعی یا ابوحنیفہ کے ماننے والے ہیں جن میں چند علما محمد منصور، امیر عبادی، خواجہ علی غزنوی، صدر خجندی، ابو منصور ماشادہ، مجد ہمدانی، خواجہ شیخ بوالفضائل مشاط، خواجہ ابوالمعالی جو بنی مزاری کے نام سے معروف ہیں، نے بھی موسم عزا میں عاشورہ کی مناسبت سے مجالس گریہ وزاری منعقد کی ہیں اور شہدائے کربلا کو روئے ہیں اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔''

ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں: سب واقف ہیں کہ طرفین کے معتبر ائمہ اور اصحاب ابوحنیفہ اور امام شافعی نیز اس سے قبل کے دیگر علماء نے اس روایت کی رعایت کی ہے اور شہدائے کربلا کے لئے مرثیہ کہے ہیں اور امام حسینؑ کی شہادت پر حکم خداوندی (قل لا أسئلکم علیه أجراً الاّ المودۃ فی القربیٰ اور حدیث رسول من بکیٰ علی الحسین او ابکیٰ اوتباکی وجبت له الجنۃ) کے مطابق اظہار تعزیت کیا ہے تا کہ اس ذکر کو سنانے اور سننے والا رحمات الٰہی کا مورد قرار پائے۔ (النقض، عبد الجلیل رازی، ص ۳۷۲) اس کے علاوہ امام رضی بخاری فرماتے ہیں: اے دوستو! کربلا کی خاک وہ خاک ہے جس میں شہادتوں کی تخم ریزی ہوتی ہے اسے چاہنے والوں کے آنسوؤں سے آبیاری کی ضرورت ہے پس ہر وہ شخص جس کی آنکھ سے آنسو نکل کے کربلا کی سرزمین شہادت کی آبیاری کا باعث بنے، الدنیا مزرعۃ الآخرہ کے پیش نظر اس کے نتیجہ کو بہشت میں پائے گا چونکہ خود حضورؐ نے وجبت له الجنه کہہ کے ضمانت لی ہے۔ ۱۴۔

مذکورہ بالا اقتباسات اس حقیقت کے عکاس ہیں کہ اہل تسنن، اہل بیت رسول کے سوگ میں باقاعدہ اظہار غم کرتے ہیں اور عاشورہ کے دن مجالس برپا کرتے ہیں۔

اہل تسنن کی آبادی والے ممالک وعلاقوں میں مراسم عزا کا رواج دیکھا جاسکتا ہے جس میں ہندوستان خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہے۔ برصغیر میں اکثر اہل تسنن، محرم وصفر میں مراسم عزاء برپا کرتے ہیں، اطعام مومنین کرتے ہیں اور یہ بہت قدیمی سلسلہ ہے۔ شاہ عبد العزیز دہلوی بھی محرم میں عزاداری کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اپنے فتاویٰ میں یوں تحریر فرمایا ہے:

''پورے سال میں دو مجلسیں حقیر کے گھر منعقد ہوتی ہیں ایک وفات پیغمبرؐ کی مجلس دوسرے شہادت امام حسینؑ کی مجلس۔ تقریباً پانچ سو سے ہزار لوگ آتے ہیں، ناچیز بھی ہوتا ہے۔ امام حسینؑ کے وہ فضائل جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں اسے بیان کیا جاتا ہے اور آپ کی شہادت سے متعلق روایات ذکر کی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں، بعض مراثی جو حضرت امّ سلمہ اور دیگر صحابہ سے منقول ہیں، سنائے جاتے ہیں۔ اس درمیان اگر کوئی خوش لحن آدمی سلام یا مرثیہ پڑھتا ہے تو اکثر حاضرین مجلس بہ شمول ناچیز کے گریہ کناں ہو جاتے ہیں۔ ۱۵

یہ عبد العزیز دہلوی کے رشحات قلم تھے جو بعض ایسی کتابوں کے مصنف ہیں جنہیں شیعی نقطہ نظر کے خلاف مانا جاتا ہے لیکن وہ بھی امام حسینؑ سے متعلق ان خیالات کا اظہار کر رہے ہیں اور عزادری امام حسینؑ کو خود بھی برپا کرتے ہیں۔

لہٰذا راقم الحروف کی گذارش یہ ہے کہ خطباء وذاکرین کو چاہئے کہ جس علاقہ میں بھی مجالس خطاب کریں، علماء اہل تسنن کو بھی دعوت دیں تا کہ ہم اپنے ماسلف کی روایات کو زندہ رکھ سکیں اور روز عاشورہ اس عظیم شخصیت کی یاد میں جمع ہوسکیں اور ان کے جد کی عنایات ہم سب کے شامل حال ہوسکیں۔

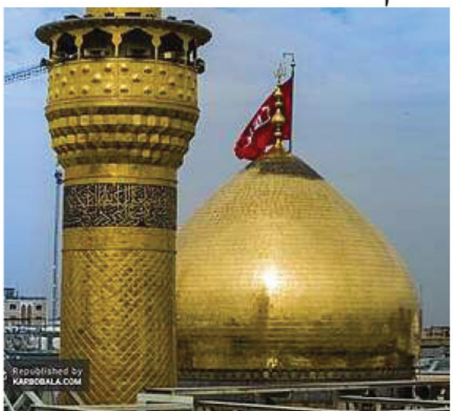

حوالے:

۱۔ ربیع الابرار، ص ۵۱۳؛ نقل از احقاق الحق قاضی نور اللہ شوشتری۔ ۲۔ مستدرک الصحیحین، ج ۳ ص ۱۷۷۔ ۳۔ احقاق الحق، ج ۱۰، ص ۷۰۸۔ ۴۔ مسند احمد بن حنبل، ج ۵ ص ۳۲۶۔ ۵۔ مجمع الزوائد، ج ۹، ص ۱۸۷۔ ۶۔ البدایۃ والنہایۃ، ج ۴، جز ۸، ص ۱۴۲۔ ۷۔ البدایۃ والنہایۃ، ج ۴، جز ۸، ۱۹۳۔ ۸۔ مقالات الاسلامیین واختلاف المصلحین، ص ۴۵۔ ۹۔ وسیلۃ الخادم الی المخدوم، ص ۱۶۱۔ ۱۰۔ مقدمہ ابن خلدون، ص ۴۱۵۔ ۱۱۔ علی وفرزندانش، ترجمہ محمد علی شیرازی، ص ۴۵۶۔ ۱۲۔ تفسیر المنار، ج ۱ ص ۲۵۷۔ ۱۳۔ نامہ دانشوران ناصری، ج ۱، ص ۲۹۸۔ ۱۴۔ نقل از روضۃ الشہداء، ص ۱۲۔ ۱۵۔ نقل از انوار الاولیاء فی طریق الاصفیا ص ۱۶۸۔ نقل از فتاویٰ عزیزیہ۔

سپریم کورٹ نے عمر عبداللہ کی طلاق کی درخواست پر پائل سے جواب طلب کیا

سری نگر، 15 جولائی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی اہلیہ پائل عبداللہ کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ان سے جواب طلب کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے عمر عبداللہ کی طلاق کی درخواست پر یہ جواب مانگا ہے۔ عمر نے اپنی اہلیہ سے طلاق کے لیے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کر دی ہے۔ جسٹس سندھانشو دھولیا اور جسٹس احسن الدین امان اللہ کی بنچ نے پائل سے چھ ہفتوں کے اندر عرضی کا جواب دینے کو کہا ہے۔ عمر عبداللہ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کپل سبل نے دلیل دی کہ جوڑے کی شادی ختم ہوچکی ہے۔ کیونکہ دونوں گزشتہ 15 سال سے الگ رہ رہے ہیں۔ سبل نے آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت عدالت سے مداخلت کی درخواست کی، جو سپریم کورٹ کو کسی معاملے میں مکمل انصاف کرنے کے لیے ضروری کوئی حکم دینے کا اختیار دیتا ہے۔ سپریم کورٹ طلاق کے لیے اس سے پہلے بھی استعمال کرچکی ہے۔ یہ نوٹس عبداللہ کی اس درخواست پر جاری کیا گیا ہے جس میں اس نے دہلی ہائی کورٹ کے ظلم کی بنیاد پر طلاق نہ دینے کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ فیملی کورٹ کے حکم میں کوئی کمزوری نہیں ہے، یہ کہتے ہوئے کہ عبداللہ کی طرف سے پائل کے خلاف ظلم کے الزامات مبہم ہیں۔

’کوما میں جاسکتے ہیں اروند کیجریوال‘

برین اسٹروک کا بھی خطرہ‘، سنجے سنگھ کا بڑا دعویٰ، تہاڑ جیل سپرنٹنڈنٹ نے وزیر اعلیٰ کی صحت اور وزن کے حوالے سے دہلی حکومت کو لکھا خط

نئی دہلی۔ (ایجنسی) تہاڑ جیل انتظامیہ کی جانب سے دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی میڈیکل رپورٹ پر عام آدمی پارٹی کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ عاپ کے رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ نے کہا ہے کہ تہاڑ جیل نے اعتراف کیا ہے کہ کیجریوال کا شوگر لیول کئی بار نیچے چلا گیا ہے۔ شوگر لیول کم ہونے کی وجہ سے اروند کیجریوال نیند میں کوما میں جا سکتے ہیں۔ شوگر لیول کم ہونے پر برین اسٹروک کا بھی خطرہ ہے۔ تہاڑ جیل کی رپورٹ کے مطابق بھی وزن کم ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کے وزن کے حوالے سے اس سے قبل عاپ کے لیڈران و دہلی حکومت کے وزرا کے دعووں پر سوالات اٹھے۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ کیجریوال کا وزن 5.8 کلو گرام کم ہوگیا ہے، جس کے بعد تہاڑ جیل کے سپرنٹنڈنٹ نے اس تعلق سے دہلی حکومت کے محکمہ داخلہ کو خط لکھا ہے۔ تہاڑ جیل سپرنٹنڈنٹ کے مطابق یکم اپریل 2024 کو جب اروند کیجریوال پہلی بار تہاڑ جیل میں آئے تھے تو ان کا وزن 65 کلوگرام تھا۔ اروند کیجریوال جب 10 مئی کو تہاڑ سے نکلے تو ان کا وزن 64 کلوگرام تھا۔ 2 جون کو جب انہوں نے جیل میں خود سپردگی کی تو ان کا وزن 63.5 کلوگرام تھا اور اس وقت (14 جولائی) ان کا وزن 61.5 کلوگرام ہے۔ جیل سپرنٹنڈنٹ نے یہ بھی کہا ہے کہ کم خوراک کھانے یا کیلوریز لینے کی وجہ سے بھی وزن میں کمی واقع ہوسکتی ہے۔ اروند کیجریوال کا سینئر ہیلتھ افسران کی نگرانی میں روزآنہ معائنہ کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عدالت کے حکم کے مطابق ان کی اہلیہ سنیتا کیجریوال بھی میڈیکل بورڈ سے مشاورت کے دوران موجود رہتی ہیں۔ دہلی حکومت کے وزارت داخلہ کو لکھے گئے خط میں تہاڑ جیل سپرنٹنڈنٹ نے یہ بھی لکھا ہے کہ دہلی حکومت کے کچھ وزراء، ایک موجودہ ایم پی اور عام آدمی پارٹی کے دیگر ایم ایل ایز نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے بے بنیاد الزامات لگائے ہیں۔ یہ جیل انتظامیہ کو خوفزدہ کرنے کی نیت سے غلط معلومات پھیلانے اور عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش ہے۔

تہاڑ جیل انتظامیہ نے دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کے وزن میں 8 کلو کمی کے بارے میں عام آدمی پارٹی کے رہنماؤں کے دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ جیل انتظامیہ نے اتوار کو ایک رپورٹ جاری کرتے ہوئے واضح کیا کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا وزن صرف 2 کلو کم ہوا تھا۔ رپورٹ میں وزن میں کمی کی وجہ بھی بتائی گئی ہے۔ اس کے لیے اروند کیجریوال کے رویے کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ جیل حکام کی رپورٹ کے مطابق دہلی کے وزیر اعلیٰ کم کھانا کھا رہے ہیں۔ وہ اپنے گھر سے لایا ہوا کھانا بھی واپس کر رہے ہیں۔ حکام نے یہ خدشہ بھی ظاہر کیا کہ شاید وہ جان بوجھ کر کم کیلوریز والا کھانا کھا رہے تھے۔ رپورٹ میں ان کے وزن کے حوالے سے ترتیب وار معلومات دی گئی ہیں۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 1 اپریل کو جب انہیں گرفتار کر کے پہلی بار جیل لایا گیا تو اس کا وزن 65 کلوگرام تھا۔ اس کے بعد ان کا وزن ایک کلو بڑھ کر 66 کلو ہوگیا۔ جب وہ عبوری ضمانت کے بعد باہر آئے تو ان کا وزن 64 کلوگرام تھا۔ اس کے بعد وہ 21 دن تک جیل سے باہر رہے۔ 2 جون کو جب انہیں دوبارہ جیل لایا گیا تو اس کا وزن 63.5 کلوگرام تھا۔ 14 جولائی کو ان کا وزن 61.5 کلوگرام تھا۔ یعنی جیل آنے کے بعد صرف 2 کلو وزن کم ہوا۔ اس سے پہلے بھی عام آدمی پارٹی اروند کیجریوال کی صحت پر مسلسل سوال اٹھاتی رہی ہے۔ پارٹی نے اپنے وزن میں کمی کا حوالہ دیتے ہوئے مرکز کی مودی حکومت پر حملہ جاری رکھا ہوا ہے۔ اتوار کو دہلی کے کابینہ وزیر آتشی نے الزام لگایا کہ بی جے پی کیجریوال کو جیل میں مارنے کی سازش کر رہی ہے۔ انہوں نے دو ڈاکٹروں کو میڈیا کے سامنے بلایا اور جیل میں بند دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کی صحت پر تشویش کا اظہار کیا۔

آسام: سیلاب کی وجہ سے حالات خوفناک

17 اضلاع میں تقریباً 6 لاکھ افراد متاثر، اب تک 109 افراد جاں بحق

گوہاٹی (ایجنسی) آسام میں سیلاب نے خوفناک حالات پیدا کردیے ہیں اور گزشتہ روز مزید 2 افراد کی ہلاکت سے متعلق خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ حالانکہ پہلے کے مقابلے حالت کچھ بہتر ضرور ہوئی ہے، لیکن ریاست کے 17 اضلاع میں تقریباً 6 لاکھ افراد سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں۔ ایک سرکاری بلیٹن میں اس تعلق سے جانکاری دی گئی۔ آسام ریاستی ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (اے ایس ڈی ایم اے) کی ڈیلی فلڈ رپورٹ کے مطابق کریم گنج میں ایک شخص اور کریم گنج ضلع کے نیلام بازار ریونیو سرکل میں ایک دیگر شخص کی موت ہوئی۔ ان اموات کے ساتھ اس سال سیلاب، لینڈ سلائڈنگ، طوفان اور بجلی گرنے کے واقعات میں ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 109 ہوگئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کچھار، چرانگ، درانگ، دھیماجی، دھبری، ڈبروگڑھ، گولپارا، گولہ گھاٹ، جورہاٹ، کامروپ، کامروپ میٹروپولیٹن، کریم گنج، ماجولی، موری گاؤں، ناگاؤ، علباڑی اور شیوساگر ضلعوں میں سیلاب کے سبب 5 لاکھ 97 ہزار 600 سے زائد لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ کچھار سب سے زیادہ متاثر ہے جہاں تقریباً 1.16 لاکھ لوگ مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دھبری (تقریباً 81500) اور ناگاؤں (76000 سے زائد) اضلاع ہیں۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ہفتہ کے روز تک 20 ضلعوں میں 8.4 لاکھ سے زیادہ افراد سیلاب کے پانی سے متاثر ہوئے ہیں۔ انتظامیہ 13 اضلاع میں 172 راحتی کیمپوں اور راحت تقسیم مراکز چلا رہے ہیں، جن میں 58 ہزار 816 نقل مکانی کرنے والے افراد کی دیکھ بھال کی جارہی ہے۔ اے ایس ڈی ایم اے کا کہنا ہے کہ فی الحال 1342 گاؤں زیر آب ہیں اور آسام میں 25367.61 ہیکٹیر فصل والے علاقہ کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ بھی جانکاری دی گئی ہے کہ دھیماجی، گولہ گھاٹ، ناگاؤں، تامُلپور، کچھار، چرانگ، درانگ، دھبری، گولپارا اور کریم گنج میں سیلاب کے پانی سے پشتے، سڑکیں، پُل اور دیگر بنیادی ڈھانچوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ برہمپتر ندی نیماتی گھاٹ، تیج پور اور دھبری میں خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہے۔ چینی ماری میں اس کی معاون ندیاں برہیڈیہنگ اور ناگمر اگھاٹ میں دیسانگ بھی خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔

رتنا گیری میں موسلا دھار بارش: تمام اسکول اور کالج بند رہے

کولہاپور، 15 جولائی (یو این آئی) مہاراشٹر کے رتنا گیری ضلع میں جمعہ سے جاری مسلسل موسلا دھار بارش کی وجہ سے پیر کو تمام اسکول، پرائمری اسکول اور کالج بند رہے۔ ضلع میں گزشتہ جمعہ سے ہونے والی شدید بارش کے پیش نظر ضلع افسر ایم دیویندر سنگھ نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ 2005 کی دفعہ 25 کے تحت تمام اسکولوں اور کالجوں کو بند رکھنے کی ہدایات جاری کیں۔ سیلابی پانی کے پیش نظر ضلعی انتظامیہ نے تمام گاڑیوں کے چلانے پر پابندی عائد کردی۔ اس کے ساتھ ہی سنگمیشور تحصیل کے کونڈ روڈ، امبیڈ ڈنگانی کرجوے، دھامنی، قصابہ اور پھنساوَنے علاقوں میں بھی لوگوں کو ٹریفک وارننگ جاری کی گئی۔

ڈی کے شیوکمار کو سپریم کورٹ سے جھٹکا

عدالت نے درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کے مطالبے کو کیا مسترد

نئی دہلی، 15 جولائی (اے یو ایس) کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کو سپریم کورٹ نے بڑا جھٹکا دیا ہے۔ عدالت نے غیر متناسب اثاثہ جات کیس میں سی بی آئی کی طرف سے درج ایف آئی آر کو منسوخ کرنے کے مطالبے کو مسترد کر دیا ہے۔ شیوکمار کی عرضی کی سماعت کے دوران جسٹس بیلا ایم ترویدی اور جسٹس ایس سی شرما کی بنچ نے کہا کہ بنچ کرناٹک ہائی کورٹ کے حکم پر کوئی مداخلت نہیں چاہتی۔ بنچ نے واضح طور پر کہا کہ معذرت، آپ کی یہ عرضی خارج کردی گئی ہے۔ شیوکمار نے یہ عرضی کرناٹک ہائی کورٹ کے 19 اکتوبر 2023 کے حکم کو چیلنج کرنے کے لیے کی تھی۔ ہائی کورٹ نے سی بی آئی کو تین ماہ کے اندر اپنی رپورٹ داخل کرنے کی ہدایت دی تھی۔ سی بی آئی نے کرناٹک

کے نائب وزیر اعلیٰ اور کانگریس لیڈر ڈی کے شیوکمار پر 2013 سے 2018 کے درمیان غیر متناسب اثاثے بنانے کا الزام لگایا ہے۔ شیوکمار اس وقت کانگریس کی سدارامیا حکومت میں وزیر تھے۔ جس کے بارے میں سی بی آئی نے 3 ستمبر 2020 کو ہی ابتدائی رپورٹ داخل کی تھی۔ اس سلسلے میں شیوکمار نے کرناٹک ہائی کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ جہاں سے وہ مایوس ہوا۔

کرناٹک میں سدارامیا حکومت کی واپسی کے بعد ڈی کے شیوکمار کے خلاف جاری سی بی آئی تحقیقات کو روکنے کا حکم جاری کیا گیا تھا۔ 28 نومبر کے بعد 26 نومبر کو حکومت نے جانچ لوک آیکت کو سونپ دی۔ جس کے بعد سی بی آئی نے حکومت کے دونوں احکامات کو واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔ سی بی آئی کے ساتھ ساتھ بی جے پی ایم ایل اے باسنا گوڑا پاٹل یتنال نے بھی ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی۔ سی بی آئی کے مطالبے پر 5 جنوری 2024 کو ہائی کورٹ کے سنگل بنچ کے جج نے کیس کو کرناٹک ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بھیج دیا۔

بھوپال: نیٹ، اگنی ویر اور نرسنگ گھوٹالہ کے خلاف کانگریس کا زبردست احتجاج، پولیس نے آنسو گیس کا کیا استعمال

بھوپال۔ مدھیہ پردیش کے بھوپال میں نیٹ پیپر لیک، اگنی ویر اور نرسنگ گھوٹالہ کے خلاف کانگریس اور اس کی طلبا تنظیم این ایس یو آئی نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ این ایس یو آئی کے صدر ورون چودھری اور ریاستی کانگریس صدر جیتو پٹواری کی قیادت والے اس احتجاجی مظاہرے کو روکنے کے لیے پولیس کے ذریعے واٹرکینن اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ اس مظاہرے میں شامل لوگوں نے حکومت کے خلاف جم کر نعرے لگائے اور نوجوانوں کو انصاف دینے کا مطالبہ کیا۔

پولیس کے ذریعے احتجاج کو ختم کرنے کے لیے استعمال کی گئی طاقت کے باوجود جب مظاہرین اپنی جگہ پر جمے رہے تو پولیس نے انہیں گرفتار کرلیا۔ اس موقع پر این ایس یو آئی کے صدر ورون چودھری نے کہا کہ پولیس نے ہم پر واٹرکینن کا استعمال کر کے مظاہرے کو روکنے کی کوشش کی ہے، لیکن حکومت اور پولیس کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہم رکنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی ڈرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نوجوانوں کے لیے انصاف اور ان کے حقوق کی آواز بلند کرتے رہیں گے۔ ورون چودھری نے اظہارِ عزم کرتے ہوئے کہا کہ ناانصافی ہارے گی اور انصاف کی جیت ہوگی۔

این ایس یو آئی کے اس احتجاجی مظاہرے میں مدھیہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر جیتو پٹواری پیش پیش نظر آئے۔ پولیس کی جانب سے مظاہرین پر کیے جانے والے واٹرکینن کے استعمال پر انہوں نے کہا کہ آج ہم پر واٹرکینن اور آنسو گیس کا استعمال کیا گیا۔ یہ ایک پیغام ہے کہ آپ سب نے بی جے پی کو ووٹ دیا، پھر بھی وہ آپ کے بچوں کے مستقبل کا گلا گھونٹ دیں گے۔ جیتو پٹواری نے مزید کہا کہ نیٹ، نرسنگ، ویاپم، پولیس بھرتی کے امتحان ہوئے لیکن کوئی بھی ایسا امتحان نہیں ہے جس میں پیپر لیک نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش میں قرض، کرپشن اور کرائم کی سرکار ہے لیکن ہمارا احتجاج جاری رہے گا اور ہم کل ایف آئی آر درج کرائیں گے۔

دو دنوں تک لفٹ میں پھنسا رہا شخص

گھر والوں نے درج کرادی تھی گمشدگی کی رپورٹ

تروانتت پورم (ایجنسی) موجودہ دور میں 'لفٹ' ایک ایسی ضرورت بن گئی ہے جس کے بغیر کسی ملٹی اسٹوریج عمارت کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ اب تو تیز رفتار اور آٹو میٹک لفٹوں کی مقابلہ آرائی شروع ہوچکی ہے۔ مگر انہیں لفٹوں کی وجہ سے بسا اوقات جان کے لالے بھی پڑ تا جاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ کیرالہ کے تروانتت پورم کے ایک میڈیکل کالج میں پیش آیا ہے، جہاں ایک مریض دو دنوں تک ایک لفٹ میں پھنسا رہ گیا۔ اس کے لفٹ میں پھنسے ہونے کی کسی کو کانوں خبر تک نہیں ہوسکی، یہاں تک کہ اس کے اہلِ خانہ نے پولیس میں اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کرادی۔ ایک رپورٹ کے مطابق کیرالہ کے دارالحکومت تروانتت پورم کے میڈیکل کالج میں ایک مریض دو دنوں سے لفٹ میں پھنسا ہوا تھا۔ اس کے لفٹ میں پھنسے ہونے کی کسی کو خبر نہیں ہوسکی۔ پیر (15 جولائی) کو لفٹ آپریٹر نے آکر جب لفٹ کھولا تو وہ شخص باہر نکلا۔ یہ لفٹ کالج کے او پی ڈی شعبے کی تھی، جس میں رویندر نائر نامی 59 سالہ شخص پھنس گئے۔ رویندر کے اہل خانہ نے کل رات تروانتت پورم میڈیکل کالج پولیس اسٹیشن میں اس کی گمشدگی کی شکایت درج کرائی تھی۔ اس واقعے کے بعد ریاست کے وزیر صحت وینا جارج نے میڈیکل ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کو معاملہ کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا ہے۔ میڈیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ رویندر نائر پیر کو اپنی اہلیہ کے ساتھ اسپتال گئے تھے۔ اسپتال میں ہی کام کرنے والی ان کی بیوی ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد دوبارہ ڈیوٹی پر لوٹ گئی۔ کیرالہ اسمبلی میں کام کرنے والے رویندر نائر جب لفٹ سے باہر نکلنے والے تھے تو عین وقت پر لفٹ بند ہوگئی اور وہ اس میں پھنس گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ لفٹ دو منزلوں کے درمیان پھنس گئی تھی۔ اسی اثنا میں ان کا فون بھی گر کر ٹوٹ گیا۔ رویندر نائر نے بتایا کہ میں نے لفٹ کے اندر کا فون استعمال کر اور لفٹ کا الارم دبا کر لوگوں کو اطلاع دینے کی کوشش کی لیکن کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

نکہت انجم ناظم الدین ریاستی سطح کے ’ناری شکتی ایوارڈ‘ سے سرفراز

ناسک۔ شرمن آڈیٹوریم گرود کشنا ہال ناسک میں برین ٹرین ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جانب سے اپنی فیلڈ میں عمدہ کارکردگی انجام دینے والی خواتین کی پذیرائی کی لئے ریاستی سطح کا "ناری شکتی ایوارڈ" تفویض کیا گیا۔ یہ ایوارڈ ایک شاندار تقریب میں دیا گیا۔ جس میں معلمات، پروفیسرز، ڈاکٹرز، پولس، کھلاڑی، کوہ پیما، سیاستدان، جرنلسٹ، قلمکار، ریسرچ اسکالر، بینک مینیجر غرض ہر فیلڈ میں قابل ستائش خدمات انجام دینے والی خواتین شامل ہیں۔ وہ تمام خواتین جو غیر متزلزل عزم اور جوش وخروش کے ساتھ اپنی قوم کی خدمت کررہی ہیں۔ اس اعزاز کے لئے ریاست بھر سے ۵۱ خواتین کا انتخاب کیا گیا۔ پروگرام میں بطور مہمان خصوصی سابق وزیر مملکت بھارتی تائی پوار، سابق رکن اسمبلی ہیمنت گوڈسے، لوک سبھا رکن سیما تائی ہیرے، سرپنچ ایڈوکیٹ نتین ٹھاکرے، سائلی تائی پالکھیڑے، نیلوفر چوہان، شوبھا تائی پوار، سریش انا پاٹل اور برہمکماری منیشا دیدی نے شرکت کی۔ ضلع جلگاؤں سے نکہت انجم ناظم الدین کو یہ ایوارڈ اپنے تعلیمی کاموں، ایک خاتون سلطانہ پر ریسرچ ورک اور خواتین میں شعوری بیداری لانے والی تحاریر کے لئے تفویض کیا گیا۔ نکہت انجم ناظم الدین ضلع پریشد اردو بوائز اسکول پر معلمہ کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ خواتین اور ادب اطفال پر مبنی ان کی تحاریر آئے دن ملک کے موقر اخبارات ورسائل میں شائع ہوتی ہیں۔ ملازمت کے ساتھ وہ اپنے اکیڈمک تعلیمی ریکارڈ بڑھانے میں بھی بہت دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس اعزاز کے تفویض کیے جانے پر انھیں ادبی و تعلیمی حلقوں میں مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی جارہی ہیں۔

دھلی حکومت نے محلہ بس سروس کا ٹرائل شروع کیا

نئی دہلی، 15 جولائی (یو این آئی) دہلی میں مسافروں کو بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے حکومت نے پیر کو محلہ بس سروس کا ٹرائل شروع کیا جو سات دنوں تک چلے گا۔ دہلی کے ٹرانسپورٹ کے وزیر کیلاش گہلوت نے نامہ نگاروں کو بتایا، "محلہ بس خدمات کا آغاز دہلی میں لاسٹ مائل کنیکٹوٹی بڑھانے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ یہ بسیں سڑک کی محدود چوڑائی اور زیادہ بھیڑ والے علاقوں کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اس ٹرائل کے ذریعے ہم مسافروں سے ان کے تجربے کی بنیاد پر ضروری فیڈ بیک اکٹھا کر رہے ہیں جو اس بات کو یقینی بنانے کے لیے لیا جائے گا کہ محلہ بسوں کی سروس کو دہلی کے تمام علاقوں تک پھیلایا جائے۔" انہوں نے کہا کہ آج سے شروع ہونے والا ٹرائل سات دن تک چلے گا اور فی الحال پردھان انکلیو پشتہ سے مجلس پارک میٹرو اسٹیشن اور اکشردھام میٹرو اسٹیشن سے میور وہار فیز III پیپر مارکیٹ تک چلے گا۔

آسانی سے شناخت کے لیے محلہ بسوں کا رنگ سبز رکھا گیا ہے۔ محلہ بسوں میں 25 فیصد سیٹیں گلابی رنگ کی ہیں، جو صرف خواتین مسافروں کے لیے مخصوص ہیں۔ ان نو میٹر محلہ بسوں میں 23 مسافروں کی سیٹیں اور 13 مسافروں کے کھڑے ہونے کی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ محلہ بس اسکیم کا مقصد دہلی کے لوگوں کو 9 میٹر لمبی الیکٹرک بسوں کے ذریعے ان کے گھروں کے قریب فیڈر بس خدمات فراہم کرنا ہے۔ کیجریوال حکومت 2025 تک کل ملاکر 2,180 ایسی بسیں متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، جو خاص طور پر ان علاقوں کے لیے ہوں گی جہاں سڑک کی چوڑائی محدود ہے یا بھیڑ ہے۔

مطلقہ کو نان ونفقہ دینے سے متعلق سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ مسلم خواتین کے حق میں نہیں ہے: جماعت اسلامی

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند کے نائب امیر ملک معتصم خاں نے میڈیا کو جاری اپنے ایک بیان میں کہا کہ "مسلم طلاق یافتہ خواتین کو عدت کے بعد نان ونفقے کی ادائیگی کے تعلق سے سپریم کورٹ نے جو حالیہ فیصلہ دیا ہے، اس کا ابتدائی مطالعہ کرنے سے چند اہم نکات اجاگر ہوتے ہیں:

1: 1986 کا ایکٹ ایک مکمل قانون تھا جسے طلاق یافتہ مسلم خواتین کے معاملات کے تصفیے کے لیے بنایا گیا تھا۔ اس ایکٹ کے سیکشن 3 میں طلاق شدہ مسلم عورت کو مہر کی ادائیگی، املاک کی واپسی اور عدت کے دوران نان ونفقے کی منصفانہ ومعقول رقم کی ادائیگی کا واضح ذکر موجود ہے۔ اس قانون کو مرد کی دیگر ذمہ داریوں کو نظر انداز کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ مرد پر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ساتھ اگر بوڑھے ماں باپ اور بھائی بہن ضرورت مند ہوں تو ان کی مالی ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ بیٹی یا بہن کی شادی سے قبل بھی کفالت اس کے باپ یا بھائی کے ذمے ہے اور اگر وہ بیوہ یا مطلقہ ہوکر گھر لوٹ آئے تو اس صورت میں بھی اس کی کفالت کا بوجھ ان کے ذمے ہے۔ یہ اسلام کا ایک اصولی اور متوازن نظام ہے جو شادی کے اصل مقاصد کے تحفظ سے متعلق اسلام کے وسیع تر اخلاقی تصور سے ہم آہنگ ہے اور ایسی صورت حال سے بچنے کا ذریعہ ہے جس سے شادی اور طلاق بوجھ بن جاتے ہیں اور جذباتی خلفشار اور قانونی تنازعات کا سبب بننے لگتے ہیں۔

2: متعدد سالوں کے مشاہدات سے معلوم ہوتا ہے کہ 1986 کے قانون کے سیکشن 3 میں نان ونفقے کی جو تفصیل دی گئی ہے، اس سے 'سی آر پی سی' کی دفعہ 125 کے مقابلے میں زیادہ معقول نان ونفقے کی رقم مطلقہ کو فراہم ہوتی ہے، کیونکہ 1986 کا ایکٹ مسلم پرسنل لاء کے تحت مسلمان خاتون کے مخصوص حالات کا وسیع دائرے میں احاطہ کرلیتا ہے۔

3: یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اس واضح قانونی گنجائش کے ساتھ ساتھ ایک الگ متوازی نظام پر عمل درآمد کیسے ممکن ہوسکے گا۔ معاملہ عدالت کے اس ریمارک کے بعد مزید پیچیدہ ہوگیا ہے کہ دفعہ 127(3) 'سی آر پی سی' کی دفعات کے مطابق، ججوں کو 'سی آر پی سی' کی دفعہ 125 کی رُو سے کوئی بھی حکم دینے سے پہلے ایکٹ 1986 کے سیکشن 3 کے تحت دی گئی نان ونفقے کی تشریح پر دھیان دینا چاہئے۔

4: عدالت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس الجھن کو دور کرے اور قانونی موقف واضح کرے کہ طلاق شدہ مسلم خواتین کی کفالت مسلم پرسنل لاء کے مطابق ہی کی جائے گی، جیسا کہ 1986 کے ایکٹ میں درج ہے۔

5: ایک بنیادی سوال یہ ہے کہ آخر 'شریعہ اپلی کیشن ایکٹ 1937' کو کلی طور پر کیوں نظر انداز کردیا گیا ہے جبکہ یہ قانون کے اس ڈھانچے کا لازمی حصہ ہے جو آج مسلم پرسنل لاء کے ذریعہ مسلمانوں کے عائلی مسائل حل کرتا ہے۔ 1937 کا یہ ایکٹ مسلمانوں کو شادی، طلاق، وراثت وغیرہ جیسے مسائل میں پرسنل لاء کے مطابق عمل کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ یہ ایکٹ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 25 کے عین مطابق ہے جس میں مذہب کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اور یہ مسلمانوں سمیت ملک کے تمام شہریوں کا بنیادی حق ہے۔

6: مسلم پرسنل لاء اور اسلامی نقطہ نظر سے، شادی دو افراد کے درمیان ایک معاہدہ ہے۔ طلاق سے یہ معاہدہ ختم ہوجاتا ہے۔ جب معاہدہ ختم ہوگیا اور کسی قسم کا معاہداتی تعلق باقی ہی نہیں رہا تو شوہر پر مالی ذمہ داری آخر کیوں عائد ہوگی؟ کیا معاہدے کے یا پارٹنرشپ کے کسی بھی قانون میں معاہدے کے ختم ہوجانے کے بعد معاہدے کے کسی فریق پر مستقل مالی ذمہ داری کا کوئی تصور پایا جاتا ہے؟ اس فیصلے سے نکاح کے ایک معاہدے کی حیثیت ہی متاثر ہورہی ہے۔

7: جہاں تک مطلقہ مسلم خاتون کے حقوق کا تعلق ہے تو مسلم پرسنل لا میں اور 1986 کے قانون میں اس بات کو یقینی بنانے کا انتظام موجود ہے کہ وہ بے یارو مددگار نہ رہے، اس لئے شریعت نے اسے نہ صرف وراثت میں حصہ دار بنایا ہے بلکہ اس کے رشتہ داروں پر بھی لازم قرار دیا ہے کہ وہ اس عورت کی کفالت کا انتظام کریں۔ اگر اس کے رشتہ دار اسے سہارا دینے سے قاصر ہیں، یا اس کے خاندان کے افراد موجود نہیں ہیں تو اس کی کفالت پورے سماج کی ذمہ داری ہوگی اور اجتماعی نظامِ زکوۃ یا وقف کے ذریعے کی جائے گی۔ کورٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قانون کے مطابق عورت کی کفالت کو یقینی بنانے کے احکام جاری کرے۔

8: سپریم کورٹ کا حالیہ فیصلہ خواتین کے حق میں نہیں ہے۔ یہ مطلقہ خواتین کو غیر یقینی صورت حال سے دوچار کرسکتا ہے۔ اس صورت میں یہ اندیشہ موجود ہے کہ شوہر ازدواجی زندگی سے بے اطمینانی کے باوجود مستقل نان ونفقے کے بوجھ کے خوف سے طلاق نہیں دے گا اور عورت کو نکاح میں رکھ کر ظلم کا شکار بناتا رہے گا یا طلاق کے بغیر اسے یوں ہی چھوڑ دے گا۔ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں اور مسلم پرسنل لا اس مسئلے کو حل کرتا ہے اور ناکام شادی کی صورت میں عورت کو آزادی کا باعزت راستہ فراہم کرتا ہے۔

9: ہندوستان کے آئین نے تمام مذہبی اقلیتوں کو اپنے مذہب اور اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی دی ہے۔ اب اگر قانون میں یا اس کی تعبیر میں کوئی ایسی تبدیلی کی جاتی ہے جو مسلم پرسنل لا فریم ورک کے بنیادی ڈھانچے کو بدل دے، تو یہ مسلمانوں کے نزدیک ناقابل قبول ہوگا۔ ایسا کرنا نہ صرف قانوناً غلط ہوگا بلکہ آئین میں سب کے لیے فراہم کردہ حقوق کی بھی خلاف ورزی ہوگی۔ یہ عمل اخلاقیات اور سماجی انصاف کے اصولوں کے بھی خلاف ہے۔

10: مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کے اس دروازے کو مستقل طور پر بند کرنے کے لئے حکومت (وزارت قانون)، سیاسی جماعتوں اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے درمیان مشاورت اور غور وفکر کر کے ٹھوس حل نکالا جانا چاہئے۔

بی جے پی رکن اسمبلی کا حیرت انگیز بیان

’ڈگری سے کچھ نہیں ہوگا، پنکچر کی دکان کھول کر زندگی گزارو‘

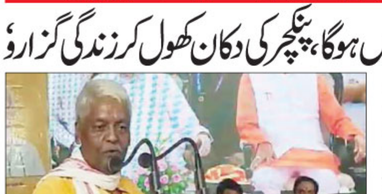

بھوپال (ایجنسی) مدھیہ پردیش کے گُنا سے بی جے پی رکن اسمبلی پنّالال شاکیہ نے ایک متنازعہ بیان دے کر سبھی کو حیران کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ کالج کی ڈگری سے کچھ ہونے والا نہیں ہے، موٹر سائیکل کی پنکچر ٹھیک کرنے والا دکان کھول کر لوگوں کو اپنی زندگی گزارنی چاہیے۔ اس دکان سے کم از کم اپنا گزارہ تو چلتا رہے گا۔ دراصل پنّالال شاکیہ نے یہ بیان تب دیا جب وہ 'وزیر اعظم کالج آف ایکسیلنس' کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر توانائی پردیومن سنگھ تومر نے فیتہ کاٹ کر پی ایم کالج آف ایکسیلنس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر شاکیہ نے کہا کہ "میں جو بات کہوں گا وہ سائنس اور ریاضی کے فارمولے سے کہوں گا، سمجھ لینا کہ یہ جو یونیورسٹی ہے، تعلیمی ادارے ہیں، یہ کوئی کمپریسر ہاؤس نہیں ہے۔ اس میں ڈگری کے حساب سے ہوا بھر دی جائے اور وہ سرٹیفکیٹ لے کر چلا جائے۔ درحقیقت تعلیمی ادارے وہ ہوتے ہیں جن کے 'ڈھائی اکشر' (ڈھائی حروف) پڑھے سو پنڈت ہوئے، پوتی پڑھ پڑھ جگ موا پنڈت بھیا نہ کوئے۔"

پنّالال شاکیہ کا کہنا ہے کہ ایک یونیورسٹی وہ تھی جو نالندہ یونیورسٹی مانی جاتی تھی۔ اس کالج میں تو 18 ہزار طلبا ہیں، ان میں 12 ہزار تھے۔ 1200 اساتذہ تھے۔ 11 لوگوں نے اس یونیورسٹی کو جلا دیا تھا۔ 12 ہزار صرف یہ سوچتے رہ گئے کہ میں تنہا کیا کروں گا؟ ہندوستان کا علم ختم ہوگیا۔ کیا ہم ایسی تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ اس پر سوالیہ نشان لگے ہیں۔ اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے بی جے پی رکن اسمبلی نے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اس 'پنچ تتو' (پانچ عناصر) کو بچانے کی پوری کوشش کرنی ہوگی جس سے ہم سب کا جسم بنا ہے۔ یعنی ہوا، پانی، آگ، آسمان اور زمین۔ آج ماحولیات کو لے کر پورے ہندوستان میں فکر ہے۔ پانی کے لیے پورے ہندوستان میں فکر ہے۔ آلودگی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے، اس سے بھی سبھی لوگ فکرمند ہیں۔ کوئی نہیں نکل رہا کوئی اچھا فارمولہ لے کر۔ نہ کوئی آگے کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ درخت لگاؤ، ہزاروں درخت لگ رہے ہیں۔ آج درخت لگا دیا تو اس کی دیکھ بھال کب تک کرنے والے ہیں آپ؟ درخت لگا دیا، رسم ادا ہوگئی۔ غیر قانونی طریقے سے ندی نالے سب پر قبضہ ہو گیا ہے۔ اپنی اس تقریر کے دوران بی جے پی رکن اسمبلی نے کہا کہ وزیر اعظم کالج آف ایکسیلنس یونیورسٹی کا ہم افتتاح کر رہے ہیں، لیکن میری آپ سے گزارش ہے کہ صرف ایک جملہ پر دھیان دینا۔ یہ کالج کی ڈگری سے کچھ ہونے والا نہیں ہے، موٹر سائیکل کی پنکچر بنانے والی دکان کھول لینا۔ جس سے کم از کم اپنا گزارہ چلتا رہے۔

مین پوری میں بلڈوزر گرجا

غیر قانونی کالونی بن رہی تھی، 50 پلاٹوں کی بنیاد گرادی گئی

مین پوری :15 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے مین پوری میں انتظامیہ نے غیر قانونی کالونیوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی ہے۔ انتظامیہ نے بلڈوزر لگا کر نقشہ پاس کروائے بغیر کی جارہی پلاٹ مسمار کردی ہے۔ ایس ڈی ایم نے کہا کہ شہر میں غیر قانونی کالونیوں کی نشاندہی کی جارہی ہے۔ ان کے خلاف مہم شروع کردی گئی ہے۔ پیر کو پہلے دن محمود نگر میں 50 پلاٹوں کی بنیادیں اکھاڑ دی گئیں۔ شہر کے کئی علاقوں میں بغیر اجازت اور نقشہ پاس کروائے بغیر غیر زرعی اراضی پر غیر قانونی پلاٹنگ کی جارہی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ اویناش کرشنا سنگھ نے ایس ڈی ایم صدر کو غیر قانونی پلاٹنگ روکنے کا حکم دیا ہے۔ ایس ڈی ایم ابھیشیک کمار نے غیر قانونی پلاٹنگ کو روکنے کے لیے مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مہم کے پہلے دن سب کلکٹر کی ہدایت پر ریونیو ٹیم شہر کے محمود نگر نئی بستی محلہ پہنچی۔ یہاں غیر قانونی طور پر پلاٹنگ کی جارہی تھی۔ ٹیم نے تقریباً 50 پلاٹوں کی بنیادیں گرانے کے لیے بلڈوزر کا استعمال کیا۔ کچھ کالونائزر پہنچے اور احتجاج کرنے کی کوشش کی لیکن حکام نے ان کی ایک نہ سنی۔ انہوں نے پلاٹوں کی بنیادوں کو مکمل طور پر گراتے ہوئے تنبیہ کی کہ آبادی کا اعلان کیے بغیر اور نقشہ پاس کرائے بغیر پلاٹنگ کا کام نہ کیا جائے۔ ٹیم میں تحصیلدار مین پوری وشال یادو، نائب تحصیلدار شوریہ راٹھور، اکاؤنٹنٹ صدر پشپیندر سنگھ چوہان، برجیش راٹھور موجود تھے۔ کارروائی کے دوران سٹی کوتوالی پولیس فورس کے ساتھ موقع پر موجود رہی۔ اس کے علاوہ بلدیہ کی ٹیم بھی موقع پر موجود تھی۔ ایگزیکٹیو آفیسر بلدیہ نے بتایا کہ بلدیہ ایریا میں اعلان کردہ آبادی کے بغیر کسی بھی اراضی پر پلاٹنگ کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے لوگوں سے یہ بھی اپیل کی ہے کہ پلاٹ خریدنے سے پہلے یہ معلوم کرلیں کہ متعلقہ پلاٹ آبادی والے علاقے میں ہے یا نہیں۔

نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور نے

تیسرے 'سید احمد خاں اے ایم یو میموریل ایوارڈ' کا اعلان کیا

علی گڑھ، 15 جولائی: نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور (این یو ایس) نے سال 2024 کے لیے اپنے باوقار "سید احمد خاں اے ایم یو میموریل ایوارڈ" کا اعلان کردیا ہے جو این یو ایس کی طالبہ مس انیا ماتھر کو دیا گیا ہے۔ یہ ایوارڈ عظیم سماجی مصلح اور علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے بانی سرسید احمد خاں کی یاد میں 2022ء میں شروع کیا گیا تھا۔ 2022 اور 2023 میں بالترتیب ارچنا ڈی بالا اور کریمی زارا نایاب احمد کو اس ایوارڈ سے نوازا گیا تھا۔ انیا ماتھر کو فلسفہ، سیاست اور اقتصادیات میں بیچلر آف آرٹس میں اعلیٰ ترین امتیازات کے ساتھ اول پوزیشن حاصل کرنے پر اس ایوارڈ کے لیے منتخب کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ 'سید احمد خاں اے ایم یو میموریل ایوارڈ' اے ایم یو الومنئی ایسوسی ایشن، سنگاپور کی جانب سے نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور میں قائم کیا گیا، جس کا مقصد جنوبی ایشیا کی ثقافت اور اس سے متعلق موضوعات میں عمدہ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اے ایم یو الومنئی ایسوسی ایشن، سنگاپور کے بانی صدر اور جے این میڈیکل کالج سے فارغ التحصیل ڈاکٹر بابر نذیر نے کہا کہ سید احمد خاں اے ایم یو میموریل ایوارڈ شروع کرنے کا سہرا مسٹر جارج ابراہم کو جاتا ہے، جو سنگاپور میں پیدا ہونے والے اے ایم یو کے سابق طالب علم اور اے ایم یو الومنئی ایسوسی ایشن کے سرپرست ہیں۔ انھوں نے سرسید کے نام سے ایوارڈ شروع کرنے کا تصور پیش کیا۔ ڈاکٹر نذیر نے یہ بھی بتایا کہ اے ایم یو الومنئی ایسوسی ایشن، سنگاپور نے حال ہی میں اے ایم یو کے 10 طلباء کے لیے 'سنگاپور سمر کیمپ 2024' کا انعقاد کیا اور طلباء نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور کالج کے زیر اہتمام دو ہفتے کے ایشین انڈر گریجویٹ سمپوزیم میں شامل ہوئے۔ اس سمپوزیم کا مقصد ثقافتی تبادلے، نیٹ ورکنگ اور صلاحیت سازی کے لئے ایشیائی خطوں اور خاص طور سے آسیان خطہ کے انڈر گریجویٹس کو اکٹھا کرنا ہے۔ مسٹر جارج ابراہم نے اے ایم یو کے 10 ہونہار انڈر گریجویٹ طلباء آکاش گپتا، عروج اے وانی، جینس جے ڈوئل، ہاجرہ باری، خضر اے خان، مریم حمیدہ، محمد صائم، ثانیہ عارف، شیزا جمشید اور سید اے عبداللہ کے سنگاپور سفر کو اسپانسر کرنے کے لئے نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور کے ساتھ ایک مفاہمت نامہ کیا۔ سمپوزیم میں طلباء نے ماہرین کے ساتھ کام کیا، پروجیکٹ تجاویز لکھنے کی تربیت حاصل کی اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اپنے منتخب کردہ موضوعات پر مبنی پروجیکٹ تجاویز تیار کیں۔

قومی مہم "ایک درخت ماں کے نام" کے تحت وسیع شجر کاری مہم کا افتتاح

دیوبند:15 / جولائی (نامہ نگار) رامپور منہاران سیٹ سے بی جے پی کے ایم ایل اے دیوندر سنگھ نم نے دیوبند تحصیل کے گاؤں بھاٹکھیڈی میں پہنچ کر قومی مہم "ایک درخت ماں کے نام" کے تحت وسیع شجر کاری مہم کا افتتاح کیا، اس موقع پر ایم ایل اے دیوندر نم نے شجر کاری کرتے ہوئے موسمیاتی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور آنے والی نسلوں کے لئے ایک صحت مند ماحولیاتی نظام کو یقینی بنانے میں درختوں کے اہم کردار پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ قومی مہم "ایک درخت ماں کے نام" وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ایک پہل ہے جس کا مقصد لوگوں کو درخت لگانے اور سرسبز کرہ ارض میں تعاون کے لئے متحرک کرنا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ مہم صرف پودے لگانے کے لئے نہیں ہے بلکہ ہمارے کرہ ارض کی پائیداری اور اس کی فلاح و بہبود کی ذمہ داری لینے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ ہم جو بھی پودے لگاتے ہیں وہ پائیدار مستقبل کی طرف ایک قدم ہے۔ اس دوران مان سنگھ سینی، منموہن سنگھ، ہریش تیاگی، رویندر شرما، سنجے چودھری، برہم سنگھ چودھری، پرشانت تیاگی اور پون سینی سمیت دیگر بی جے پی کارکنان موجود تھے۔

دو حقیقی بھائیوں میں مارپیٹ: پولیس نے حراست میں لیا

دیوبند:15 / جولائی (نامہ نگار) دیوبند تحصیل کے گاؤں بھاٹکھیڈی میں آپس میں جھگڑا کر ماحول خراب کرنے کی کوشش کر رہے دو حقیقی بھائیوں کو چھڑانا اس وقت بھاری پڑ گیا جب انہوں نے جھگڑا ختم کرانے والے پڑوسیوں کو ہی اینٹ اور پتھر مار کر زخمی کر دیا، اطلاعات کے مطابق گاؤں بھاٹکھیڈی کے رہنے والے منوج کشیپ کی کسی بات پر اپنے حقیقی بھائی ونود کشیپ سے کہا سنی ہوگئی جو دیکھتے ہی دیکھتے مارپیٹ میں تبدیل ہوگئی، اس دوران پڑوس میں ہی واقع اپنے گھر میں شادی کی تیاریوں میں مصروف انکر عرف مانو سمیت دیگر پڑوسیوں نے دونوں بھائیوں کا جھگڑا ختم کرانے کی کوشش کی تو منوج کمار نے پڑوسیوں پر اینٹیں اور پتھر پھینکنے شروع کر دئے جس کے نتیجہ میں انکر، رامپھل اور نیہا زخمی ہو گئے، واقعہ کی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچی پولیس نے جھگڑا کر ماحول خراب کرنے والے دونوں بھائیوں کو حراست میں لے لیا۔

شادی سے چار دن پہلے لڑکی فرار

دیوبند:15 / جولائی (نامہ نگار) دیوبند کے ایک نزدیکی گاؤں کی رہنے والی لڑکی بارات آنے سے چار دن قبل ہی اپنے عاشق کے ساتھ فرار ہوگئی۔ لڑکی کی ماں نے کوتوالی میں تحریر دیکر اس کی بیٹی کو بحفاظت برآمد کرائے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ پولیس کو دی گئی تحریر میں لڑکی کی ماں نے مظفر نگر کے رہنے والے ایک نوجوان اور اس کے اہل خانہ پر اس کی بیٹی کو ورغلا کر بھگا لے جانے کا الزام لگاتے ہوئے ملزمان کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے، تحریر میں بتایا گیا ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کی شادی ضلع مظفر نگر کے گاؤں شہاب الدین پور کے رہنے والے بالیندر ولد جاہرو کے ساتھ طے کی تھی۔ جس کی بارات 15 جولائی کو گاؤں میں آنی تھی لیکن بارات کے آنے سے پہلے ہی 11 جولائی کی رات مظفر نگر علاقہ کا رہنے والا لاکھن ولد سومپال اس کی بیٹی کو ورغلا کر کہیں لے گیا۔ گھر سے جاتے وقت اس کی بیٹی گھر میں رکھے پچاس ہزار روپے نقد اور چالیس ہزار روپے کے زیورات بھی اٹھا کر لے گئی ہے۔ متاثرہ خاتون نے دی گئی تحریر میں اس کی لڑکی کو بھگا لے جانے میں لاکھن کے بھائی سونو، مہکار اور لاکھن کی ماں ریکھا کو سازشی اور سہولت کار بتاتے ہوئے ان کے خلاف کارروائی کر اس کی بیٹی کو بحافظ برآمد کرائے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ وہیں پولیس کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر معاملے کی جانچ کی جارہی ہے۔

شعبہ امراض قلب میں تربیتی پروگرام کا انعقاد

علی گڑھ، 15 جولائی: جے این میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ امراض قلب نے اورٹِک والو کے زخموں اور اورٹا کی بیماریوں کے علاج میں حالیہ پیش رفت پر ایک تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا۔ نامور کارڈیالوجسٹ اور ٹرانس کیتھیٹر اورٹک والو امپلانٹیشن (ٹی اے وی آئی) کے ماہر ڈاکٹر امیت چورسیا اور مشہور سی ٹی وی ایس سرجن، آرٹیمس اسپتال، گروگرام کے ڈاکٹر سوشانت سریواستو نے اورٹک والو اور اورٹا کی بیماریوں سے نمٹنے کے جدید طریقوں پر روشنی ڈالی۔ شعبہ کارڈیالوجی کے چیئرمین پروفیسر آصف حسن نے اس طرح کے پروگرام کو مستقل بنیادوں پر منعقد کرنے کی ضرورت پر زور دیا کیونکہ یہ نہ صرف ڈی ایم کے طلباء اور عملے کے اراکین کو فائدہ پہنچاتے ہیں بلکہ دل کی بیماریوں خاص طور پر اورٹک والو اور شہ رگ سے متعلق طبی پروگرام میں بھی مددگار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں پروفیسر ملک اظہر الدین نے اینڈو ویسکولر تکنیک کے ساتھ شہ رگ کے علاج کے دو کیسز کیے ہیں، جس سے جے این میڈیکل میں اس طرح کے علاج کی راہیں ہموار ہوئی ہیں۔

ندی میں نہانے گئے بچے کی ڈوب کر موت

بریلی:15 جولائی (یو این ائی) اتر پردیش کے ضلع بریلی میں نکٹیا ندی میں نہانے گئے ایک بچے کی ڈوب کر موت ہوگئی۔ ایس ڈی ایف (ریوینیو) سنتوش بہادر سنگھ نے بتایا کہ سکھ پال ولد ہری اوم پٹیل کے ندی میں ڈوبنے کی اطلاع ملی ہے۔ این ڈی آر ایف ٹیم اس کو تلاش کررہی ہے۔ جانکاری کے مطابق تھانہ بھوجی پورا گاؤں سنگھائی کا استھان باشندہ سکھ پال پٹیل نے بتایا کہ ان کا بیٹا ہری اوم پٹیل عمر 13 سال اتوار کی دوپہر سے گھر سے غائب تھا۔ کافی وقت تک گھر نہیں پہنچا تو انہیں پڑوسیوں سے بچے کے بارے میں معلوم کیا تو لوگوں نے بتایا کہ کافی دیر سے نہیں دیکھا گیا ہے۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے بتایا کہ اتوار کی دوپہر میں گاؤں کے ہی کچھ بچے ندی میں نہا رہے تھے۔

امروہہ میں 8 محرم کے تاریخی جلوس کے اہم مناظر

لڑکی کا کار سواروں نے کیا اغوا، قتل کر کے لاش کو پھینکا

بریلی:15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بریلی کے حافظ گنج تھانہ علاقے میں سڑک کنارے پانی میں پیر کی صبح ایک لڑکی کی لاش ملنے سے ہلچل مچ گئی۔ متوفیہ کے پھوپھی زاد بہن نے بتایا کہ وہ دونوں اتوار کی رات اسکوٹی سے گھر جارہی تھیں۔ حافظ گنج بائی پاس پر کار سوار دو افراد نے انہیں روک لیا۔ لڑکی کو کار میں کھینچ لے گئے۔ اہل خانہ نے رات میں ہی حافظ گنج تھانے میں نواب گنج کے رہنے والے مونو گپتا و دیگر کے خلاف لڑکی کے اغوا کی تحریر دی۔ پولیس نے رپورٹ درج کرلی لیکن اسے تلاش کرنے کی کوشش نہیں کیا۔ رات بھر کنبے والے بھٹکتے رہے لیکن پولیس نے نہیں سنا اور آج صبح حافظ گنج میں فیضلا پور موڑ کے نزدیک لڑکی لی لاش برآمد ہوئی ہے۔ اس کی گردن پیچھے سے کٹی ہوئی تھی۔ ایس پی شمالی مکیش چندر مشرا اور سی او کے کافی سمجھانے کے بعد کارروائی کے تیقن کے بعد مشتعل اہل خانہ خاموش ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس نے جانچ شروع کردی ہے۔ اہل خانہ نے مونو سمیت تین کے خلاف الزام عائد کیا ہے۔

کونڈاگاؤں پولیس نے نکسلیوں کے ٹھکانے سے دھماکہ خیز مواد ضبط کیا

کونڈاگاؤں، 15 جولائی (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے کونڈاگاؤں میں پولس نے نکسلیوں کی گرفتاری کے لیے پیر کو کی گئی کارروائی کے دوران ماؤنوازوں کے ٹھکانے سے بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد برآمد کیا۔ پولیس کو آج ایک مخبر سے اطلاع ملی کہ نکسلیوں کی آمد و رفت ہوگی۔ اس پر پولیس دستے نکسلیوں کے ٹھکانوں پر مارچ کرنے کی تیاری میں نکلے۔ نکسلیوں کو جیسے ہی اس کی خبر ملی، وہ سارا سامان وہیں چھوڑ کر وہاں سے بھاگ گئے۔ پولیس نے جائے وقوعہ سے بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد قبضے میں لے لیا ہے۔ اطلاع کے مطابق کونڈاگاؤں پولس نکسل ازم کے خلاف مہم چلا رہی ہے۔ گاؤں یوسیلی، جابکسا، اڈینگا، دوول اور آس پاس کے علاقوں میں نکسلیوں کے کیمپ ہونے کی اطلاع ملنے پر جب پولس ٹیم نکسلائیٹس کے کیمپ کے قریب پہنچی تو پولیس کے پہنچنے سے پہلے ہی نکسلائیٹ اپنا کیمپ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ اس آپریشن میں پولس نے نکسلائٹ کیمپ سے بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد اور روزمرہ کا مفید مواد برآمد کیا۔ اس میں پریشر ککر، امونیم نائٹریٹ، مردانہ خواتین کا الیکٹرانک پلگ، آئی ای ڈی سوئی، ایرو بم اور دیگر دھماکہ خیز مواد شامل ہے۔

یہ مجالس اور جلوس شعائر الٰہی ہیں: مولانا محمد رضا مشرقین

امبیڈکر نگر۔ بسکھاری موضع رودر پور بھگاہی میں سات محرم الحرام کا قدیمی جلوس برآمد ہوا جس میں مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد رضا مشرقین نے کہا کہ دین اسلام میں تمام عبادات کے ساتھ ساتھ کچھ آداب بھی ذکر ہوئے ہیں جو ان اعمال و عبادات کی فضیلت اور ثواب میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں اسی طرح ابی عبد اللہ الحسینؑ اور آپ کے باوفا اصحاب پر گریہ و زاری کرنا اور ان کی یاد مناتے ہوئے ان کی عزاداری اور ماتم کرنا بھی ایک اہم ترین عبادت ہے جسکے بھی کچھ خاص ایسے آداب ہیں جن کی رعایت کرنے سے اس عبادت کی فضیلت اور اجر و ثواب میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں اور واقعاً ایک حقیقی عزادار حسینؑ کی ذمہ داری بھی یہی ہونی چاہئے کہ وہ اس عزاداری کو تمام تر آداب اور احترام کا خیال رکھتے ہوئے بی بی دو عالمؑ کی خدمت میں پرسہ دیں اس لئے کہ محرم آہ و بکاء اور آل محمد (ص) کے مصائب کا مہینہ ہے، محرم کا مہینہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں ہمارے وقت کے امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اپنے جد مظلومؑ کو یاد کرتے ہوئے خون کے آنسو روتے ہیں۔ یہ مہینہ محمد و آل محمد (ع) اور ان کے چاہنے والوں کے لئے عظیم مصیبت کا مہینہ ہے لہٰذا ایک عزادار واقعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس عظیم عبادت اور عزاداری کو چند اعمال میں منحصر نہ کرتے ہوئے جتنا ہو سکے مولاؑ کے اس عظیم قربانی کے مقصد اور اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے رفتار، گفتار اور کردار اور ماتم کے ذریعے سے دنیا والوں کو مقصد حسینؑ سے آگاہ کرے، اس لئے کہ محرم وہ عظیم درسگاہ ہے جہاں سے ہر انسان اپنی معرفت و بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ حاصل کر کے جاتا ہے اور ایک عزادار کی بھی یہی نیت ہونی چاہئے کہ ہم اس فرش عزا سے کچھ نہ کچھ سیکھ کر اٹھے۔ جب یہ مہینہ اس قدر باعظمت اور غم و اندوہ کا مہینہ ہے تو ایک عزادار اور ماتم دار کے لئے ضروری ہے کہ اس میں اپنے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں، زبان اور بدن کے دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے رکھے تاکہ ہمارا گریہ، ماتم، مجالس اور دیگر ہر وہ عمل جو ہم ایک عزادار ہونے کے اعتبار سے انجام دیتے ہیں وہ بارگاہ مولاؑ میں قبول ہو۔ لہٰذا چند آداب کہ جن کا خیال رکھنا ایک ماتمی اور عزادار کے لئے بہت ضروری ہے ہر وقت ہمیں زبان کو لہویات، خرافات اور فضول باتوں سے محفوظ رکھنا چاہئے تاکہ اس ماہ میں جو کچھ بھی پرسہ ہم مجلس، مرثیہ، سلام اور نوحہ اور ماتم کی صورت میں پیش کریں گے وہ پاک زبان پر جاری ہو۔ کربلا والوں کی مصیبت کو سن کر ہم جو آنسوؤں کے نذرانے پیش کرتے ہیں ضروری ہے کہ یہ آنسو دل کی آنکھوں سے نکلے اور آنسو نہ نکلنے کی صورت میں رونے جیسی صورت بنائے۔ مجلس کے بعد انجمن عباسیہ رام نگر، انجمن امامیہ فیروز آباد کوڑاہی، انجمن لشکرِ عباس اہلِ سنت شاہ رمضان درگاہ، انجمن حیدری اہل سنت رودر پور بھگاہی، نے نوحہ خانی و سینہ زنی کے ذریعے پُرسہ پیش کیا۔ اور اپنے مخصوص انداز میں ریحان جلالپوری نے نوحہ پڑھا جسکو سن کر مومنین کے آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلے پڑے۔ درمیانِ جلوس مولانا اکبر حسین سلطانپوری، مولانا ذیشان حیدر، مولانا مشیر موصطفوی، طالب علی نے مصائب کربلا کو بیان کیا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کر کے پُرسہ پیش کیا۔

میرٹھ میں مجالس اور جلوس کا اہتمام

انتظامیہ نے کئے سخت حفاظتی انتظام، بڑی تعداد میں عزاداران حسین کی شرکت

میرٹھ:15 جولائی (پی این ایس) ریاست اتر پردیش کے ضلع میرٹھ کے مختلف مقامات پر محرم کے جلوس اور مجالس کا اہتمام کیا گیا۔ میرٹھ میں واقع زیدی نگر سوسائٹی کی امام بارگاہ پنجتنی کے علاوہ امام بارگاہ منصبیہ، چھوٹی کربلا گھنٹہ گھر، امام بارگاہ زاہدان اور عبداللہ پور میں آج ساتوی محرم کی مناسبت سے حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزند حضرت قاسم کی شہادت سے منسوب تاریخ کے حوالے سے فضائل اور مصائب پڑھے گئے۔ مجالس کے بعد عزاداران شہدائے کربلا نے اپنے اپنے گھروں میں نذر مولا عباس کا اہتمام کیا۔ شہر کے مختلف علاقوں میں جلوس علم بھی برآمد کیے گئے اس کے علاوہ میرٹھ میں علی باقر زیدی کے مکان سے قریب دس سالوں سے نکالے جانے والے جلوس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر پولیس انتظامیہ کی جانب سے ٹریفک کو کنٹرول کر پر امن ماحول میں جلوس نکالا گیا جس میں بڑی تعداد میں عزاداران حسین نے شرکت کی۔ سات محرم کی تاریخ کے حوالے سے شہادت مولا عباس کی قربانی پر ذاکر اہل بیت نے روشنی ڈالی. بیان کے بعد شہر کے مختلف علاقوں سے جلوس اور علم بھی برآمد کیے گئے، حسینیت کے پیغامات کو عام کیا گیا. جلوس کے اختتام پر امام بارگاہ پنجتنی میں حضرت علی عباس کا تعبوط کی زیارت کر نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ امام حسین کے انسانیت کی خدمات کے جذبے کو پیش کیا. اس موقع پر مسافروں کے لیے سبیلیں بھی لگائی گئی. تاکہ کوئی بھی انسان پیاس کی شدت نہ محسوس کرسکیں۔

جمعیۃ علماء ضلع باغپت کے صدر مفتی محمد عباس قاسمی کے انتقال پر اظہار تعزیت

باغپت۔: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی اور ناظم عمومی مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے مفتی محمد عباس قاسمی صدر جمعیۃ علماء ضلع باغپت (یوپی) اور مہتمم مدرسہ اصلاح المسلمین بجرول (ضلع باغپت یوپی) کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں صدر جمعیۃ علماء ہند نے مرحوم کے اہل خانہ کو خط لکھ کر اظہار تعزیت کیا ہے، مولانا مدنی نے مکتوب تعزیت میں کہا ہے کہ مفتی محمد عباس صاحب کی زندگی خدمت دین اور خدمت خلق کے لئے وقف رہی۔ مولانا موصوف حضرت فدائے ملت مولانا سید اسعد مدنیؒ کے مجاز بھی تھے، ان کے علم و فضل، تقویٰ اور ملی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی مرحوم کو اپنی بیکراں رحمت سے نوازے اور جنت الفردوس میں رضوان الٰہی سے سرفراز فرمائے۔ دریں اثنا جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی جناب مولانا محمد حکیم الدین صاحب قاسمی کے ہمراہ ایک وفد آبائی وطن ساتجک پہنچا اور اتوار کی دیر رات نماز جنازہ میں شرکت کی اور اہل خانہ سے دل جوئی اور غم خواری کی، بڑی تعداد میں لوگوں نے ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند کی امامت میں نماز جنازہ ادا کی۔ وفد میں ناظم عمومی کے علاوہ مولانا محمد عاقل گڑھی دولت صدر جمعیۃ علماء مغربی یوپی زون، قاری محمد ذاکر مظفر نگر، ڈاکٹر محمد جمال مظفر نگر، مولانا مفتی ذاکر حسین قاسمی دفتر جمعیۃ علماء ہند، مولانا تحسین، مولانا دلشاد، قاری جعفر کھڈا مظفر نگر، مفتی اسماعیل صادق، مولانا عبدالباسط یوسفی سکریٹری جمعیۃ علماء صوبہ دہلی، قاری ہارون اسعدی، مولانا خلیل، مفتی اقبال، مفتی عادل وغیرہ شامل تھے۔ مزید برآں 15 جولائی بعد نماز ظہر دفتر جمعیۃ علماء ہند میں ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا گیا۔

راجا ادے پرتاپ سنگھ اپنے ایک درجن حامیوں کے ساتھ نظر بند

پرتاپ گڑھ:15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش میں پرتاپ گڑھ ضلع انتظامیہ نے یوم عاشورہ کے تہوار کو پرامن منعقد کرانے کے لئے بڑی کارروائی کرتے ہوئے شہ زور کنڈہ ایم ایل اے راجا بھیا کے والد راجا ادے پرتاپ سنگھ کو ان کے ایک درجن حامیوں کے ساتھ دوشنبہ کو تین روز کے لئے نظر بند کر دیا ہے۔ ڈی ایس پی (سرکل افسر) کنڈہ اجیت سنگھ نے دوشنبہ کو بتایا کہ راجا ادے پرتاپ سنگھ اپنے حامیوں کے ساتھ شیخ پور عاشق کنڈہ میں تعزیہ کے راستہ میں بندر کی برسی پر لنگر کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے امن امان کو خطرہ رہتا ہے، جس کے سبب یوم عاشورہ کے تہوار کو پرامن منعقد کرانے کے لئے ضلع مجسٹریٹ سنجیو رنجن کے احکام پر ایس ڈی ایم بھرت رام کے ساتھ مع فورس راجا ادے پرتاپ سنگھ کی رہائش گاہ بھدری کوٹھی کے خصوصی دروازے، اور کے ان کے حامیوں جتیندر سنگھ نوبستہ، روی سنگھ مہراج پور، نربھے سنگھ بتی، بھوانی وشواکرما پورے نیولی تاج پور، آنند پال وشواکرما بڑھئی پور، رماکانت مشرا شیخ پور عاشق، کیسری نندن پانڈے سریہ پرویش پور، جگنو وشواکرما گوپال گنج شاہ پور، موہن جی پٹہ روڈ کیسر بھون جارج ٹاؤن پریاگ راج، انیل پرجاپتی عرف گیا شیر گڑھ و جمنا موریہ بابو گنج سمیت سبھی کی رہائش گاہ پر نوٹس چسپاں کر 17 جولائی کی شب 9 بجے تک کل 68 گھنٹے کے لئے نظر بند کیا گیا ہے۔ نظر بند کئے گئے سبھی لوگوں کی رہائش گاہ پر پولیس فورس تعینات کی گئی ہے، جوان کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں گے۔

پریاگ راج: نامعلوم حملہ آوروں نے کیا نوجوان کا قتل

پریاگ راج:15 جولائی (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع پریاگ راج کے کرچھنا علاقے میں کچھ نامعلوم لوگوں نے سبزی لینے گئے نوجوان کا قتل کردیا۔ پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ جمنا نگر کے کرچھنا تھانہ علاقے میں کلمئی نشاد بستی باشندہ دیپک (24)، اتوار کی رات گھر سے سبزی لینے بول کر نکلا تھا۔ گھر سے کچھ دور جانے پر تاریکی کا فائدہ اٹھا کر کچھ لوگوں نے اس پر لاٹھی۔ ڈنڈے اور دیگر ہتھیار سے حملہ کر شدید طور سے زخمی کردیا۔ چیخ و پکار سن کر آس پاس کے لوگ جب وہاں پہنچے دیپک خون سے لت پت پڑا تھا۔ پولیس نے اسے اسپتال میں داخل کرایا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔

میٹر چیکنگ یا واجبات کی وصولی کے نام پر صارفین کو ہراساں نہ کیا جائے

وزیر اعلیٰ نے ریاست میں بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کی تازہ ترین صورتحال اور مستقبل کے پیش نظر جاری کوششوں کا جائزہ لیا

لکھنؤ: ۱۵ر جولائی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے آج یہاں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر محکمۂ توانائی کے ساتھ ایک میٹنگ میں ریاست میں بجلی کی پیداوار، ترسیل اور تقسیم کی تازہ ترین صورتحال اور مستقبل کے پیش نظر جاری کوششوں کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی رہنمائی میں ریاست میں ہر گھر تک بجلی - بلاتعطل بجلی' کے عزم کو گزشتہ 07 برسوں سے پورا کیا جا رہا ہے۔ ہر گاؤں اور بستی میں بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ آج بجلی بغیر کسی تفریق اور وی آئی پی کلچر کے فراہم کی جا رہی ہے۔ اس بار شدید گرمی کے درمیان عام لوگوں کی سہولت کے لیے اضافی کوششیں کرتے ہوئے 15 مارچ سے 30 جون تک پوری ریاست میں 24 گھنٹے بجلی فراہم کی گئی۔ مختلف ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے علاوہ، آج ریاست میں انپرا، ہردواگنج، اوبرا، پاریچھا اور جواہر پور میں 22 تھرمل پروجیکٹ کامیابی سے چل رہے ہیں۔ گھاٹم پور، پنکی، اوبرا- سی اور جواہر پور میں زیر تعمیر یونٹوں کا کام تیزی سے پورا کیا جائے۔ این ٹی پی سی کے ساتھ مشترکہ انٹرپرائزیز کے طور پر قائم ہو رہی اوبرا- ڈی، انپرا- ای اور میجا تھرمل پروجیکٹ- II فیز کے علاوہ، ٹی ایچ ڈی سی کے ساتھ زیر تعمیر خرجہ تھرمل پروجیکٹ کے کام میں تیزی متوقع ہے۔ ان کوششوں سے ریاست کی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ ریہند ڈیم، اوبرا ریزروائر اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں پمپ اسٹوریج پلانٹ لگانے کے امکانات کا مطالعہ/اسٹڈی کرائی جائے۔

بجلی کی مانگ میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سال 2018-19 میں ایک دن میں سب سے زیادہ مانگ 20062 میگاواٹ تھی جو اس سیشن میں 13 جون کو 30618 میگاواٹ تک پہنچ گئی۔ عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال گرمیوں کے موسم میں بلاتعطل بجلی فراہم کرائی گئی۔ مانگ کے لحاظ سے بجلی کی مناسب فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہر گھر کے لیے بجلی - بلاتعطل بجلی' کے عزم کی تکمیل کے لیے بجلی کی ترسیل کے نظام کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ نئے سب اسٹیشن قائم کرنے سے پہلے وہاں کی ضروریات کا مطالعہ/اسٹڈی کرنی ضروری ہے۔ آئندہ پانچ سال کی ضروریات کے مطابق اہداف مقرر کر کے نئے سب اسٹیشن قائم کیے جائیں۔ اگر دیہات اور شہری علاقوں میں ٹرانسفارمر خراب ہو جائیں تو ان کی فوراً مرمت کرائی جائے۔ ضرورت کے مطابق نیا ٹرانسفارمر بھیجا جائے۔ مقررہ مدت پر سختی سے عمل کیا جائے۔ ٹرانسفارمر مرمت کرانے والے اداروں کے کام کو بھی دیکھا جائے۔ ٹول فری نمبر/ ہیلپ لائن پر موصول ہونے والی ہر کال کو اٹینڈ کیا جانا چاہیے۔ ہر صارف کے مسئلہ کا مناسب طریقے سے حل کیا جائے۔ بجلی کے کنکشن چارج کے تعین کو لے کر اکثر لوگوں میں عدم اطمینان دیکھا گیا ہے۔ اس میں یکسانیت لانے کے لیے قوانین میں بہتری لائی جائے۔ انفراسٹرکچر کے غیر ضروری چارجوں کو کم کیا جائے۔ عام لوگوں کی سہولت اور آرام کو ترجیح دی جائے۔ وقت پر درست بلوں کی دستیابی اور تمام صارفین سے بل کی رقم کی وصولی پاور کارپوریشن کو درپیش سب سے بڑا چیلنج ہے۔ ہر صورت میں صارفین کو درست بلوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جائے او ور بلنگ اور دیر سے بلنگ صارفین کو پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس کے ذہن میں مایوسی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ بل ادا کرنے کے تئیں عدم اطمینان کا شکار رہتا ہے۔ ڈسکام سے لے کر فیڈر تک تمام عہدیداروں کو صارفین کے ساتھ بات چیت کے لیے ٹھوس کوششیں کرنی ہوں گی۔ منصوبہ بند کوششوں کی وجہ سے لائن لاس مسلسل کم ہو رہے ہیں۔ بجلی چوری روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ میٹر ریڈرز کے کام کی نگرانی کی جائے۔ کسی بھی صارف کو بجلی کے میٹر چیک کرنے یا بقایا بل کے نام پر ہراساں نہ کیا جائے۔ ہمیں ہر صارف کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ PM Free Solar Energy House Scheme/ پی ایم سوریہ گھر مفت بجلی اسکیم کے تئیں لوگوں میں جوش و خروش ہے۔ اس اسکیم میں شامل ہونے کے لیے اب تک 18 لاکھ سے زیادہ لوگ رجسٹر کر چکے ہیں۔ اس اسکیم کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے وسیع پیمانے پر تشہیر کو یقینی بنایا جائے۔ اجودھیا کے ساتھ- ساتھ تمام میونسپل کارپوریشنوں کو 'سولر سٹی' کے طور پر ترقی دینے کے لیے ضروری کارروائی کی جانی چاہیے۔ جھانسی، للت پور، کانپور شہر، کانپور دیہات، چترکوٹ اور جالون اضلاع میں مجوزہ سولر پارک کے لیے زمین کے حصول کا عمل جلد پورا کیا جائے۔ بائیو انرجی پالیسی کے مطابق سی بی جی، بائیو کول اور بائیو ڈیزل پلانٹس لگانے کے عمل کو بھی تیزی سے آگے بڑھایا جائے۔ میٹنگ میں وزیر توانائی جناب اے کے شرما اور وزیر مملکت برائے توانائی جناب سومیندر تومر، اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ اور تمام ڈسکام کے سینئر افسران اور انجینئروں نے شرکت کی۔

لوگ بی جے پی کی پالیسیوں سے ناخوش ہیں، کانگریس کے پاس بھی مسائل کا کوئی حل نہیں

بی ایس پی سپریمو مایاوتی کا جائزہ میٹنگ میں اظہار خیال، ہریانہ اسمبلی انتخابات کی پوری کمان آنند اور آکاش کو

طویل عرصے کے بعد مایاوتی کے بھائی آنند کمار دوبارہ سیاست میں سرگرم ہو گئے ہیں

لکھنو: 15 جولائی۔ بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے کہا کہ اتراکھنڈ کے لوگ بی جے پی حکومت کی غلط پالیسیوں اور بدنیتی پر مبنی کام کرنے کے انداز سے رنجیدہ ہیں۔ تاہم، کانگریس ان کی غربت، بے روزگاری، مہنگائی، عدم تحفظ وغیرہ سے دوچار زندگی کا حل بھی نہیں ہے۔ وہ اتراکھنڈ کے سینئر بی ایس پی لیڈروں کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ میں بول رہی تھیں۔ انہوں نے اس موقع پر کہا کہ وہ پیر کو نئی دہلی میں پارٹی کے سینئر اور ذمہ دار لوگوں سے اتراکھنڈ میں پارٹی تنظیم کے کام، پارٹی کی حمایت کی بنیاد میں اضافہ اور بی ایس پی پارٹی اور تحریک سے متعلق خصوصی مسائل پر ملاقات کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریاست میں حال ہی میں ہوئے اسمبلی ضمنی انتخابات وغیرہ کا بھی 15 کو منعقدہ میٹنگ میں مکمل جائزہ لیا گیا۔ جس سے عوام کو آگاہ کرنا ہوگا کہ ان کی غربت، بے روزگاری، مہنگائی، عدم تحفظ وغیرہ کی ذمہ دار کانگریس بھی ہے۔ اتراکھنڈ میں انتخابات ہوئے، بی جے پی کو دو سیٹوں پر شکست ہوئی ہے۔ یہاں بدری ناتھ سیٹ پر بھی بی جے پی کو شکست ہوئی ہے۔

پارٹی کے قومی نائب صدر آنند کمار اور نیشنل کوآرڈینیٹر آکاش آنند کا بھی ہریانہ میں ہونے والے اسمبلی انتخابات میں امتحان لیا جائے گا۔ طویل عرصے کے بعد مایاوتی کے بھائی آنند کمار دوبارہ سیاست میں سرگرم ہو گئے ہیں، وہیں دوسری جانب ان کے بیٹے آکاش آنند نے بھی لوک سبھا انتخابات کے بعد واپسی کی ہے۔ ذرائع کی مانیں تو بی ایس پی صدر مایاوتی نے انڈین نیشنل لوک دل (آئی این ایل ڈی) اور بی ایس پی کے درمیان دوستی کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری سونپی ہے جو کانشی رام کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنند کمار اور آکاش آنند کی موجودگی میں آئی این ایل ڈی کے ساتھ اتحاد کا باقاعدہ اعلان بھی کیا گیا۔ انہیں ہریانہ انتخابات میں بی ایس پی کے 37 امیدواروں کے انتخاب کی ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے۔ اسمبلی انتخابی مہم شروع ہونے کے بعد، آکاش آنند کو مایاوتی کی آئی این ایل ڈی لیڈروں کے ساتھ مشترکہ ریلیوں کا بلیو پرنٹ تیار کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اگر آکاش کی حکمت عملی کامیاب رہی تو یوپی میں ان کی نئی سیاسی اننگز شروع ہو سکتی ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ ہریانہ میں بی ایس پی کے بانی کانشی رام کی چودھری دیوی لال سے دوستی تھی۔ اس سے قبل بھی دونوں جماعتیں اتحاد سے الیکشن لڑ چکی ہیں۔ لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد بی ایس پی کو ہریانہ انتخابات سے بہت امیدیں ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہی وجہ ہے کہ مایاوتی نے ہریانہ انتخابات کی کمان آنند کمار اور آکاش کو سونپی ہے تاکہ دونوں کی سیاسی گراؤنڈ مضبوط ہو سکے۔

بزم خواتین کے زیر اہتمام مطلقہ خواتین کے لیے نان نفقہ پر سیمینار منعقد

لکھنؤ۔ آج بزم خواتین کے زیر اہتمام زنانہ پارک امین آباد میں مطلقہ خواتین کے لیے نان نفقہ کے حوالے سے ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں شامل خواتین نے کہا کہ ہر عورت کو نفقہ الاؤنس حاصل کرنے کا حق ہے چاہے وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتی ہوں۔

سیمینار میں مطلقہ خواتین ترنم خان، تمنا خان، رقیہ بانو، نسرین انصاری، شنز ریلہ صدیقی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، زینت واحد نے کہا کہ تین طلاق اور کفالت کی روایت کی وجہ سے مسلم خواتین ہمیشہ سے مظالم کا شکار رہی ہیں۔ جب تین طلاق کے خلاف قانون بنایا گیا تو ریلیف ملا اور اس میں بزم خواتین کا بڑا اہم کردار رہا ہے کیونکہ ہندوستانی معاشرے میں زیادہ تر خواتین شادی کے بعد اپنے شوہروں پر انحصار کرتی ہیں اور اگر بعض حالات میں شوہر انہیں چھوڑ دے تو ان کے لیے مشکل ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت حال میں ان کا تحفظ کرنا قابل تحسین ہے۔

صدر بزم خواتین بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ مطلقہ مسلم خواتین کے لیے نان نفقہ کے حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ تاریخی ہے، انہوں نے کہا کہ طلاق ثلاثہ کے خلاف قانون بننے سے خواتین کو کافی ریلیف ملا ہے۔ اس فیصلے سے انہیں کافی ریلیف ملے گا، وہ اب دعویٰ دائر کر سکیں گی کیونکہ جن خواتین کے شوہر انہیں چھوڑ دیتے ہیں ان پر نہ صرف اپنے بچوں کی پرورش اور تعلیم کا بوجھ ہوتا ہے۔ بلکہ مسائل کے پہاڑ، اس فیصلے سے انہیں راحت ملے گی، مسلمانوں کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اب تک ان کی طرف سے مسلم خواتین کے لیے نہ کوئی شیلٹر ہوم بنایا گیا ہے اور نہ ہی کوئی بیت المال بنایا گیا ہے، اب اگر یہ فیصلہ آیا۔ سپریم کورٹ ان کی مشکلات کو کم کرے گی تو یہ ایک قابل ستائش قدم ہے۔ بیگم شہناز سدرت نے کہا کہ انڈین جوڈیشل کوڈ، نیا آئی پی سی انصاف کے لیے ایک نئی کوشش ہے ہمیں امید ہے کہ اس کا مقصد کسی کو سزا دینا نہیں بلکہ انصاف دینا ہوگا کیونکہ آج کل بچوں میں بھی مجرمانہ رجحان پایا جاتا ہے اور ہماری حکومت سے بھی۔ درخواست ہے کہ وہ اخلاقی تعلیم کو اسکولوں کے نصاب میں لازمی قرار دیں۔ سیمینار میں آفرین بانو، زینب، ذکرہ وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سمپوزیم کی نظامت نشت حیات اللہ نے کی۔

اعلیٰ تعلیمی اداروں کے معیار کو یقینی بنانے میں 'نیک' کا اہم کردار ہے: گورنر

طلباء کے لئے مختلف شعبہ جاتی کمیٹیوں اور کلبوں کے ذریعے مختلف پروگرامز، سیمینارز، ورکشاپس اور مقابلے منعقد کرنے اور ان میں طلباء کی فعال شرکت کو یقینی بنانے کی ہدایت

لکھنؤ۔ ریاستی گورنر اور ریاستی یونیورسٹیوں کی چانسلر، آنندی بین پٹیل نے آج راج بھون میں میرٹھ کالج، میرٹھ کی طرف سے NAAC (نیشنل ایکریڈیٹیشن اینڈ اسسمنٹ کونسل) کے لیے داخل کی جانے والی سیلف اسٹڈی رپورٹ (SSR) کا جائزہ لیا۔ اس میٹنگ میں NAAC کے تمام متعلقہ اصولوں پر تفصیل سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کے دوران گورنر نے NAAC کی جانب سے مقرر کردہ مختلف پیرامیٹرز کا بغور جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے معیار کو یقینی بنانے میں NAAC کا اہم کردار ہے اور اس کے لیے انہوں نے کالج کو اعلیٰ سطح پر تیاری کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کالج میں زیر تعلیم طلباء کے لئے مختلف شعبہ جاتی کمیٹیوں اور کلبوں کے ذریعے مختلف پروگرامز، سیمینارز، ورکشاپس اور مقابلے منعقد کرنے اور ان میں طلباء کی فعال شرکت کو یقینی بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔

کالج کو طلباء، والدین اور اساتذہ سے رائے لینے کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ اساتذہ کو چاہئے کہ وہ ایک ماہ میں کم از کم دو میٹنگیں طلباء کے ساتھ کریں تاکہ ان کے مسائل کو سمجھا جا سکے اور انہیں جلد حل کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ کالج طلباء کے فیڈ بیک سے ہی تعلیمی معیار کو بہتر بنا سکتا ہے۔ گورنر نے سست سیکھنے والے طلباء پر توجہ دینے اور مارک شیٹ پر اضافی ویلیو کورسز کی عکاسی کرنے کی ہدایت کی اور نوجوانوں کے ساتھ ساتھ ان کے تجربہ کار اور پرانے اساتذہ کو بھی ہر معیار میں شامل کرنے کو کہا۔ انہوں نے کالج کو ہدایت کی کہ اچھے عہدوں پر فائز طلباء کا تعارف کروایا جائے تاکہ انہیں تحریک ملے اور وہ بھی ان جیسا بننے کی کوشش کریں۔ اخلاقیات پر زور دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ کالجوں کو چاہیے کہ وہ بچوں کو جیلوں اور اولڈ ایج ہوم میں لے جائیں، تاکہ ان میں برے کام نہ کرنے اور بزرگوں کی عزت و تکریم کی اقدار پروان چڑھیں۔

کالجوں کو ہدایت دیتے ہوئے کہ وہ اسکولوں میں جائیں اور بچوں کو اعلیٰ تعلیم میں داخلہ لینے کی ترغیب دیں، گورنر نے کہا کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں طالبات کی فیسیں کم کی جائیں تاکہ وہ بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں اور اس میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ ان کی تعلیم اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کالج میں بین الاقوامی اور قومی کانفرنسوں کے انعقاد، مختلف آن لائن سرگرمیوں کے انعقاد اور ریسرچ پالیسی بنانے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے نایاب اور سو سال سے زائد پرانی کتابوں کو محفوظ کرنے اور طلباء کو دستیاب کرانے کی ہدایت کی تاکہ طلباء اپنے قدیم ورثے سے روشناس ہو سکیں۔

میٹنگ میں بہترین طریقوں پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے گورنر نے کہا کہ لیب کا کام کسانوں، خواتین، بچوں، غریبوں اور ضرورت مندوں تک پہنچنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کالج کو ایسا کام کرنا چاہئے جس سے ان سب کو براہ راست فائدہ پہنچے۔ انہوں نے کالج کو ہدایت کی کہ وہ مشروم کی کاشت کو بہترین عمل کے طور پر اپنائے۔ انہوں نے کہا کہ کالجوں کو مشروم کی کاشت کے بارے میں معلومات کسانوں تک پہنچائیں اور اسے آنگن واڑیوں اور اسکولوں سے غذائیت سے بھرپور خوراک سے جوڑیں، تاکہ طلباء اس کی غذائیت کی اہمیت کے بارے میں جان سکیں اور اسے باخبر طریقے سے استعمال کر سکیں۔ انہوں نے مشروم کی کاشت کو سیلف ہیلپ گروپس سے جوڑنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ صحت صرف جسم کی نہیں بلکہ مٹی کی بھی ہوتی ہے جو کھمبی کی کاشت سے بہتر ہوتی ہے۔ اس لیے اس کی کاشت کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

گورنر نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ وہ NAAC کے تمام پیرامیٹرز کی پابندی کو یقینی بنائیں اور کالج کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے مسلسل کوششیں کریں۔ انہوں نے کہا کہ تمام متعلقہ اداروں کو مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ کالج NAAC سے اعلیٰ ترین گریڈ حاصل کر سکے۔ میٹنگ میں کالج کے پرنسپل پروفیسر یودھویر سنگھ نے گورنر کو این اے اے سی اور ایس ایس آر کے عمل سے آگاہ کیا۔ NAAC گریڈنگ کی تیاریوں کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا اور گورنر کی رہنمائی کا شکریہ ادا کیا اور NAAC گریڈنگ میں بہترین کارکردگی کے لیے پوری لگن کا یقین دلایا۔ اس موقع پر گورنر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، اسپیشل آفیسر ایجوکیشن ڈاکٹر پنکج ایل۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے وائس چانسلر جانی، یونیورسٹی کی NAAC ٹیم کے تمام ممبران اور دیگر حکام موجود تھے۔

شائن سٹی انفرا کے چیرمین کو پولس نے کیا گرفتار

لکھنو: 15 جولائی (پی این ایس) کو قسطوں پر پلاٹ دینے کی اسکیم بتا کر لوگوں سے کروڑوں روپے کی دھوکہ دہی کے ملزم کو رویندر گارڈن سے پیر کو علی گنج پولس نے شائن سٹی انفرا کے صدر گرفتار کیا ہے۔ اس پر 50 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ڈی سی پی نارتھ ابھیجیت آر شنکر کے مطابق گرفتار ملزم گیان پرکاش اپادھیائے ہے جو فیض آباد کے پورا قلندر کا رہنے والا ہے۔ ملزم کا تعلق راشد نسیم سے بھی تھا جس نے 60 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کا گھپلہ کیا۔ گیان کے خلاف گومتی نگر پولس اسٹیشن میں دھوکہ دہی کے دو معاملے درج ہیں۔ پوچھ گچھ کے دوران گیان نے بتایا کہ 2013 میں راشد نے اپنے بھائی آصف کے ساتھ شائن سٹی انفرا کے نام پر ایک فرم رجسٹرڈ کرائی تھی۔ ملزمان نے آسان قسطوں پر لوگوں کو پلاٹ دینے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اس فرم میں ہزاروں سرمایہ کار شامل تھے۔ اس کے بعد زمین کے ساتھ کرپٹو کرنسی اور پونزی اسکیمیں بھی شروع کی گئیں۔ کمپنی نے سرمایہ کاروں کو منافع کا لالچ دے کر ان کی رقم ہڑپ کی۔

اداروں کا سنگھی کرن کر رہی ہے بھاجپا، اجے رائے کا الزام

ریاستی حکومت سرمایہ کاری کے بارے میں جھوٹ بول رہی ہے، وزیر اعلیٰ محرم میں سڑکیں خالی ہیں جیسے بیانات دے کر کیا بتانا چاہتے ہیں

لکھنو:15 جولائی۔ کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے نے کہا کہ بی جے پی اداروں کا سنگھی کرن کر رہی ہے۔ تعلیمی اداروں کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ سنگھ کے پرچارک کالج کے ہاسٹلوں اور گیسٹ ہاؤسز میں قیام پذیر ہیں۔ جو عصمت دری جیسی واردات کو انجام دے رہے ہیں۔ بی ایچ یو اس کا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو مہنگائی نظر نہیں آ رہی ہے جبکہ عوام پریشان ہیں۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے پیر کو میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت سرمایہ کاری کے بارے میں جھوٹ بول رہی ہے۔ حکومت کا دعویٰ ہے کہ پورے ہندوستان میں 66 فیصد سرمایہ کاری یوپی میں ہوئی ہے۔ یہ دعویٰ غلط ہے۔ حکومت کو بتانا چاہئے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ریاست میں کتنی سرمایہ کاری ہوئی ہے، بی جے پی ورکنگ کمیٹی میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا وہ محرم میں سڑکیں خالی ہیں جیسے بیانات دے کر کیا بتانا چاہتے ہیں۔ پیپر لیک کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے سوال کیا کہ حکومت اس کا جواب کیوں نہیں دیتی؟ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ بی جے پی کی اندرونی لڑائی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ڈپٹی سی ایم خود کارکنوں کے درد کی بات کر رہے ہیں۔ ایودھیا کے بعد بدری ناتھ دھام بھی ختم ہو گیا ہے۔ کانگریس آئندہ انتخابات میں دیگر انتخابات کو بھی شکست دے گی۔ ریاستی صدر نے کہا کہ نیتی آیوگ کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ یوپی کی صحت خدمات ملک میں 18 ویں نمبر پر ہیں۔ کہا کہ اکبر پور میں توڑ پھوڑ ہوئی لیکن ان کے بسانے کے لیے کوئی ٹھوس انتظامات نہیں کیے گئے۔ جہاں بھیجا جا رہا ہے وہاں ناقص تعمیر ہوئی ہے۔ کانگریس کا مطالبہ ہے کہ حکومت بے گھر لوگوں کو ہر طرح کی سہولیات فراہم کرے۔ نقل مکانی کے نام پر فی کس پانچ پانچ ہزار روپے وصول کیے جا رہے ہیں۔ اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔

رائے نے کہا کہ یوگی جی کا دعویٰ ہے کہ انفراسٹرکچر مضبوط ہے، لیکن سچائی یہ ہے کہ پہلی ہی بارش میں چاروں طرف سڑکیں دھنس گئی ہیں اور رام پاتھ میں بھی کئی جگہوں پر گڑھے ہیں۔ مہنت ستیندر داس جی نے شکایت کی ہے کہ مندر کی چھت ٹپک رہی ہے۔ کاشی میں پنچکوسی سڑک پر ایک گڑھا ہے۔ اسے بنانے کے لیے بی جے پی حکومت نے ایک گجراتی کمپنی کو 100 کروڑ روپے دیے تھے۔ شری رائے نے کہا کہ کانگریس کا وفد آج بسنت کج گیا تھا جہاں اکبر نگر کے بے گھر لوگوں کو جگہ دی گئی ہے۔ وفد نے موقع پر موجود لوگوں سے بات چیت کی اور ان کے مسائل جانے۔ ان کا ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ بے گھر ہونے کے بعد بھی حکومت نئے گھر کے لیے ان سے 5 لاکھ روپے کا مطالبہ کر رہی ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ شری رائے نے کہا کہ اکبر نگر کے لوگ چھوٹے گھروں میں کام کر کے اپنے خاندان کا پیٹ پالتے تھے۔ لیکن آج وہاں روزگار کا کوئی ذریعہ نہیں جہاں وہ لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ لوگ اپنے خاندان کی کفالت کے لیے 15 کلومیٹر دور کام کرنے پر مجبور ہیں۔ شہر آنے کے لیے انہیں 100 سے 200 روپے تک کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے جو کہ ان کے لیے ایک اضافی بوجھ ہے۔ شری رائے نے بتایا کہ ابھی چند روز قبل بے گھر افراد میں سے ایک عشرت علی کی چھت سے گرنے سے موت ہو گئی تھی۔ ابھی تک انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ خاندان کی کوئی مدد نہیں کی گئی۔

اسلامی قوانین و احکام کائنات کے لیے عظیم نعمت: مولانا محمد سفیان نظامی

دارالعلوم فرنگی محل میں 'شہدائے دین حق و اصلاح معاشرہ' کے تحت آٹھویں جلسے کا انعقاد

لکھنؤ۔ ۱۵ر جولائی۔ اسلامی شریعت خالق کائنات کی بنائی ہوئی ہے۔ اس کے قوانین میں دنیا کی کوئی طاقت ترمیم، تبدیلی یا اصلاح نہیں کر سکتی۔ ہر مسلمان خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان، امیر ہو یا غریب، عالم ہو یا عامی، سب کو ایک زبان ہو کر دنیا کو یہ بتانا ہوگا کہ ہم اسلامی شریعت اور الٰہی قوانین کا پورا تحفظ کریں گے۔ ہم سب اس پر عمل کریں گے اور ان میں کسی قسم کی بھی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ان الفاظ کا اظہار دارالعلوم فرنگی محل کے استاد مولانا محمد سفیان نظامی نے کیا۔ وہ آج اسلامک سنٹر آف انڈیا فرنگی محل کے زیر اہتمام ہونے والے دس روزہ جلسہ ہائے "شہدائے دین حق واصلاح معاشرہ" کے تحت دارالعلوم فرنگی محل میں آٹھویں جلسے کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا نے مسلمانوں پر زور دیا کہ وہ اپنی روز مرہ کی زندگی میں اسلامی شریعت کے احکام کی پابندی کریں۔ اپنی زندگی کے طور طریقوں، اپنے معاملات اور رہن سہن کے انداز کو اسلامی شریعت کے مطابق ڈھالیں۔ مولانا نے کہا کہ اسلامی قوانین و احکام پوری دنیا کے لیے عظیم نعمت ہے۔ جو بھی ان پر صدق دلی سے عمل کرے گا۔ اس کے اوپر سے زوال و ادبار کی گھٹائیں چھٹ جائیں گی اور وہ دنیا و آخرت میں سرخ رو ہوگا۔ مولانا نے کہا کہ رسول اکرمؐ کی لائی ہوئی شریعت خدا تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آخری شریعت ہے۔ اب قیامت تک کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی۔ اس لیے ہم سب مسلمانوں کو اسی شریعت کی پابندی کرنا ہوگی۔ جلسے کا آغاز دارالعلوم فرنگی محل کے استاد مولانا محمد شمیم کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا اور اختتام مولانا محمد سفیان نظامی کی دعا پر ہوا۔